

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتوہ مرکز الہدیۃ والارشاد کے علماء کی تقاریر کا قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحقیقی جائزہ

پارہ

مصنف
پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ



ناشر

مرکزی جمعیت اہل حدیث سرکلر روڈ، راولپنڈی

ذیل حقوق کی ضمانت محفوظ ہیں

نام کتاب	تعداد
منصف	پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ
اشاعت اول	جولائی ۱۹۸۸ء
تعداد	ایک ہزار
مقرر	مرکزی جمعیت الہیات سرگرم روڈ راولپنڈی
پیشہ	ماز کو آرٹ پر مرکز لیاقت روڈ راولپنڈی
کیوزنگ	اقراء کیوزرز کالج روڈ راولپنڈی

راہد کے لیے

الاحدیث یوتھ فورس پوسٹ بکس نمبر 281 راولپنڈی



5	پیش لفظ
38	مسک سے چ
50	فرض عین
68	انبیاء کی توہین
73	صحابہ کی گستاخیاں
79	محمد شین پر بستن
81	قتوے بازیاں
87	دو بات کیوں کہتے ہو
	جو کرتے نہیں
98	مالی مفادات
100	ترجمہ لفظ
102	نئی راہ - الان والدین
104	اتحاد
105	اعتزافات
107	بھوٹ
115	حرف آخر

شہادت کی تمنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص بچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے شہادت کے مرتبہ میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مر جائے۔
(مسلم)

حضرت عُمَر رضی اللہ عنہ شہادت کے لئے یوں دعا کرتے ہیں:

اے اللہ! مجھے اپنی! میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں موٹ دے۔

(بخاری)

الحیث یزید بن ابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

دین اسلام کیا ہے۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے تو سارے مسئلے اور جھگڑے حل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء
(سورۃ اعراف آیت نمبر ۳)

اس چیز کی پیروی کرو جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

اب دیکھنا یہ ہو گا کہ عرش عظیم سے اللہ تعالیٰ نے کیا نازل فرمایا ہے۔ اس کی وضاحت اللہ کے پیارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی۔
فرمایا۔

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (۱) وہ دو چیزیں ہیں (۱) اللہ کی کتاب اور میری سنت (یعنی قرآن و حدیث) (۲) (سوطا) اللہ کے رسولؐ نے مزید وضاحت فرمائی۔

وایاکم والغلو فی الدین فانما ہلک من کان قبلکم بالغلو فی الدین۔ (مسند احمد)

اور دین میں غلو سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں غلو ہی کی وجہ سے سبقت امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔

اللہ کے رسولؐ کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امت مسلمہ کی تباہی و بربادی تب ہی عمل میں آئی گی

سامنے ابھرتا چلا جا رہا ہے۔ جملہ کام لے کر جہاد کی آڑ میں اپنے مقاصد کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔ نوجوانوں کے کچے اور ناپختہ ذہنوں کو اپنے نظریات اور افکار کے فروغ کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ ٹرنگ کی آڑ میں نوجوانوں کے جذبات کو اتنا مشتعل کر دیا جاتا ہے کہ پھر انہیں بیوں کی عزت کا خیال نہ والدین کے مقام و احترام کا دھیان نہ علماء کرام کے مراتب کا احساس رہتا ہے۔

اور پھر سب سے بڑی خرابی وہی جو مسعود احمد بی ایس سی نے اپنے ہیرو گائیڈ میں پیدا کی کہ جو اہم حدیث کہلائے وہ کافر مشرک ہے۔ اور یہی بیماری مرکز الدعوة کے جیالوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اگر ان کے سامنے اہم حدیث کا نام نہ تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں۔ کون اہم حدیث۔ کیا اہم حدیث۔ صرف قرآن و حدیث کا نام نہ۔ اور اگر صرف قرآن و حدیث کا نام ہی لینے کی بات ہے تو پھر کون ہے جو قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا بریلوی قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا کیا وہ بدی قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا شیعہ قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا جماعت المسلمین والے قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتے۔ کیا دیگر فرقوں کے لوگ قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتے؟ بات صرف نام لینے کی نہیں ہے۔ عمل پیرا ہونے کی ہے۔ اور اہم حدیث ہی ہیں کہ اپنے نام اور اپنے عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں میں مستند حیثیت کے حامل ہیں کہ جن کا دعویٰ بھی اور عمل بھی قرآن و حدیث پر ہے اور مرکز الدعوة کے لوگ اب اپنی پہچان سے بھی باز اور متحرک نظر آتے ہیں دراصل حقیقت کچھ اور ہے۔ اگر وہ خود کو اہم حدیث کہلاائیں گے تو انہیں ہر فرقے اور گروہ سے تعلق رکھنے والا لفظ نہیں دے گا۔ قربانی کی کھالیں نہیں ملیں گی۔ اصل میں وہ اپنی پہچان قرآن و حدیث کے حوالے سے بھی نہیں کرانا چاہتے۔ یہ تو صرف پہچان کے لیے آڑ استعمال کر رہے

ہیں۔ ورنہ اسوہ رسولؐ پر چلنے کا دعویٰ کرتے والوں کو تو اپنی حیثیت توحید کے پلیٹ فارم پر منوانی چاہئے تھی۔ لیکن اس طرح بدلتی فٹ نہیں دے گا۔ دوح بدی ہمدی کا اعمار نہیں کرے گا۔ اور دیگر فرقے بھی فٹ اور قربانی کی کھالیں نہیں دیں گے۔ اسی لیے جہاد جہاد بس جہاد کو اپنا اوڑھنا بھونا بنا لیا ہے۔ کہ ہر کوئی آئے گا۔ ہر ایک کی ہمدی ملے گی۔ ہر ایک سے تعاون ملے گا۔ کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ شرک آئے گا وہ بھی سلام کرے گا۔ بدعتی آئے گا وہ بھی تعظیم کرے گا۔ اسی لیے جو کوئی انہیں فٹ دے رہا ہے۔ ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ پکا سچا مجاہد بن جاتا ہے اور جو قرآن و حدیث سے اصل مسئلہ بتائے اور سمجھائے۔ اسے فتوؤں کی کلاشکوف کے سامنے رکھ کر برست مارنے لگتے ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے اگر توحید کا نام لیں گے اپنے آپ کو ابجدیت کے نام سے متعارف اور روشناس کرائیں گے تو انہیں دوسروں سے کیا ملے گا۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ اسی لئے یہ بھی تبلیغی جماعت والوں کی طرح جوڑ کر۔ جوڑ کر کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں تبلیغی جماعت نماز کے پلیٹ فارم پر جوڑ پیدا کر رہی ہے اور اور یہ لوگ جہاد کے پلیٹ فارم پر۔ اسی لیے یہ لوگ کہنے لگ گئے ہیں۔

بہر حال اس موقع پر مسلمانوں کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ اگر انہیں عزت کی زندگی چاہیے تو اس کا واحد حل جہاد ہے۔ جو انہیں غلامی سے بھی نجات دلائے گا اور عزت بھی دے گا۔

ان (مسلمانوں) کا پچاؤ صرف اسی میں ہے کہ وہ جہاد کو اپنا اوڑھنا بھونا نہ بنائیں۔ (الدعوة جنوری ۱۴۳۸ ص ۳۱۰ طے۔ کل۔ الدعوة)

حالانکہ مسلمانوں کی ذلت و برہادی 'پستی اور نامرادی کی اصل وجہ عقیدہ توحید

میں عزابی اور بگاڑ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی فلاح کا راز توحید
 اہی میں رکھا ہے۔ لیکن یہاں توحید اہی کو ہر قسم کے مسئلہ کا حل قرار دینے
 کے بجائے جہاد کو واحد حل قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جب غلط تشخیص کی بنا پر
 منہج نبوی چھوٹ گیا تو حالت یہ ہو گئی کہ غیر اسلامی قوانین نافذ کرنے والوں کو
 مجاہد ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا اور ان کی حکومت کو مجاہدین کی حکومت کہا
 گیا۔ اور یہ سب کچھ منہج نبوی چھوڑنے کا نتیجہ ہے چند حوالے ملاحظہ
 فرمائیں۔

(۱) پہلا اجلاس پروفیسر بیان الدین ربانی کی رہائش گاہ میں منعقد
 ہوا۔ اس اجلاس میں علی شیعخ کے ساتھ جہاد افغانستان کے بہت
 سارے قائدین نے شرکت کی۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 اور اس دعا کے ساتھ اجلاس التماس پذیر ہوا کہ اللہ تمام مجاہدین کو ایک
 پلیٹ قائم پر جمع فرمائے اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف اللہ مجاہدین کی
 مدد فرمائے۔ (جلد الدعویہ ستمبر ۱۹۹۸ء ص ۳۵)
 اراکین عقیدہ شرک کے حاملین کو مجاہد ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا اور ان سے
 احمق و بے گت کی نفاذ قائم کرنا کیا طاقت کی ہمنوائی اور اسے استحکام بخشنا نصیر
 ہے۔

(۲) ابو طلحہ (پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب) اپنے ادارہ میں لکھتے
 ہیں

”افغان مجاہد کمانڈروں اور بالخصوص قائدین جہاد کو بطور جائزہ لینا
 چاہئے سوچنے کی بات یہ ہے کہ گیارہ سالہ جہاد کی عظیم کامیابیوں کو
 چند سکوں اور ڈالروں کی بھیٹ چڑھا دیا جائے گا۔ (جلد الدعویہ مئی
 ۱۹۹۰ء ص ۳)

(3) آخر وہ کون سے عوامل و مقاصد ہیں کہ جن کی بناء پر ابو طلحہ (حافظ محمد سعید صاحب) جیسے بہترین موجد کو ایک طاغوتی حکومت کو مجاہدین کی حکومت کہنا — اور طاغوت کی ہمنوائی کی روش اختیار کر کے منہج رسول کو چھوڑا — لکھتے ہیں —

حکمت یار آپ کا یہ راستہ تو نہ تھا — کیا حکمت یار کو مجاہدین کی موجودہ حکومت نجیب حکومت سے بھی گہری محسوس ہوتی ہے — مگر جب (حکمت یار کو) ٹاکائی ہوئی تو ملیشیا کی مخالفت میں مجاہدین کی حکومت سے ٹکرانے لگے (جملہ الدعویہ ستمبر ۱۹۹۳ء ص ۴)۔

جہاد ہو یا زندگی کا کوئی عمل ہو — بنیاد عقیدہ توحید ہے — اس کی درہنگی کے بعد ہی کسی بھی عمل کو پھل پھول لگ سکتے ہیں — لیکن یہاں تو تبلیغی جماعت کی عقیدہ کی جاری ہے کہ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے فضائل سنا کر اپنا ہمنوا بناتے ہیں اور یہ توحید کے دعوے دار جہاد کے فضائل سنا کر جہاد ہی کو ہر مسئلہ کا حل سمجھ بیٹھے ہیں — اسی لیے لکھتے ہیں —

(4) ہم ربانی صاحب کو مشورہ دیں گے کہ آپ دوبارہ جہاد شروع کر

کے دریائے آمو کو پار کریں (جملہ الدعویہ جنوری ۱۹۹۳ء ص ۵۶)

(5) یہ اہل توحید پاکستان میں جہاد کا نظریہ کرتے ہیں تو عقیدہ شرک کے حاملین اور اللہ کے مقابلے میں قانون سازی کرنے والی پارلیمنٹ کے ممبران کو بطور مسلمان خصوصی دعوت دیتے ہیں — (ملاحظہ فرمائیں جون ۱۹۹۰ء کا الدعویہ ص ۳۳-۳۴) نماز جمعہ کے بعد ہال سے ملحق گراؤنڈ میں جہاد کا نظریہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا — صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان مسلمان خصوصی گئے — آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر ایوب خان اور وزراء اسٹیج پر موجود تھے —

پروفیسر سعید صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سردار صاحب کی

حکومت ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت ختم کرنے کا مقصد یہی ہے کہ جہاد کو ختم کیا جائے (جملہ الدعویہ جون ۱۹۹۰ء)

منہج نبویؐ سے ہٹ جانے کی وجہ سے ہی مرکز الدعویہ والارشار مشاورہ کشمیر میں انجمن کی جلدی تنظیم تحریک المجاہدین کی بجائے غیر علنی (بریلوی) تنظیم البرق کے ساتھ اتحاد کیے ہوئے ہے بلکہ البرق کے کارکنوں کو "مجاہد" ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے کے ساتھ ساتھ ان کی شہادتوں کی گواہی بھی دے رہے ہیں۔
ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مرکز الدعویہ والارشار "البرق" کے مجاہدین کی کچاٹھ میں دو کامیاب کارروائیاں (جملہ مارچ ۱۹۹۳ء ص ۲۳)

(۲) "البرق" کے جو مجاہدین شہید ہوئے ان میں کہنی کمانڈر حضور احمد "محمد اکبر" شامل ہیں۔ (جملہ الدعویہ مارچ ۱۹۹۳ء ص ۵)

اور طاغوت کی ہمنوائی کے لیے یہ انداز بھی اختیار کیا گیا۔ لکھتے ہیں۔
"تیرہویں صدی ہجری میں اسکی شخصیتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے امارت علی منہاج السنۃ قائم کرنے کی طرح ڈالی۔ یہ مایہ ناز شخصیتیں سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید اور ان کے رفقاء کار ہیں جنہوں نے نظام امارت قائم کرنے کے بعد امارت کی پہلی ذمہ داری فریضہ جہاد کو سرانجام دیا (جملہ الدعویہ اگست ۱۹۹۱ء ص ۷)

سید احمد کے نظریات ان کے ملفوظات "صراط مستقیم" میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ آسمانوں کے حالات کے انکشاف، ملاقات ارباب و ملائکہ، بہشت و دوزخ کی میر اس مقام کے حقائق پر اطلاع، اس جگہ کے مکانوں کی دریافت اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کے لیے یا

کسی یا قوم کا دیکھنا کیا جاتا ہے۔ (ص ۲۲۵)

۲۔ کشف قبور کے لیے سیوح قدس رب الملك و الروح کا ذکر مقرر ہے۔ (ص ۳۶)

۳۔ اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو روحانی کشش اور جذب کی موجیں دریائے اصمت کی گہری تہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو انا الحق اور لیس فی جنبی سوی اللہ کا آواز اس سے صادر ہونے لگتا ہے۔ (ص ۳۳)

۴۔ خبوار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا کیوں کہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندا انی انا اللہ رب العلمین صادر ہوئی پھر اشرف موجودات جو حضرت ذات سبحانہ و تعالیٰ کا نمونہ ہے اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ (ص ۳۸)

سوچئے! ایسے نظریات کے حامل کی امارت کو امارت علی منہاج النبوة کہنے کے بجائے کیا مقاصد کار فرما ہو سکتے ہیں؟ اور ان خرابیوں کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ مرکز اللہ عود و الارشاد والے منہج رسولؐ اور اسوۂ رسولؐ سے ہٹ چکے ہیں اللہ کے رسول کا راستہ توحید الہی سے شہدع ہوا تھا۔ اور ان لوگوں نے اپنے سفر کا آغاز جہاد سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو واضح الفاظ میں فرما دیا۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران آیت ۱۳۹)

اور ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے اور انسان مومن تب ہی بنتا ہے جب اس کے پاس توحید خالص ہو اور رسول کے منہج اور طریقے کے مطابق اس کی راہ عمل ہو۔

خود سوچنا حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبیؑ دنیا میں تشریف لائے۔ وہ "لا الہ الا اللہ" یعنی توحید کے پلیٹ فارم پر چوڑے کھینچے لیے اللہ نے بھیجے۔۔۔ اور اہمیت کا بھی یہی معنی ہے۔ یہی راستہ ہے۔ اب فیصلہ خود کر لیجئے کہ کون صحیح سمت کی طرف جا رہا ہے اور کون قرآن وحدیث کا نام لینے کے باوجود غلط راہ کی طرف گامزن ہے۔

اور پھر ان کے عسکرات میں جو تربیت دی جا رہی ہے۔ اور جن جن افراد کو ذمہ داریوں سے نوازا جا رہا ہے۔ بظاہر وہ بڑے ہی نورانی چہروں والے نظر آتے ہیں۔ بڑے راجدار اور پریزگار قسم کے افراد مگر ان کی اخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ جو ان سے تباہ طیال کرے اور ذرا سا بھی اختلاف کرے۔ بس پھر فتوے اور تکفیر بازی کی مشین شروع ہو جاتی ہے۔

ایک کہتا ہے۔ تم جہاد نہیں کرتے۔ تم کافر ہو۔

دوسرا کہتا ہے۔ تم جہاد نہیں کرتے۔ تم منافق ہو۔

تیسرا کہتا ہے۔ تم جہاد نہیں کرتے۔ تم بے غیرت ہو۔

چوتھا کہتا ہے۔ تم جہاد نہیں کرتے۔ تم ناقص ایمان والے ہو

پانچواں کہتا ہے۔ تم جہاد نہیں کرتے۔ تم فتناس ہو۔

فرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ کوئی منکر جہاد کے خطاب سے نواز رہا ہوتا ہے تو کوئی گولیاں چلانے کی دھمکیاں دے کر ثواب حاصل کرنے کی کوشش میں مگن ہوتا ہے۔ لاکھ انیس قرآن سنائے۔ ان پر اثر نہیں ہوتا۔ لاکھ انیس احادیث سنائے۔ فس سے مس نہیں ہوتے۔ بس ایک بات ان کے دل اور روح تک میں بٹھا دی گئی ہے۔ کہ جو مرکز الدعوة والارشاد کے لیڈر بن گئیں۔ بس وہی حق اور سچ ہے۔ باقی سب لوگ گمراہ ہیں۔ اور درج بالا صفات کے مالک ہیں۔۔۔

ملائکہ اللہ کے رسولؑ نے فرمایا ہے کہ

’خو لٹھ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھے۔ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ اللہ پر
 وہی بندے کا حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ چاہے وہ جہاد کرے یا
 اسکی زمین پر بیٹھا رہے جس پر اسے اس کی مالا نے جتا ہے۔

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اس میں مزید آگے جہاد کرنے والوں کی فضیلت
 اور درجوں کا ذکر ہے۔ بالکل ویسے ہی کہ جیسے ایک شخص تہجد پڑھتا ہے۔ تو وہ
 نہ پڑھنے والے سے افضل ہے۔ مگر نہ پڑھنے والے کو کافر ’منافی‘ بے ایمان
 اور بے غیرت بھی تو نہیں کہا جاسکتا
 مسلم شریف کی حدیث میں ہے

طاہر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے کہا کہ تم
 جہاد کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
 آپ فرماتے تھے اسلام کے پانچ ستون ہیں ایک تو گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود برحق نہیں۔ دوسرا نماز قائم کرنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا۔ چوتھا رمضان کے روزے
 رکھنا۔ پانچواں خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب حدیث تحقق ہوا کرتا ہے۔ اور جب اس کے سامنے اللہ
 اور اس کے رسولؐ کا فرمان آ جائے وہ سر جھکا دیتا ہے۔ مگر آج میں حیرت سے
 دو چار ہوں۔ حیران و ششدر ہوں۔ کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ
 کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ اپنے گروہ اور ٹولے کے سرکردہ لوگوں کے ذریعہ
 اثر اس حد تک ہو چکے ہیں کہ قرآن سننے میں مگر انہیں سنائی نہیں دیتا۔ حدیث
 رسولؐ سننے میں مگر وہ توجہ نہیں کرتے۔

’ان کے دل و دماغ میں فرمانِ مصطفیٰؐ سن کر نرمی پیدا نہیں ہوتی۔ میری سمجھ میں
 جو بات آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرکز المدعوۃ والارشاد۔ جس نے جن لوہو انہوں
 کو ان کے طاقتوں میں پیدا بنایا۔ اب وہ خود کو کچھ زیادہ ہی بڑا محسوس کرنے لگے

ہیں۔ کیونکہ دوسرے نوجوان جب قرآن وحدیث سن کر مضطرب ہونے لگتے ہیں۔ تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ مختلف علاقوں کے مسئولین انہیں تحقیق کرنے میں دیتے۔ ان کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے پروپیگنڈے کر کے انہیں پھر حق سے متنفر کر دیتے ہیں۔

مارچ ۱۹۸۹ء کے مجلے میں عبدالقدوس سلفی کا ایک مضمون چھپا تھا جس میں لکھا گیا کہ آج تک قلعہ ملی علی یہ ہوتی رہی کہ الگ الگ جماعتیں بنا کر اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ہمارا اصلاح کا ادارہ ہے۔ جماعت نہیں۔ (اور دلیل کے طور پر کہا گیا کہ) اگر جماعت ہوتی تو ہمارا امیر ہوتا جبکہ پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب ہمارے مدیر ہیں۔ امیر نہیں۔ (مزید ملاحظہ فرمائیے۔ کل اور آج صفحہ ۴)

شیش محل لاہور کے اجلاس میں لاقصاص کے ایڈیٹر حافظ صلاح الدین صاحب نے پیر بدیع الدین شاہ الراشدی سے سوال کیا۔ کیا جماعت میں پہلے گروپ تھوڑے ہیں جو آپ ایک اور گروپ اور جماعت کا اضافہ کر رہے ہیں۔ تو وہ صاحب نے جواب میں فرمایا۔ ہمارا ادارہ ہے جماعت نہیں۔ حافظ سعید صاحب مدیر ہیں۔ امیر نہیں۔ اگر مرکز الدعوة بھی جماعت بن گئی تو سب سے پہلے بدیع الدین الگ ہو گا۔ اور حافظ سعید صاحب نے بھی اسی موقف کا اظہار کیا کہ ہم جماعت کو شرعی راہ پر استوار کرنا چاہتے ہیں جماعت سازی ہمارا مقصود نہیں۔

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا لئے۔ تو شاعر کے بقول۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

اور وہی انداز کہ جسے ”تقیہ“ کہا جاتا ہے۔ کہ دل کے ارادے کو ظاہر نہ کرے۔

اور زبان سے لوگوں کو مطمئن کر کے دھوکہ دیتے رہے۔ اور پھر وہی حافظ سعید
 صاحب جو مدبر تھے۔ ادارت کی کرسی سے اتر کر امارت کے تخت پر براجمان ہو
 گئے۔ اور یوں جماعت ایک اور گروہ نور نکلنے میں بٹ گئی۔

اور یہی طریقہ واردات انہوں نے پورے ملک میں اختیار کیا کہ جہاں بھی
 گئے۔ پہلے وہاں کی مقامی جماعت کے ساتھ بڑے اخلاق اور اتقان و اتحاد سے
 مل کر کام کیا۔ اور جب اس شر و غلاطے میں متعارف ہو گئے۔ تو احسان
 فراموشی اور دغا بازی کی نئی مثال قائم کرتے ہوئے اپنا الگ دفتر الگ امیر و
 مسئول اور الگ نظم قائم کر کے جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا۔

اور اس کی سب سے بڑی مثال راولپنڈی میں ابجدیٹ یوتھ فورس کے
 ساتھ ان کا حسن سلوک ہے۔ کہ جس نے انہیں پوری راولپنڈی میں متعارف
 کرایا۔ ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا۔ ان کی شب و روز عدد کی ہر موقع پر
 دست و باند بنی مگر اپنی رواجی عیاری سے کام لیتے ہوئے مرکز الدعوة کے
 قائدین نے اپنے قدم جماتے ہی کبوتر کی طرح آنکھیں پھریں۔ اور پروفیسر حافظ
 محمد سعید اور انجینئر عبدالقدوس سلفی نے واضح طور پر کہہ دیا کہ ابجدیٹ یوتھ
 فورس راولپنڈی کو ختم کر کے مرکز الدعوة والارشلو کا دفتر قائم کریں۔ اور پھر
 ابجدیٹ یوتھ فورس کی شناخت کو ختم کرنے کے لئے مرکز الدعوة کے نمک
 خواروں اور لے پالکوں نے جو جو گھٹیا اور ذلت آمیز حربے استعمال کیئے وہ ایک
 الگ بڑی شرمناک داستان ہے۔

لیکن ہر دور میں فتح اور کامیابی ہمیشہ حق والوں کی ہوا کرتی ہے۔ اور آج
 وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن و حدیث کے علمبردار ابجدیٹ یوتھ فورس
 راولپنڈی کا موقف پہلے بھی درست تھا اور آج بھی صحیح ہے۔ اور وہ لوگ کہ
 جنہوں اس سے کئے ہوئے عہد کی پاسداری نہ کی اور ابجدیٹ یوتھ فورس سے

ری کی۔ وہ آج رسوا ہیں۔ منہ چھپائے چھپائے پھرتے ہیں اور ان میں
بدیہت و جرات نہیں کہ سامنے بیٹھ کر اپنے موقف اور نظریے کو قرآن و
سنت سے ثابت کر سکیں۔

جب ان کی تحفیر بازی بہت بڑھی۔ جملہ فرض عین ہے یا کفایہ کے بارے
میں اہل تحقیق کو تجسس ہوا۔ کہ مرکز الدعوة دارالارشاد کے علماء اور جیالے ہر
سوئے کرنے والے پر فتوے بازی میں مشغول و مصروف ہیں تو کئی بھائی آگے
آئے۔ اور تحقیق کر کے انہوں نے اپنے نظریات کو درست کیا۔

وہ دوران ان کے ایک پروگرام میں کہ جس میں ان کے لشکر طیب کے لاپنگ
انڈر پروفیسر اعظم چیمہ صاحب تشریف لائے تھے۔ تو فاروقی صاحب نے ان
کے کلمہ

پروفیسر صاحب تھپ اور آپ کے ساتھی قرآن وحدث پڑھ کر جملہ کو فرض
پہن قرار دے رہے ہیں۔ دوسری طرف بے شمار علماء کرام اس کو فرض کفایہ
کہہ دیتے ہیں۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ اسی کی بنیاد پر کافر متافق، ناقص
نظمان اور دیگر فتوے جڑے جا رہے ہیں۔ کیا آپ اس مسئلے پر پروفیسر سید
تھاب الرحمن شاہ صاحب سے گفتگو کرنا پسند کریں گے۔ تاکہ یہ مسئلہ حل ہو
اگر۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ میرے پاس تو وقت نہیں ہے۔ کب جس وقت
چاہیں۔ جس جگہ چاہیں جب چاہیں۔ حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب اگر بات
بدریں سمجھیں گے۔

از عشاء کے بعد زائد علمی صاحب جہر کہ ان کے بڑے محرک اور کرتا وھرتا
ہے۔ انہوں نے اٹھ کر اپنے ہی بڑے یعنی پروفیسر اعظم چیمہ صاحب کے الفاظ
پر بات کو رو کر دیا۔ کہ جگہ ہم رکھیں گے۔ قائم فاروقی صاحب رکھیں گے تو
کدورتی صاحب نے اٹھ کر ان کو سمجھایا کہ جب ہم نے آپ کے بڑے کی بات

مان لی ہے تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اسی پر عمل ہو گا جو کہ پروفیسر اعظم صاحب نے فرمایا ہے۔

اگلے دن میں 'فاروقی صاحب' طارق سرفراز صاحب اور ندیم بانو صاحبہ مرکز الدعوة کے اسلام آباد کے دفتر میں گئے اور انہیں یہ تحریر دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم بھائی عبدالرحمن شاہ صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

"جہاد فرض عین ہے یا کفایہ" اس پر گفتگو کرنے کے سلسلہ میں پروفیسر مولانا اعظم چیمہ صاحب لاپتنگ کمانڈر لشکر طیبہ نے کہا تھا کہ میرے پاس تو اتنا دماغ نہیں ہے۔ ہاں آپ جس وقت چاہیں۔ جس جگہ چاہیں محترم خانہ عبدالرحمن بھٹوی صاحب 'پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب سے بات کر کے۔۔۔ لہذا وقت مقرر کر لیا گیا ہے۔ اور جگہ کا تعین بھی کر لیا گیا ہے۔ آپ اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے مرکز الہدیت سرکلر روڈ نزد دفتر میں ۳ جنوری بروز بدھ بعد نماز عشاء پہنچ جائیں۔ آپ اپنے ساتھ چاہے پینتالیس قابل اعتبار راجھو افراؤ لائے۔۔۔۔۔ جزاکم اللہ خیراً۔

تو وہاں جو بڑا اعتراض ہوا۔ وہ یہ تھا کہ بھٹوی صاحب نہیں بلکہ عبدالرحمن صاحب گفتگو کریں گے۔ تو ہم نے یہ بات بھی مان لی کہ ٹھیک ہے گفتگو چاہیے۔ مگر صاحب ہی سہی۔ پھر یہ بتایا گیا کہ مکی صاحب تو افغانستان گئے ہو ہیں۔ وہ ۳ جنوری کو واپس آئیں گے۔ ہم نے کہا۔ ٹھیک ہے جب آجائیں آپ ہمیں اطلاع دیں۔ جس کا مرکز الدعوة کے ذمہ داران نے وعدہ کر لیا لیکن وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا۔ مکی صاحب آئے۔ پھر لاہور چلے گئے۔ چنڈی آئے۔ پھر اسلام آباد آئے۔ متعدد ساتھیوں نے یاد دہانی کرائی۔ ٹیلی فون کیے۔ مگر ایک کان سے سنتے ہیں دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ بلکہ ایک محفل میں کی صاحب نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے
کہا۔ طالب الرحمن شاہ صاحب میرے والد کے شاگرد ہیں۔ میں ان سے
سناؤ نہیں کروں گا۔

پھر ایک جگہ ان کے راولپنڈی کے مسئول عمر اقبال مفتی نے کہا۔ ہم کیوں بات کرنا
کریں۔ کیا ہم بے غیرت ہیں۔۔۔۔۔؟ بھلا پوچھئے کہ دین کے مسائل پر بات کرنا
تبادلہ خیال کرنا۔ کیا بے غیرتی ہوتی ہے؟۔ اور اب ایک اطلاع ملی ہے کہ
اسی مسئول نے مرکز الدعوة کی قیادت کو دھمکی دی ہے کہ اگر آپ لوگوں نے
کی صاحب اور طالب الرحمن صاحب کی گفتگو کراچی تو میں عظیم پھوڑوں لگاؤں گا۔

فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ والرسول

(سورۃ النساء آیت 59)

اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹو
عمر اقبال مفتی کی زبان پر ہر وقت اس طرح جاری رہتی تھی کہ جیسے کوئی سامنے
آیا اور بس یہی آیت اسے سنائی۔ کہ بھائی تحقیق کرو۔ اور اگر کوئی جھگڑا ہو
جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اور آج یہ عالم ہے کہ
اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کی ہم دعوت دے رہے ہیں تو
موصوف عظیم پھوڑوں کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ سچ بتائیے۔ کیا انہوں نے
پرہیزگاری اور تقویٰ میں ترقی کی ہے یا تنزلی کی طرف گئے ہیں۔

فرقہ دعوت و لٹاکر شاہ کے طلباء کا ترجمان ضرب طیبہ نومبر ۱۹۵۵ء میں ص ۲۰
پر پڑھیے۔۔۔۔۔ "اختلاف حل کرنے کا فارمولہ"

محترم بھائیو اختلاف ہو جانا فطری بات ہے۔ لیکن اچھا مومن اور مسلمان وہی
ہوتا ہے جو اختلاف کے فوری حل کے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔۔۔ جی ہاں۔

میرے بھائیو اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف کا حل قرآن مجید میں یوں بیان کیا ہے
(ترجمہ) اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی۔ اگر تمہیں
کسی شے میں اختلاف ہو تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور
آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

مزد آگے چل کر لکھتے ہیں اختلاف کے لئے قرآن و حدیث سے رجوع وہ
مفصّل کریں گے۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں گے
————— محترم طلباء ہمیں چاہئے کہ ہم اس فارمولے پر عمل کریں
اور یہی بات ہم کہتے ہیں اب بقول ان کے بیوں کے جو اختلاف کے لئے
قرآن و حدیث سے رجوع کریں گے وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے
ہوں گے۔ تو ہم آپ کو آپ کے قول اور تحریر کے مطابق دعوت دیتے ہیں کہ
آئیے مل بیٹھ کر اپنے اختلافات اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرامین کے مطابق
حل کریں۔ اور اگر آپ نے اختلاف ختم کرنے کے لئے قدم نہ اٹھایا تو آپ کا
حمار کس گروہ میں ہو گا خود سوچ لیجئے۔۔۔؟

تمام اہلحدیث ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ انہیں مجبور کریں۔ کہ بیٹھ کر ہمارے
ساتھ بات کریں۔ ورنہ ہم اہلحدیث جو قرآن و حدیث کا ورد اپنے دل میں رکھتا
ہے۔ ان لوگوں کا ہینکاٹ کرے۔ کیونکہ یہ گروہ اور اس کے افراد "ہینلو" کے
معاظے میں غلو کر رہے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تھا۔۔۔

اور دین میں غلو سے بچتے رہنا۔ کیونکہ دین میں غلو ہی کی وجہ سے
سابقہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ (مسند احمد)

جماعت المسلمین والوں نے کیا جرم کیا۔۔۔؟ لفظ "مسلم" میں غلو کیا۔
خارجیوں کا قصور یا جرم کیا تھا۔۔۔ کہ انہوں نے اپنی نام نہاد توحید میں اتنا غلو
کیا کہ ہر گناہ کو کفر قرار دیا اور آپس میں فیصلہ کرنے کے لئے "حکم" بنانے کو

شرک قرار دیا۔ اور کہا ”ان احکم لک اللہ“ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے حالانکہ انہی
 سمجھ نہیں کہ حکم تو اللہ ہی کا ہوتا ہے اور اس کے حکم کے مطابق ”حکم“ فیصلہ
 کرتے ہیں اسی لئے صحابہ نے ان کے اس استدلال کے بارے میں کہا۔

کلمۃ حق ارید بہ الباطل۔

نہت تو یہی ہے مگر ان کا استدلال باطل ہے۔

آج مرکز الدعوة والوں کا جرم بھی یہی ہے۔ یہ لوگ لفظ ”جہاد“ میں غلو کر رہے
 ہیں۔ آیتیں تو قرآن کی پڑھتے ہیں۔ مگر استدلال غلط کر رہے ہیں۔ حدیثیں تو
 صحیح سناتے ہیں لیکن تلوٰطات من مرضی کی کرتے ہیں۔ کہ اب یہ لوگ داعی
 قرآن و حدیث کی بجائے تکفیری گروہ کی شکل اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

دروہ کیوں گھبراتے ہیں۔ کس بات کا ڈر ہے۔ بندوقیں امن کے پاس ہیں۔
 پرجوش جوانوں کی نفی ان کے پاس زیادہ ہے۔ ہمارے پاس تو سیدھے سادے
 تحقیق میں مصروف و مشغول ساتھی ہیں۔ آخر کیوں ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات
 نہیں کرتے۔؟

اور بھانے یہ تراشے ہیں کہ لوگ تماشا دیکھیں گے۔ ذرا امن سے پوچھئے کہ آپ
 کے ”لیڈران اور جیالے جب کانفرنسوں اور جلسوں میں سینکڑوں ہزاروں کے
 سامنے فتوٰوں کی مشین چلاتے ہیں تو لوگ تماشا نہیں دیکھتے۔ کیا اس وقت وہ
 کوئی تبصرہ یا اظہار خیال نہیں کرتے۔ اور اگر جماعتی احباب کے سامنے بیٹھ کر
 قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے تو کیا یہ بے غیرتی اور
 تماشا دکھانے والی بات ہو گی۔ کچھ تو انصاف کیجئے۔ اچھا یہ بتائیں قرآن پاک کی
 یہ آیت

فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ والرسول

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

مسلمانوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہونے پر حل کے لیے ٹائل ہوئی ہے۔
کافروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ قرآن سے منہ نہ موڑیے کیونکہ
اللہ کی گرفت جی سخت ہے۔

ایک اور ان کے ذمہ دار نے لوگوں کو مرحوب و متاثر کرنے کی غرض سے کہا کہ
ہمارے ساتھ افغانستان میں جلیں تو ہم وہاں بیٹھ کر بات کریں گے۔ تو
ہمارے ایک بزرگ ساتھی نے جواب دیا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ۔
نہ تو من قتل ہو گا نہ راجھا ٹاپے گی۔

نڈ پاکستان میں اکٹھا کرتے ہیں۔ صدقات یہاں وصول کرتے ہیں۔ خیرات یہاں
طلب کرتے ہیں۔ قربانی کی کھالیں یہاں اکٹھی کرتے ہیں۔ کافر، منافق، ناقص
ایمان والا، خناس، بے غیرت اور منکر جہاد کے فتوے یہاں مسلمانوں پر توحید
پرستوں پر لگاتے ہیں اور قرآن و حدیث سے متصادم اپنے نظریات کی وضاحت
کے لئے افغانستان کا نام لیتے ہیں۔ حالات اس وقت اور زیادہ خطرناک صورت
حال اختیار کر گئے جب مرکز الدعوة کے ان جیالوں نے مرکز الہدیت سرگرمیوں
کے سامنے کم و بیش احوالی، تین ہزار روپے کرایہ پر جگہ لے کر ایک اور دفتر
کھول دیا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اصل بات یہ کہ اور ہے
۔ یہ لوگ فساد پر تیار نظر آتے ہیں۔ کہ کوئی ذرا سی بات ہو اور یہ لوگ اپنا
نذر دکھائیں۔ بھلا خود سوچئے کون انصاف پسند اسے دامنی کے گا۔ کہ میرا
جس سے اختلاف ہو اور میں اسی کے سامنے اپنا دفتر قائم کر لوں۔ نتیجہ کیا نکلے
گا۔ کہ جب بھی ذرا سی بات ہو گی۔ جھگڑا بڑھنے اور تنازعہ پیدا ہونے کا اندیشہ
آہر کہ موجود رہے گا لیکن اس معاملے میں میں مرکزی جمعیت الہدیت راولپنڈی
کے قائدین کے صبر اور حوصلے کی ضرورت داؤدوں گا۔ کہ انہوں نے پھر بھی
وسیع قلبی اور وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا اور خاموشی اختیار کی رکھی۔ اور ان

اس خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس گروہ نے دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ
 مع مسجد اہلحدیث سرگھر روڈ کے سامنے ۸۱۔ اپریل ۱۹۶۶ء بروز جمعہ المبارک کو
 ایک بلاک کر کے جلسہ کا انعقاد کر ڈالا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث سرگھر روڈ
 ولپنڈی کے قائدین نے اس سرطے پر بھی بڑے صبر و حوصلے کا مظاہرہ کیا اور
 ہی قسم کے رد عمل کا اظہار نہ کیا لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت یہی
 ہوتی ہے کہ مستقبل میں اگر کبھی بھی کوئی خرابی فساد یا جھگڑا پیدا ہوا تو اس
 کے ذمہ دار بھی گروہ اور اس کے بڑے ہوں گے۔ کیونکہ یہ لوگ فتنہ و
 فساد پھیلانے کے لئے ہمارے مرکز اہلحدیث کے سامنے ڈیرے ڈالے ہوئے
 ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ پر یہ بات ابھی سے واضح کی جا رہی ہے تاکہ کل کو
 اس امن کی صورت حل پیدا نہ ہو۔

اپریل والے دن

اس کی غلط روش اور انداز پر جماعتی اہباب نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ کم از
 کم ان سے اپنا ادھار تو وصول کیا جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ بڑے
 گزٹے سے مجمع عام کے سامنے اعلان کیا تھا کہ "جب چاہیں جس وقت چاہیں
 میں چاہیں" بات کریں گے تو آج محترم حافظ عبدالرحمان کی صاحب تشریف لا
 رہے ہیں۔ تو اس موقع کی قیمت جانتے ہوئے مرکز اہلحدیث سرگھر روڈ میں
 ہر مغرب کے بعد جناب میاں نذیر احمد مفتی صاحب نے اٹھ کر سب کو بتایا کہ
 اللہ آج نماز عشاء پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب پڑھائیں گے۔
 مرکز الدعوة کے قائدین کے بقول حافظ عبدالرحمان کی صاحب نے بات کرنی
 ہی تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد علی صاحب پروفیسر سید
 طالب الرحمن شاہ صاحب سے متنازعہ مسئلہ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں
 بحث کریں۔ تاکہ حق واضح ہو اور جماعتی ساتھی انتشار اور فتنے کا شکار ہونے

سے نکال جائیں۔

عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں تقریباً "تین سو کے لگ بھگ افراد ہوں گے۔ نے چاہا کہ بت ہو۔ اور یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ تاکہ افراد تقریباً "اختصار" فتوے بازی کی یہ لٹا ختم ہو مگر عبدالرحمان شاہ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ کہ ہمیں متاعلو کا چیلنج کیا گیا ہے اور ہمارے بیٹوں نے ہمیں منع کیا ہے کہ متاعلو نہیں کرنا۔ اور ہمارے سب ساتھی مسجد سے باہر چلے جائیں۔

یہ اعلان ختم ہی ہوا ہو گا کہ حافظ عبدالرحمان کی صاحب کے جنوں نے صاف صاف میں نماز پڑھی تھی۔ وہ اور ان کے ساتھ کئی احباب اٹھے اور باہر جا گئے۔

میں اس وقت اپنے دل کی کیفیت نہیں بتا سکا۔ میں تو نیا الہمدیٹ ہوں تحقیق کی۔ اور قرآن و حدیث کے اس راستے کو اپنایا۔ اور میں نے یہ یقین کیا کہ اگر ہمارا تاجہ کسی دوسرے فرقے سے ہوا تو ان کے علماء سے ہمارے کرام نے منگلو کی۔ ہم نے دونوں کی باتیں سنیں جس کی طرف قرآن و حدیث کو دیکھا اس کو درست مان لیا۔ اور یہاں بھی یہی سوچ تھی۔ کہ مرکز الدیالوں کی انتہا پسندی کو چیک کیا جائے۔ کیونکہ جب حافظ عبدالرحمان کی صاحب اور پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب اپنے اپنے موقف کے لئے دلائل دیتے تو سننے والوں کو اصل حقائق سے آگاہی ہوتی کیونکہ مرکز الدیالوں کے متوالوں کا موقف یہ ہے کہ جہاد فرض عین ہے اور اسی لئے عین کے مسئلہ اقبال سلفی نے ایک مجلس میں اپنا نظریہ دہرایا کہ جہاد قیامت تک کے فرض عین ہے اور اسی نظریے کی بنیاد پر کافر "منافق" ناقص ایمان "خناس" غیرت کے فتوے ان لوگوں کی طرف سے صادر کئے جاتے ہیں۔

جبکہ پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ جملہ فرض عین بھی ہوتا ہے اور فرض کفایہ بھی ہے اور جب جملہ فرض عین ہو تو ہر ایک فرض کفایہ اور جب فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا حرام ہے اور جہاد فی نفسہ فرض کفایہ ہے۔ اور جہاد نہ کرنے والے کو کافر 'مرتد' ناقص ایمان والا 'بے غیرت اور خناس نفسی کہا جاسکتا۔ وہ مسلمان ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے نماز اور روزہ کی ادائیگی کرنے والوں کو اللہ کے رسولؐ نے جنت کی خوشخبری دی ہے چاہے وہ جہاد کریں یا نہ کریں۔

اور اس وقت مجھے مزید حیرت سے دو چار ہونا پڑا جب عبدالرحمن شاہ کے اعلان کے باوجود کئی لوگ نہ گئے تو کچھ فرض شناسوں نے اپنی وقوفاری کا ثبوت دینے کے لیے ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی اٹھانا شروع کر دیا اور باہر لے گئے پھر بھی کچھ اہل تحقیق رہ گئے۔ جنہوں نے بعد میں سوال و جواب کیے۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ دکھ اس بات پر ہوا کہ مسجد کے مقدس کی پائلی عبدالرحمن شاہ نے یوں بھوٹ بول کر کی کہ — ہمیں مناظرہ کا چیلنج کیا گیا ہے۔

حالاںکہ یہ کئی ماہ پہلے کی بات تھی جب ان کے لاپنگ کمانڈر پروفیسر اعظم چیمہ صاحب نے یہ طے کیا تھا کہ اس مسئلہ پر گفتگو ہوگی اور عبدالرحمن شاہ صاحب نے صرف اپنے ساتھیوں کو مطمئن کرنے اور راہ حق سے ہٹانے کے لیے یہ بھوٹ بول دیا کہ مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔ یہ تو ان پر ادھار تھا اور یہ ادھار ان کو اس بہترین موقع پر چکا دینا چاہئے تھا۔ تاکہ لوگوں پر حق کی راہ واضح ہوتی۔ لیکن کیونکہ انہیں خبر تھی کہ اس طرح ان کا نظریہ باطل ثابت ہو جائے گا اس لیے تاویلات کا سارا لے کر سامنا نہ کیا اور عشاء کے چار فرض پڑھتے ہی مسجد چھوڑ گئے۔

اور میں اپنی جگہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ مقلد کسے کہتے ہیں۔ فقہ حنفی نے تو
 مقلدوں کی یہی تعریف لکھی ہے کہ امام 'بہتہ کی اس بات پر عمل کرنا جس
 کی دلیل قرآن و حدیث سے نہ ملے اور آج مرکز الدعوة کے ساتھ چٹنے والوں
 کی حالت زار کا موازنہ کر رہا تھا۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے آپ کو تہلیل
 سے آزار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن کیسے ایسا تو نہیں کہ قرآن کے بقول
 "انہوں نے اپنے علماء کو رب بنا لیا تھا" کیسے یہ ایسے تو نہیں ہو گئے۔؟

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

والی بات تو نہیں ہو گئی۔ کہ اگر مرکز الدعوة والے کوئی حکم جاری کریں تو وہ
 مانیں گے۔ وہ جس نظریہ کو فروغ دیں گے اسے دل میں بٹھائیں گے۔ دوسرا
 کوئی قرآن سنائے، نبی کریمؐ کا فرمان سنائے۔ نہیں مانتا، توجہ ہی نہیں دیتی۔ اور
 یہی سب سے بڑی فکر انگیز بات ہے۔ کیونکہ امانت اور دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ
 وہیں موجود ہر شخص حافظہ عبدالرحمان کی صاحب کو مجبور کرنا کہ آپ گفتگو کریں
 ۔ اور اس تنازعے کو آج حل کر کے جائیں۔ لیکن السوس ایسا نہ ہوا۔

آخر میں پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں
 مسئلہ جہاد کی وضاحت کی اور مرکز الدعوة والوں کے باطل نظریات کی نشاندہی
 کی۔ اور مزید ان کے لئے سہولت پیدا کی کہ اگر آپ لوگ یہاں گفتگو نہیں
 کرنا چاہتے تو ہم آپ کے دفتر میں آجاتے ہیں۔ لیکن وہ اس پر بھی راضی نہ
 ہوئے۔ تو شاہ صاحب نے کما سب کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتے تو کل
 صاحب اور میرے درمیان ایک ٹیپ ریکارڈ رکھ دو۔ کل صاحب آدھ گھنٹے کے
 لئے میرے ساتھ بیٹھ جائیں چلو قرآن پاک کی ۲۳۱ آیات سے ۲۳۵ آیات
 معاف ایک آیت پیش کر دیں جس سے جہاد فرض عین ثابت ہوتا ہو۔ تمام
 احادیث معاف صرف ایک حدیث پیش کر دیں جس سے جہاد فرض عین ثابت

ہوتا ہو۔ صبح کا سورج بعد میں طلوع ہو گا ہم ان کے موقف کو مان لیں گے۔ پھر
شاہ صاحب نے کہا۔ نجانے کیوں ہم سے گھبراتے ہیں اور بیٹھ کر بات نہیں
کرتے۔ چلیں یوں کریں۔ میرے ہاتھ باندھ دیں۔ میرے پاؤں باندھ دیں۔
میرے سارے جسم کو رسیوں سے جکڑ دیں۔ صرف زبان کھلی رہنے دیں اور
بات کر لیں۔ سامعین نے **جزاکم اللہ خیراً** کہا۔ اللہ کے فضل و کرم
سے لوگوں پر حق واضح ہو گیا۔ اور باطل نظریات کا پرچار کرنے والے قرآن
و حدیث کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔

اور یہی وہ حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف مرکز الدعوة والا رشاد راولپنڈی حلقہ
جنوبی کے مسئول دعوت و تبلیغ ظہیر خان صاحب نے اس وقت کیا۔ جب
ہمارے ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ کہ الدعوة والے بھاگ گئے۔ تو ظہیر خان
صاحب کہنے لگے کہ یوں نہ کہیں۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ فرار ہو گئے۔
اب اس جی بات پر قائدین مرکز الدعوة اگر غصہ دکھائیں یا ڈانٹ ڈپٹ کریں تو
اپنے مسئول کی کریں۔ ہمیں الزام نہ دیں۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ خان
صاحب ان کے اتنے بھی پابند نہیں کہ بچ نہ بول سکیں۔ اور سچ تو ہمیشہ کڑوا
ہوتا ہے اور اس کی تلخی مزاج میں کڑواہٹ ضرور پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل و شعور سے نوازا ہے خود فیصلہ کریں کس کا
موقف غلط ہے اور کس کا صحیح؟ مقبوضہ کشمیر میں جاری آزادی کی اس جنگ میں
شریک تمام تنظیموں کا انداز ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان مقبوضہ کشمیر میں مصروف عمل اہلحدیثوں
کی مقامی تنظیم تحریک المجاہدین سے تعاون کر رہی ہے۔

۲۔ جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر میں اپنا نام استعمال نہیں کر رہی بلکہ مقبوضہ
وادی میں مقامی تنظیم حزب المجاہدین کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کر رہی ہے۔

۱۔ پاکستان کے دیوبندی مقبوضہ وادی میں مقامی تنظیم حرکت الانصار کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

۲۔ بریلوی "البرق" کے ساتھ اور شیعہ حزب المومنین کے ساتھ معاونت میں مصروف ہیں۔

۳۔ اور تلف ہے توحید کے ان دعویداروں پر کہ اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ تعاون کرنے کی بجائے بریلویوں کی تنظیم البرق کے ساتھ اتھا کر رکھا ہے۔

اس وقت حالت یہ ہے کوئی بڑا عالم ان کے ساتھ نہیں ہے۔ جو ظاہری طور پر ان کے طرز عمل سے متاثر ہو کر ان کے ساتھ چلے تھے۔ حقیقت حال سے آشنا ہو کر پھوڑے جا رہے ہیں اور جو چند ایک مولوی حضرات مفتی صاحبان۔ پروفیسر حضرات ان کے ہمراہ ہیں اور ان کو کیونکہ VP درجہ دیا جاتا ہے۔ اس لیے وہ اسی پر خوش ہیں۔ اب ذرا خود سوچنے کے جسے اس قسم کا پروٹوکول ملے کہ چھ سات جیلے وردیوں میں ملیں آگے پیچھے دائیں بائیں کلاشکوف بمبار چلے آ رہے ہیں۔ اب بھلا ان مفتی مولوی یا پروفیسر صاحب کے پاؤں زمین پر کہاں نکلیں گے۔ خاطر تواضع ہو رہی ہے۔ آگے پیچھے گاڑیاں متحرک ہیں۔ اب بھلا کون ان لوازمات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا تصور بھی کرے گا۔

جماد کشمیر فنڈ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل سے نوازا ہے۔ شعور عطا فرمایا ہے۔ اچھے برے کی تمیز سکھائی ہے۔ خود بھی ذہن پر زور دیتے۔ فٹا کٹھا کیا جاتا ہے۔ جماد کشمیر کے نام پر۔ وہاں کے مظلوم لوگوں کی تصویر کشی کر کے۔ عورتوں کی عزتوں کی پامالی کی داستانیں سنا کر بچوں کے بچے ہوئے خون کی منظر کشی کر کے۔ جوانوں پر ظلم و ستم اور تشدد کے واقعات بیان کر کے 'بوزھوں پر وحشت و بربریت کے پہاڑ'

تورنے کے قحے سنا کر لوگوں کو ترفیب دلائی جاتی ہے۔ جذبات سے مغلوب ہو کر مو حضرات اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ عورتیں اپنے زیور تک اتار کر دے دیتی ہیں۔ جوان اپنی جانیں تک پیش کر دیتے ہیں۔

مگر کبھی آپ نے سوچا کہ آپ کا دیا ہوا روپیہ اور مال جہاد کشمیر میں صرف بھی ہوتا ہے یا نہیں اگلے تعلقے میں اڑا دیا جاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے۔

ایک دفتر کا ماہانہ کرایہ کم و بیش ۸۰۰ ۲ ہزار روپے ہو۔ اس کے ملازمین کی تنخواہیں 'سوئی گیس' بجلی اور ٹیلی فون کے ہزاروں روپے کے بل۔ دفتر میں رہائش پذیر ملازمین اور دیگر بہت سے لوگ 'ان سب کے طعام پر اٹھنے والے اخراجات۔ گاڑیوں کا پٹرول' گاڑیوں کی مرمت و فیرو کے اخراجات۔ اشتہاروں پر بے دریغ خرچہ' اور دیگر بہت سے متفرق اخراجات۔ اور اب جائزہ لیجئے۔ لوگوں کے صدقات 'خیرات' ایثار اور قربانی کی کھالوں سے اکٹھا ہونے والا روپیہ جو کہ جہاد کشمیر کے لیے دیا جاتا ہے۔ وہاں کے مظلوموں کی دادرسی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہی ان کے وقار اور ان پر اٹھنے والے اخراجات پر صرف ہو جاتا ہے۔ ان مظلوموں کو کیا ملا۔ ان مظلوموں کی کیا دادرسی ہوئی۔ ہاں انہیں دیتے ہیں۔ ضرور دیتے ہیں۔ مگر کیا۔ پوچھئے تو کسی۔ جی ہاں۔

چند مہینوں یا سال بعد ہیں بچتیں یا کم و بیش مجاہد کہ ان پر بھی لشکر طیبہ کا ٹھپ لگا ہوتا ہے۔ جبکہ ضرورت کس بات کی ہے۔ حالات کا تقاضا کیا ہے۔ اور ان حالات میں ہمارا موقف کیا ہے۔

ہمارا نظریہ

کشمیر کی لڑائی آزادی کی لڑائی ہے۔ اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ بعد میں کشمیری پاکستان سے الحاق کرتے ہیں یا کوئی اور

راست اختیار کرتے ہیں۔ اس وقت کشمیری آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور
 ہندو حکومت نے چھ لاکھ فوجی ان پر مسلط کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے
 عورتوں کی عزت محفوظ نہیں۔ بچوں بوڑھوں اور جوانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔
 عورتوں کی عزت کی کیا مدد کر سکتے ہیں جبکہ ہمیں ان کی مدد کرنی
 چاہیے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جس چیز کی انہیں ضرورت ہو وہ مہیا کریں۔ یہ نہ ہو
 کہ وہ کہیں ہم بھوکے ہیں ہمیں اناج سپلائی کرو۔ اور ہم کہیں اناج تو نہیں دیں
 گے۔ یہ صوف سیٹ اور ڈائمنگ ٹیبل ہم آپ کو بھیج رہے ہیں اور اس وقت
 بہت سی جمادی تنظیمیں بنی چکی ہیں۔ کشمیریوں کا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں
 اسلحہ مہیا کرو۔ پیسہ فراہم کرو۔ لیکن یہ جمادی تنظیمیں ان کی ڈیمانڈ پوری کرنے
 کی بجائے ان کے نام پر کروڑوں روپے اکٹھے تو کر رہی ہیں مگر اپنے وقار
 پر اپنے مراکز پر اپنے مقاصد کے لیے پاکستان ہی میں خرچ کر دیتی ہیں۔ اور
 انہیں ان کی مطلوبہ چیزیں فراہم کرنے کی بجائے لوجسٹکس کو ٹرنگ وے کر دے
 دیتے ہیں۔ ہمیں ہمیں تھیں تھیں کی ٹولیں کی شکل میں افراد مہیا کرنے میں لگی ہوئی
 ہیں تاکہ وہاں جا کر یہ لوجسٹکس شہید ہوں اور ان کی تنظیم کا نام اخباروں میں
 آئے۔ ان کو شہرت حاصل ہو۔ اور انہیں اور زیادہ فنڈز ملیں اور لوگوں کی
 ہمدردیاں حاصل ہو سکیں۔ ذرا خود جائزہ لیجئے۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی کم و بیش ساٹھ لاکھ کے قریب ہے۔
 ان میں سے ۲۰ لاکھ عورتیں نکال دیجئے۔ ۴۰ لاکھ افراد رہ گئے۔ اب ان ۴۰ لاکھ
 میں سے ۱۰ لاکھ بوڑھے نکال دیں۔ باقی ۳۰ لاکھ افراد بچے۔ ان ۳۰ لاکھ میں
 سے ۲۰ لاکھ بچے نکال دیں۔ ۱۰ لاکھ لوگ رہ گئے۔ ان ۱۰ لاکھ میں سے مزید
 ۵ لاکھ معذور افراد کو نفی کر دیں۔ ۵ لاکھ جوان سامنے آگئے۔ ان ۵ میں سے

تین لاکھ "ریزرو" کے طور پر نکال دیں۔ تو ۴ لاکھ نوجوانوں کے ہوتے ہوئے مزد کسی باہر کے علاقے سے کسی بھی جوان یا مجاہد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جبکہ باہر سے آنے والے راستوں سے ہوائی فوٹے ہیں۔ انہیں گائیڈڈ کرنا ضرورت ہوتی ہے اور اگر گائیڈ تجربہ نکل آئے تو بس ان مجاہدوں کی کارروائی سے ہی پہلے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہونا تو یہ چاہیے مثل کے طور پر فرض کریں۔ کوئی تنظیم پاکستان میں ایک کروڑ روپیہ اکٹھا کرتی ہے اور پھر اس ایک کروڑ میں سے پچاس ساٹھ لاکھ پاکستان میں ہی اپنے دفاتر پر ان کے ملازمین اور دیگر اخراجات پر خرچ کر ڈالتی ہے اور باقی رقم سے سود سودوں کو گائیڈڈ ٹریننگ کرا کر سرحد کے پار بھیج دیتی ہے۔ ایمانداری سے بتائیے۔ کشمیریوں کے نام پر جمع کیے جانے والے فنڈز میں سے انہیں کیا ملا۔؟ جبکہ مقبوضہ کشمیر والوں کو ان نوجوانوں کی ضرورت ہی نہیں۔ جوان تو ان کے پاس لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اب ہونا یہ چاہئے کہ جمع شدہ ایک کروڑ میں سے چند روپیہ لاکھ اپنے مصارف پر پاکستان میں خرچ ہو جائیں کوئی مضائقہ نہیں۔ اپنے دفاتر اور ان کے اخراجات کو کم کیا جائے اور ۸۰ لاکھ روپیہ یا اس کا اسلحہ انہیں سپلائی کر دیا جائے تو ہزاروں کشمیری جوان اسلحہ سے لیس ہو کر ہندو فوج کو تھس تھس کر سکتے ہیں اور آزادی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ یہی ہمارا موقف ہے۔ اور یہی ہمارا نظریہ ہے اور کیونکہ اس موقف سے ان جہادی تنظیموں کے مالی مفادات پر زور پڑتی ہے اس لیے ان کے خطیب 'ان کے مقرر' ان کے مولوی ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ جہاد کے منکر ہیں۔ یہ جہاد کے مخالف ہیں۔ یہ جہاد کو نہیں مانتے۔ حالانکہ ہمارے اور ان کے طریقہ کار میں فرق ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کشمیر کے رہنے والوں کی جو ضرورت ہے۔ وہ پوری ہونی چاہئے۔ لیکن کیونکہ یہ اپنے چکروں میں ہیں۔

ہیں لیے اس طرف نہیں آتے۔ اور اوہر اوہر کی اڑانی شروع کر دیتے ہیں۔
 حوالے دیتے ہیں۔ جنگ بدر کے، جنگ احد کے، جنگ خندق اور جنگ تبوک
 اور ان تمام جنگوں کے حالات و واقعات کو مقبوضہ کشمیر کی جنگ سے
 جوڑتے اور ملاتے ہیں۔ نبھانے انہیں کیوں اللہ کا خوف نہیں آتا۔ نبھانے کیوں
 انہیں اللہ کی گرفت سے ڈر نہیں لگتا۔ اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ کی لڑائیاں
 اسلام اور قانون الہی کے نفاذ کی لڑائیاں تھیں۔ ان کا مقابلہ کشمیر سے کرنا۔
 انہیں کچھ تو اللہ کے عذاب سے ڈر جانا چاہئے۔۔۔۔۔

ایک صحابیؓ نے اللہ کے رسولؐ کو بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر بندھا ہوا پتھر
 دکھایا تو جواب میں اللہ کے رسولؐ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا۔ تو وہ پتھر بندھے
 ہوئے تھے۔

اور یہاں جو نوجوان ان کی تقریروں سے متاثر ہو کر وادی میں جاتے ہیں وہ تو
 وہاں برقی پھاڑوں اور سنگلاخ پھاڑوں میں مصائب اور تکالیف پر اللہ تعالیٰ سے
 بہترین اجر اور ثواب پائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ مگر ہونا تو چاہیے کہ قائدین
 حضرات بھی وہاں جا کر ان نوجوانوں سے زیادہ اور ذیل تکالیف برداشت کر کے
 اسوہ رسولؐ پر عمل پیرا ہونے کا ثبوت دیں۔ لیکن اس کے برعکس یہ مولوی
 صاحب ملتی صاحب اور پروفیسر صاحب آرام دہ گاڑیوں میں، شاندار عمارتوں
 میں، آسائش زندگی کے بہترین لوازمات، مشروب اور دوست بکروں اور بہترین
 کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس طرز عمل کو ہم کیا کہیں۔ آپ خود
 ہی فیصلہ کریں۔۔۔؟

ایک موقع پر سوال کیا گیا کہ کیا حافظ یحییٰ عزیٰ میر محمدی سردار قوم سے بھی
 نیوے جمہوری مشرک ہیں کہ ان کی شرعی امارت قبول نہیں۔ تو ذکی الرحمن
 صاحب نے کہا پاکستان دعوت کا میدان ہے اور کشمیر جہاد کا میدان ہے دعوت

کے میدان میں (جسورت کا ساتھ) یہ بات نہیں لیکن حملہ کے میدان میں بات ہے اس پر سوال کرنے والے نے کہا کہ اس سے اچھا جواب تو یہ ہے کہ دیوبندی دیتے ہیں کہ طریقت اور ہے اور شریعت اور ہے۔ اور بڑی عجیب بات ہے کہ اس فرقہ میں ہر عالم اور ہر کماڈر اپنا اپنا موقف الگ اور جدا رکھتا ہے اور جس کے جو منہ میں آتا ہے کہتا ہے اور ڈکی الرحمن صاحب کی بات سے انت بات اس وقت سامنے آئی جب امیر حمزہ نے پاسپان کی ۵ فروری کی ہڑتال کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا "کیا کوہا سے پار جسورت حلال ہے اور پاکستان میں حرام" بلکہ جرنیل فرقہ الدعوة پر و فیر نظرا قبل صاحب نے بذات خود نواز شریف کو ووٹ ڈالا۔ یونیورسٹی کے الیکشن ہوئے تو نظرا قبل صاحب ووٹ کاسٹ کرنے آئے اور مرکز الدعوة اسلام آباد کے دفتر میں جب پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب سے ووٹ ڈالنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرماتے گئے۔ برے آدمی کے مقابلے میں اچھے اور بہتر آدمی کو ووٹ ڈال دینا چاہئے۔ اور ایک موقع پر حافظ محمد سعید صاحب نے کہا تھا کہ انفرادی طور پر ووٹ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جماعتی طور پر الیکشن میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ یہ کوئی منطق ہے کہ بچی عزیز میر محمدی ووٹ کا کیس تو کافر اور یہ خود ووٹ ڈالیں یا ووٹ ڈالنے کا مشورہ دیں تو پکے سچے مسلمان۔

ایک کانفرنس میں ان کے راولپنڈی اسلام آباد کے ایک ذمہ دار آدمی نے بڑی شطہ بیانی دکھاتے ہوئے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بے نظری سے اتھلو کر رکھا ہے۔ انتہ کے رسولؐ نے یہودیوں سے معاہدے کیے ہیں۔ اور پھر بڑے کفر کے مقابلے میں چھوٹے کفر سے اتھلو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ بات اور یہ تصویر انہیں پاکستان میں نظر کیوں نہیں آتی۔ کہ بڑی برائی کے مقابلے میں چھوٹی برائی سے معاہدہ یا اتحاد کرنا کیوں

ہو گیا کہ جس کو بنیاد بنا کر اپنے شہری امیر حضرت مولانا یحییٰ عزیٰز میر محمدی
لگائے انہوں نے بعکوت کی۔ لیکن۔

۔ ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ۔

اور ایک بات ضرور ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا معاہدہ برابری کی بنیاد پر
ہوتا ہے یا محکوم اپنے آقا سے معاہدہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ حکومت کے
مقابلے میں آپ کی کیا حیثیت ہے کہ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے یہ
تعلیقات کر کے اپنی آخرت خراب کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت جب چاہے
ان کو روک دے کیا ان میں یہ جرات ہو گی کہ کیس نہیں ہم تو اب بھی
اپنے نوجوان ہارڈار کے پار بھیجیں گے۔

اس خیال است و عمل است جنوں

اگر ایسے ہی یہ اسلام کے مخلص جانثار اور فدا کار ہوتے یا جملہ کی وجہ
سے اسلام کے فتنہ کے شیدائی ہوتے تو ملا کٹھ کی شریعت کے فتنہ کی تحریک میں
ضرور جانیں قربان کرتے البتہ ان کے جیالے نے پٹری میں ایک الجھڑی
ساتھی کو گھونسنے مارنے کے بعد یہ ضرور کہا کہ لو تمہارا اعتراض ختم ہو گیا ہم
نے پاکستان میں جملہ شروع کر دیا ہے۔ اور یہ کہنا کہ اللہ کے رسولؐ نے
یہودیوں سے معاہدے کیے۔ تو اس وقت بھلا کمان کس کے پاس تھی۔ کمان اللہ
کے رسولؐ کے ہاتھ میں تھی۔ اور یہاں کمان کس کے پاس ہے۔؟

بڑی باریک ہیں داعی کی چالیں

لرز جاتا ہے آواز لڑاں سے

اس سوال کا جواب ان سے مانگیں۔ کیا اللہ کے رسولؐ نے کسی مشرک کے
زیر اثر اور تحت رہ کر جملہ کیا۔؟

کی صاحب کہتے ہیں۔ اللہ نے پوچھ لیا کیا کر کے آئے ہو۔۔۔؟

لیکن مکی صاحب اگر اللہ نے یہ پوچھ لیا کہ کیا کر آئے ہو۔۔۔ یا جو کہہ کر آئے تھے وہ کر کے بھی آئے ہو تو پھر۔۔۔۔۔؟

اور اللہ آپ سے ضرور یہ پوچھے گا کہ افراد پڑھانے "جوش دلانے" جذبہ پروان چڑھانے کے لیے دین میں غلو کیوں کیا۔۔۔ وہ مسئلہ جو قرآن و حدیث میں نہ تھا۔ وہ بیان کیوں کیا۔۔۔ تو پھر کیا جواب ہو گا۔۔۔۔۔؟

حاشیے پر نظر دوڑائیے۔ نت نئے نظریات و افکار پیش کرنے والے گروہوں پر فرقوں کا جائزہ لیجئے۔

تعلیمی جماعت	غلاف و امارت	تنظیم اسلامی
جماعت المسلمین	مہندہ۔ مہندہ	دعوت اسلامی
الہامی فرقہ	عذاب قبر	مکمل فرقہ
نماز پر جوڑ	عشق رسولؐ	بریلوی فرقہ
مسلم کھلواؤ		
جماد "جماد بس جماد"		

فرض کہ جس فرقہ "گروپ" اور تنظیم کے دل و دماغ میں جو بات بیٹھ گئی ہو نظریہ جڑ پکڑ گیا بس اس نے اسی کو اول و آخر سمجھ کر اپنی تمام توانائیاں اسی پر صرف کر رکھی ہیں اور اسی نظریے کی بنیاد پر دوسروں پر تلے بازی کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔

لوگوں کو "عموماً" اور اچھے شیوں کو خصوصاً "بے وقوف بنانے کے لیے ایک نام نہاد شرعی عدالت کا قیام محل میں لایا گیا۔ بھلا سوچئے۔۔۔ شرعی عدالت کسے کہتے ہیں۔ وہ عدالت کہ اگر حکم جاری کرے تو خلیفہ بھی "کر کسریے میں کھڑا ہو جائے۔ چور کے لیے حد جاری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ زانی کو سنگسار کیا جاسکے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت اور خون کے بدلے خون دلا سکے اور اسے کوئی چھیچ نہ کر سکے۔

مگر یہ کیسی عدالت ہے کہ اگر چور کے ہاتھ کٹوا دالے "زانی کو سنگسار کر

وے یا قتل کے بدلے قتل کی سزا پر عمل درآمد کرا دے تو عدالت سیل ہو جائے۔ اور رئیس القضاہ سمیت لیڈران مرکز الدعوة بھی گورنمنٹ آف پاکستان کے کانفرنسیں کے ذریعے آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیئے جائیں۔ یہ تو اس نام نہاد شرعی عدالت کی حالت زار ہے جبکہ ان کے رئیس القضاہ مفتی عبدالرحمان رحمانی کے کارنامے بھی پڑھ لیں۔

قاضی صاحب "جماعت الدعوة الاسلامیہ کے امیر بھی ہیں۔ کوئی ہے جو اس جماعت کا وجود ثابت کرے۔۔۔؟"

اور دعویٰ رئیس جامعہ اسلامیہ چیلز کانفرنسیں ملانے کا بھی ہے حالانکہ ملان میں اس نام کا کوئی ادارہ نہیں۔

اور مدیر جامعہ الرحمانیہ السراجیہ کا حال تو ہمارے علاوہ دیوبندیوں کے وفاق المدارس کا پورٹ بھی جانتا ہے جس نے ان کا فراڈ پکڑا اور ۵۰۰ روپے میں عہدہ فاضل کی سند عطا کرنے کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے۔

فرقہ دعوۃ والو۔۔۔ ذرا اپنے غیر شرعی قاضی کی حالت زار پر تو غور کرو۔ ویسے تو مفتی صاحب کی تقریبی اسٹار عبدالکیم تھانہ میں بھی موجود ہیں جہاں وہ ہر قسم کے کیسوں میں ملوث نظر آتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خالص قرآن و حدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم تو ہر وقت تیار ہیں۔ آئیں۔ ہمارے ساتھ ہاتھ کریں۔ ہماری تقریر اور تقریر میں ہمارے موقف اور نظریے میں کوئی لفظی ہے تو بتائیں ہم اپنی اصلاح کریں گے۔ لیکن دور سے منبر رسولؐ پر بیٹھ کر ہمیں ملحق ستم نہ بتائیں کافرانہ سنائیں "ناقص ایمان اور خناس کے فتوؤں کی بوچھاڑ نہ کریں۔ بہت سی طرازی

اور جھوٹے پروپیگنڈے کی بھرمار نہ کریں۔ اس طرح ان کی اپنی ہی آخرت جہا
و ہریا ہوگی۔ ہمارا کچھ نہ بگڑے گا۔

نوجوانوں سے خصوصاً اور تمام اہلحدیثوں سے عموماً درخواست ہے کہ آگے بڑھ کر
بدھیں اپنا فرض ادا کریں۔ اور ان کا عتاب کریں۔ تاکہ آلے والے خطرے کا
سبب نہ بن سکیں۔

وما علینا الا البلاغ

آپ کا بھائی

ابو عبد الرحمن ناصر رشید

ماہم نشر و اشاعت

ایم ایٹ یو تھ فورس راولپنڈی

مسک سے چ 38

ان کو مسک پر تقریر، تحریر، منظر و مناظرہ سے چ ہے۔ کیونکہ اللہ نے ان کو تو کبھی توفیق ہی نہ دی ہے کہ یہ جہاد کے علاوہ مسک پر منظر کریں۔
کیونکہ مسک الحمد للہ پر تقریر سے ان کے جواری (بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور دیگر جہاد قتلہ والے) ان سے روٹھ جائیں گے۔ اعتراض سے بچنے کے لیے شاید کبھی مسک پر یوں لیں۔

● اسی لیے ہمیں طعنا کہتے ہیں۔

تو مسک بیان کر "لا بریلوی سے رفیع الہدین پر۔ لا دیوبندی سے نقاں پر۔ لا بریلوی سے یہاں پر ہی لا۔ مناظرہ کو مسائل پر۔۔۔
■ اور ہم کہتے ہیں۔

مسک کو بیان کرنا اگر جرم ہے تو ہم یہ جرم کرتے رہیں گے۔ اس لیے کہ مسک کو بیان کرنا ہمارے نبیؐ کی سنت ہے۔ جو آپؐ نے سب سے پہلے اراک کی جس کے بارے میں رب تعالیٰ نے حکم دیا۔

فاصدع بها توہم (الحجرات ۶۳)

بلغ ما أنزل الیک من ربک (الماکہ آیت ۷۷)

اے نبیؐ بیان کر جس کا تجھے حکم ہوا۔۔۔ اے پہنچا جو تمہارے رب

نے تیری طرف نازل کیا۔ (وہ یہی اہل حدیث مسک ہی تو تھا۔)

اور اگر ہمیں بریلوی اور دیوبندی سے لڑنا برا لگتا ہے تو ہم کیا کریں۔ لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کے صدق ہمیں ان سے لڑائی اس لیے بری لگتی ہے کہ تم نے ان مشرکوں کو اپنی جہاد کانفرنسوں میں اپنی سنیچ پر بٹھا کر اور ان کو مجاہدین قرار دے کر اور ان کی تعظیم کے ساتھ اہتمام کر کے مسک الحمد للہ کی غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے۔

حلائق میں اتحاد اپنے ہم مسلک اہل بیتوں کی تنظیم کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ اس اتحاد سے توحید پرستوں کی قوت میں اضافہ ہو۔ مگر شاید آپ کے مقاصد تو کچھ اور ہیں؟ اسی لئے انہوں نے اتحاد نہیں کرتے اور پوچھتے ہوئے کہ پھر جہاد کہاں ہے۔

تو سنیں۔۔۔ آجکل جہاد کیس بھی نہیں ہو رہا۔ جب جہاد ہو گا تو اہلحدیث بھی اپنے نبیؐ کی سنت پر چلے گا۔ اور اسلام کے فقا کا علم بلند کرے گا۔ یاد رکھیے جہاد کتاب و سنت کے فقا کے لیے ہوتا ہے۔ افغانستان اور بوسنیا کی لڑائیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگیں اسلام کی جنگیں نہ تھیں۔ فقاانہ بوسنیا میں اسلام آیا اور نہ افغانستان میں مسلمانوں کا خون بہتا بند ہوا۔ یہ کیا جہاد افغانستان تھا کہ روس کے ٹٹل جانے کے بعد بھی مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔ کیا سب کو آمین کہلوا کر آزاد کروائیں گے۔

☆ جناب کی صاحب آمین کہہ کر تو ہم اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواتے ہیں۔ اور جب اسلام کے فقا کی لڑائی ہوئی تو ہم اسلام کے فقا کے لیے غلطے بھی جہاد کر کے آزاد کروائیں گے۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔

کہ آپ نے عورت کو اپنا وزیراعظم بنا کر آمین کہہ دی۔

● تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کی صاحب عورت کو وزیراعظم آپ جیسے

لوگوں نے بنایا ہے۔ جو اس کے تحت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ بنیاد پرستوں کو مودا

رہے ہیں۔ ان سے خذرانے وصول کر رہے ہیں اور اسی لیے اپنے مجلہ الدعویٰ

کے شمارے میں لکھتے ہیں۔

”حکومت کا بے لاکھ تھاپہ۔ تو اسی بالحق کے نبوی انداز میں حکمرانوں کو
کرسی چھوڑنے کا نہ کہا جائے۔ بلکہ ان کو یہ نصیحت کر کے انہی سے کام لیا
جائے“ (شمارہ نمبر ۱۰۴۵)

یعنی بے نظیر کو پہلے سزا نہیں دے۔ ہر اہل ایمان کو سزا نہیں دے۔ اور پھر
اس سے عی دین کا کام نہیں لے۔ ”ایں خیال است محل است جنوں۔“
کبھی سوچا ہے آپ نے کہ یہ بہتان کس پر باندھا ہے آپ لوگوں نے۔ اللہ
کے رسولؐ پر۔ اللہ کے رسولؐ نے کبھی عورت کی عکرائی کو جائز قرار نہیں دیا
۔ اور نہ اس کی آپ جیسے انداز میں اصلاح کی بات ہے۔ دراصل مسئلہ آپ کا
اپنا ہے۔ عورت کی عکرائی کی خوشامد آپ نے کی ہے۔ کیونکہ آپ کی تمام
سرگرمیوں کی جان اس کی ایک انگلی کے اشارے میں ہے۔
کچھ تو اللہ سے ڈریے۔ کہ ہم سب نے اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر جواب
دینا ہے۔

مکی صاحب آپ کو تہمین اور رفع الیدین سے جڑ ہے۔ اس لیے آپ کو وہ
اعلامیت بھی بھول گئیں۔ جو رفع الیدین کی ہیں۔ اسی لیے آپ فرماتے ہیں
۔ ابو حمید سلیمی کی وہ حدیث جس کے الفاظ یوں ہیں۔

الاصلی بکم صلاة رسول اللہ فصلی۔

جناب مکی صاحب یہ الفاظ تو ابن مسعودؓ کی حدیث کے ہیں جو رفع الیدین نہ
کرنے کی ضعیف حدیث ہے۔

● اور دوسری طرف مفتی عبدالرحمن رحمائی صاحب نماز کی اہمیت کو گھٹاتے
ہوئے فرماتے ہیں۔

”ایک مثل بھی اسلام کی تاریخ میں عہد نبوت میں ایسی نہیں ملے گی۔ کہ
اللہ کے رسولؐ نے نماز کو مقدم رکھا ہو۔ مگر جلد کو لیٹ کیا ہو۔ اور فرمایا ہو

کہ نماز پڑھیں گے پھر جہاد کریں گے۔ نہ کتاب میں نہ سنت میں نہ مغازی میں
 - ایسی ایک سے زائد مثالیں موجود ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے غزوہ احزاب
 میں جہاد کی خاطر ایک سے زیادہ نمازیں قضا فرمائیں۔

ملاء اللہ قبور المشرکین و الکافرین او بیوتہم من النار

انہوں نے ہماری نماز مضامح کر دی۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ کہ نماز قضا ہو سکتی ہے جہاد کی قضا نہیں۔

■ مفتی صاحب ذرا اپنے انداز بیاں پر غور فرمائیے۔

کیا اللہ کے رسولؐ نے عصر کی نماز جہاد کی خاطر قضا کی تھی یا کافروں نے
 نہ منے نہیں دی تھی۔ ورنہ اللہ کے رسولؐ کو ان کے بارے میں بدعا کرنے کی
 کیا ضرورت تھی۔

اور مفتی صاحب آپ کو تو کتاب و سنت اور مغازی میں ایک مثل بھی ایسی نہ
 مل سکی کہ نماز کو مؤخر کرو۔ اور اپنے خود سناٹہ مسئلہ کو سیدھا کرنے کے لئے
 آپ نے حدیث رسولؐ کا لحاظ بھی نہ کیا اور اسے اپنی مرضی کے مطابق مہوم کی
 خاک کی طرح موڑ کر اپنا مطلب پورا کر لیا اور لوگوں کی داد سمیٹ کر یہ جان لیا
 کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ کیا آپ کو اللہ کی گرفت بھول گئی ہے۔
 اور کیا صحیح بخاری شریف کی وہ حدیث مبارکہ بھی بھول گئے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد کرو یا نہ کرو جنت میں جاؤ گے۔؟

محترم مفتی صاحب کیا آپ بھی ایسی کوئی مثل پیش کر سکتے ہیں کہ نماز پڑھو یا نہ
 جہاد جنت میں جاؤ گے۔

اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیجئے۔ کہ نبیؐ نے غزوہ احزاب میں جہاد کی خاطر
 نمازیں قضا کی تھیں۔ بلکہ کافروں نے نمازیں پڑھنے نہیں دیں تھیں۔

اور مفتی صاحب - اپنی اس بات کو قرآن و حدیث سے ثابت کیجئے کہ نماز تو ہو سکتی ہے جہاد کی قضا نہیں۔؟

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔

”ہمارا دعویٰ اتباع سنت کا اتنا ہی ناقص ہے جتنا کسی مقلد مبتدع کا۔

■ کی صاحب اگر اس سے مراد آپ کی اپنی ذات ہے تو۔۔۔۔۔؟

واقعی بجا ہے۔ کیونکہ آپ کو رفع الیدین اور آمین سے چڑ ہے۔ جو کسی سنت کے شایان شان نہیں۔ اور اگر اس سے مراد آپ کے نولے کو نکل کر باقی جماعت الہمدیث ہے۔ تو یہ آپ کی خام خیالی ہے۔ بلکہ آپ کا یہ دعویٰ ناقص ہے۔ جماعت الہمدیث نبی کی اتباع کرتے ہیں۔ اسی لیے انہیں اپنے ہم عصروں سے چڑ نہیں۔ اور جماعت الہمدیث اس جہاد میں بھی حصہ لینے کے لیے تیار ہے جس سے اسلام کی سرحدیں دفاع اور کفر کا خاتمہ ہو سکے اور اگر کوئی جہاد میں حصہ نہ بھی لے تو اسے اللہ کے رسولؐ نے اجازت دی ہے کہ ”تو جہاد کر یا نہ کر“ لہذا یہ اتباع کامل ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

اللہ کہتا ہے تہو قتل کر۔ میں کہتا ہوں میں نمازوں تک آؤں گا۔

الیدین تک آؤں گا۔ آمین تک۔۔۔۔۔ آگے نہیں۔۔۔۔۔

■ جناب کی صاحب۔۔۔ قتل و جہاد کا حکم تو آپ تب دیں۔ کہ جب جہاد

شروع ہو۔ ابھی تو جہاد شروع نہیں ہوا۔ اور اگر یہ اصل جہاد شروع بھی

جائے۔ تب بھی ایک شخص اس میں شرکت نہ کرے تو بھی اس پر کوئی گناہ

نہیں۔ جیسا کہ بخاری کی اس حدیث میں آتا ہے کہ جہاد کرے یا نہ کرے۔

جنت میں جائے گا۔ ہاں مخصوص حالات میں یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے جہاد

فرض عین ہو جائے تو پھر آپ کے کہے بغیر ہر مسلمان کو قتل میں حصہ لینا

۴۔ اور اس کے لئے آپ کو یہ کانفرنس کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی۔

لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا محترم کی صاحب۔۔۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

قتل عمل صرف نماز روزہ حج زکوٰۃ۔۔۔

☆ کی صاحب۔ آپ انیس قتل عمل قرار دیتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ

وسلم اس کو جنت میں جانے کی سند قرار دے رہے ہیں۔ یہ ارکان اسلام ہیں

قتل عمل نہیں اور یہ چاروں عمل جہاد سے کہیں بڑھ کر فضیلت والے ہیں

اور فرض بھی ہیں اور جہاد ان چاروں عملوں سے کہیں کم تر ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔

جہاد کرنے کا آخری محدود تصور اب یہ بن گیا ہے کہ مناعہ کو مسائل پر

اور قتل کب کرو۔ جب تمہاری خاص مسجد پر حملہ ہو جائے۔

■ کی صاحب یہ محدود تصور جو آپ نے پیش کیا ہے۔ آپ کا خیالی پلاؤ ہے۔

جس میں خیالی دسکائی کی ہستات ہے۔ یہ نظریہ کسی کا بھی نہیں۔ ہاں مسائل

پر مناعہ کرنا انبیاء عظیم السلام اور علماء امت کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ ابن تیمیہ

فرماتے ہیں۔ کہ جس عالم نے مناعہ سے باطل گروہوں پر حق واضح نہیں کیا

۔ اس نے حق ادا ہی نہیں کیا۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں۔

میرے اہلحدیث مولوی میرے بھائی بتاؤ۔ تمہارے پاس آج اسلام کو غالب

کرنے کا نقشہ کیا ہے۔ حکمت عملی کیا ہے۔ طریق کار کیا ہے۔ جس پر تم اس

حدیث کے ساتھ یا بحث کے ساتھ مناعہ کے ساتھ یا خالی آمین کے ساتھ

■ مکی صاحب ہم ابجدیث ہیں۔ ہمارے پاس اسلام کو غالب کرنے کا وہی
 بخت موجود ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ جب تبلیغ
 کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط زمین مل گیا جس میں آپ کو
 قتل حاصل ہو گیا اب آپ ذرا یہ تو بتائیے کیا اللہ کے رسولؐ کو مدینہ منورہ کا
 خط قتل سے حاصل ہوا تھا۔ یا اللہ نے تبلیغ کے ثمرات کی بنا پر عطا کیا تھا۔
 اس کا جواب شاید آپ کے پاس نہ ہو۔ اور جب اللہ کے رسولؐ کے پاس ایک
 معقول تعداد مسلمانوں کی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد کی اجازت اور حکم
 دے دیا۔ آہستہ آہستہ اسلام پھیلتا چلا گیا۔ ہمارے لیے بھی اللہ تعالیٰ ایسے
 حالات مہیا کرے گا۔ تو ہم بھی نئی نئی کھنڈ قدم پر چلتے ہوئے قتل شروع
 کریں گے اور پوری دنیا پر اسلام کے غدار کے لیے اپنی جانیں پیش کریں گے۔
 آپ کی طرح نہیں کہ عام اسلام اسلام کا لے کر فرزند ان اسلام کی جانوں کا
 نذرانہ اپنے اور حکومتوں کے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور اس
 کی سب سے بڑی مثال موجودہ دور کی افغانستان اور یوگنڈا کی جنگ ہے۔
 اب اگر کوئی ہم سے یہ سوال کرے کہ اس وقت تک آپ کیا کریں گے تو ہمارا
 جواب یہ ہے کہ اس وقت تک ہم جہاد اکبر کریں گے۔ ہم وہی کام کریں گے
 جو رسول اکرمؐ نے کیا۔ یعنی تبلیغ دین۔ اور تبلیغ کے دوران آپؐ نے بحث
 بھی کی، مناظرے بھی کیے۔ اور آمین بھی کہی۔ معلوم نہیں آپ کو ان مسائل
 سے کیا چڑ ہے ہمیں تو آپ کی ان باتوں سے آپ کے ابجدیث ہونے پر شک
 ہونے لگتا ہے کیونکہ ابجدیث کو ان مسائل سے نفرت نہیں محبت ہوتی ہے۔

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔

بس ہم کہتے ہیں کہ میری یہ مسجد میرا یہ مدرسہ میرا یہ عقیدہ کے خلاف بولنا

۴۵
 'بدعت کے خلاف بولنا بہت بڑا جہاد ہے۔ افضل الجہاد کلمۃ حق
 عند سلطان جائز۔ ظالم کے سامنے فکر حق کہہ دیا اور گھر کو آگے
 اچھا تو پھر یہ تیر 'کھوار' نیزہ 'صحابہ کرام کی شاد تمیں' فرزوات 'اللہ کے رسول'
 زخمی ہونا 'خون بہنا' یہ کہاں ہے۔ کوئی پڑھتا ہے۔ جاهد ہم بہ جہاداً
 کبیرا۔ بحث کرو 'مناظرہ کرو' جہاد کرو یہ جہاد کبیرہ ہے۔ اچھا اللہ کے رسول
 نے کبیرہ کیا تھا یا صغیر۔

■ پتہ نہیں کی صاحب آپ کو مسجد مدرسے سے کیوں چڑ ہے۔ تحفہ اور
 بدعت کے خلاف بولنا آپ کو کیوں اچھا نہیں لگتا۔ اسی لیے آپ بڑے عجیب
 انداز میں فن کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جناب شرک و بدعات و خرافات کے خلاف
 بولنا واقعی بہت بڑا جہاد ہے اور میں جہاد اکبر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ
 انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ ہو تو کافروں
 اور بد بختوں کے ساتھ ساتھ مسلمان اور قسمت والے بھی ڈوب جاتے ہیں۔
 آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ رب کا عذاب آ جاتا ہے۔ اسی لیے
 حکمران ہو یا عامی ان کی اصلاح کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض
 ہے۔ باقی آپ کا یہ پوچھنا کہ آپ نے کون سا جہاد کیا تھا۔ تو ہمارا جواب یہ ہے
 کہ دونوں کئے تھے۔ اکبر بھی اور صغیر بھی۔ آپ ایک کے منکر ہیں اور ہم
 دونوں کو مانتے ہیں۔ لیکن جب جہاد شروع ہو تو — غلطی کے حصول 'اقتدار کی
 کھینچا تانی اور حکومتوں کے مداخلات کی جنگ نہ ہو۔ اور یہ حوصلہ تو آپ لوگوں
 کا ہی ہے کہ حکموں کی رس کشی کو اسلام کی لڑائی قرار دے کر دین پرستوں کو
 تریاں کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ آپ نے اللہ کے
 حضور پیش ہو کر اس کا جواب بھی دینا اور وہاں آپ کا جوش خطابت نہ چل سکے

بک

● مکی صاحب فرماتے ہیں اللہ نے جو جنت چنی یہ تقریر کے بدلے میں۔
 ہماری کتاب لکھنے کے بدلے میں دی۔ جملہ نے USSR کو توڑ دیا۔ کوئی تھا اس کو
 توڑنے والا آپ کی سیرت کانفرنس توڑ سکتی تھی اس کو —

■ جناب اگر آپ کی بات مان لی جائے کہ جنت تقریر اور کتاب لکھنے پر نہیں
 ملتی۔ صرف جہاد کرنے پر ملتی ہے تو براہ مہربانی یہ بتائیے کہ وہ صحابہ جو مکہ میں
 ہی فوت ہو گئے۔ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ آپ کے خود ساختہ کلیہ
 کے تحت تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے جہاد نہیں کیا — مکی
 صاحب کیا ہو گیا ہے آپ کی عقل کو کیا دیمک چاٹ گئی ہے؟ آپ کہتے ہیں
 جہاد نے USSR کو توڑ دیا۔ میں کہتا ہوں یہ بھوٹ ہے۔ امریکہ USSR کو توڑنے والے
 کا سبب بنا۔ لڑنے والے افغان مل گئے۔ جن میں اکثریت بے نمازوں اور قبر
 پرستوں کی تھی۔ ان کو مجاہد کہنا ہی زیادتی ہے۔ امریکہ نے اسلحہ دیا اور یہ
 افغان لڑے۔ اور USSR ٹوٹ گیا اور امریکہ اکیلا دنیا میں چودہویں بن گیا۔ یہ
 بیشہ جب آپ کو حافظ عبد اللہ بھلہ پوری نے دکھایا تھا کہ یہ جہاد نہیں۔ امریکہ
 اور روس کی لڑائی ہے تو آپ لوگوں نے ان کو کمیونسٹ نظریات رکھنے والے
 انسان کا خطاب دیا تھا اور یہ خطاب دینے والا کوئی عام آدمی نہیں۔ لشکر طیبہ
 امیر تھا اور جس کی موجودگی میں دیا گیا وہ مرکز الدعوة الاسلامیہ کا امیر کسی کی زبان
 سے آف تک نہ نکلا۔ یہ اپنے وقت کے بہت بڑے مجتہد و عالم دین، تاریخ ساز
 شخصیت کے ساتھ تم لوگوں نے سلوک کیا۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ اور مکی
 صاحب آپ کا یہ کہنا کہ جہاد نے USSR کو توڑ دیا کوئی تھا اس کو توڑنے والا۔
 آپ کی سیرت کانفرنس توڑ سکتی تھی اس کو —

تو مکی صاحب USSR کو امریکی اسلحہ (سٹننگر میزائل وغیرہ) نے توڑا۔ اسلحہ
 امریکی تھا اور پلانے والوں کی اکثریت مشرکین کی تھی۔ قبر پرستوں اور بے

ملاؤں کے اس عمل کو جملہ کتا اور آن کو مجاہدین قرار دینا ہے عقلی ہے۔ یہ
 آپ دین قوتوں کی جنگ تھی۔ ایک ہے دین ہار گیا اور وہ سراجیت گیا۔ اور یہ
 والے میں ہوتا ہی ہے۔ اور اگر آپ کے بقول وہ جملہ تھا اور لڑنے والے
 مجاہدین تھے تو وہی مجاہدین اب کون سے USSR کے خلاف برسرِ کار ہیں کہ ہر
 لڑنے والے سورج کو سینکڑوں مسلمانوں کے خون کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور
 یہ عمل کی کمزور سی حکومت نے ان سے منجھالی جا رہی ہے اور نہ ہی نوٹے کا نام
 لے رہی ہے۔ اور علمائے اہلحدیث آج سے پہلے جشن میلاد کانفرنسوں پر منعکس
 کرتے تھے۔ ہمیں یاد نہیں کہ کسی نے سیرت کانفرنس کو اپنے تہہ ستم کا نشانہ
 بنایا ہو۔ اور آپ کے اس طرز عمل کی وجہ تو یہ نظر آتی ہے کہ سیرت کانفرنس
 ہمیں مسلک کی تبلیغ ہوتی ہے اور اس تبلیغ سے آپ کے بتائے ہوئے نام نماز
 مجاہدین کے عقائد پر زور پڑتی ہے۔ اس لیے وہ آپ کو بری لگتی ہیں۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔ کیا معنی ہے "منصورہ" کے۔ صرف امام ابو حنیفہ
 کے خلاف بولوں یہ "منصر" ہے صرف تقلید کے خلاف بولوں یہ "منصر" ہے۔ خال
 میں بدعات کے خلاف بولوں یہ مسلک ہے۔ اہلحدیث۔ میرا مسلک سمجھو۔
 مکی صاحب امام ابو حنیفہ کے خلاف بولنا یہ واقعی "منصر" نہیں لیکن علماء کی
 ان واڑھیاں پھاڑنا۔ ان کو ہندو اور کیونٹ بنانا ان کو مشرک قرار دینا مسلمانوں کو
 مانعِ امن اور ناقص الایمان والا بنانا یہ آپ کا اور آپ کے نولے کا مسلک ہے۔
 مکی جس کو ہم نے سمجھ لیا ہے۔ اسی لیے ہم آپ سے خطر ہیں۔ ہاں تقلید اور
 بدعات کے خلاف بولنا بھی "منصر" ہے اور جب جملہ کا وقت آئے تو جہاد کرنا بھی
 "منصر" ہے۔ یہ تو آپ ہیں جو "افتومنون بعض الکتاب و
 نکفرون ببعض" جو بعض باتوں کو مانتے ہیں اور جنہوں کا انکار کرتے
 ہیں۔ اور جملہ جہاد کی رٹ لگا کر آپ عوام الناس کو ترغیب دلاتے ہیں۔ "ہر

ایک نکلے "آپ خود جہاد کے لئے کیوں نہیں نکلتے۔ آپ کے بھائی عزیز رشتہ دار
 "ہر ایک نکلے" کے ترانہ میں کیوں نہیں نکلتے۔ "لم تقولون ما
 تفعلون" وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔ محترم مکی صاحب! آپ
 کے رسولؐ جہاد کے دوران اگلی صف میں ہوا کرتے تھے۔ اور آپ ہیں کہ
 صرف تقریروں پر گزارہ کر کے سمجھ رہے ہیں کہ حق ادا کر دیا۔۔۔ حق تو جہاد
 دے کر بھی ادا نہیں ہوتا۔ اور آپ گھر بیٹھے اس غلط فہمی اور خوش فہمی میں
 جکڑے ہیں۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جب علم سے فہم سے عبادت سے اسلام سے دین کے
 اندر سے جہاد کو سمجھ کر دور کر دیا گیا پیچھے بھٹنا ذخیرہ بچا وہ سارے کا سارا
 تصوف کا وہ سارے کا سارا ایسا بزدلی کا ذخیرہ رہ گیا۔

■ مکی صاحب یہ آپ کا فتویٰ نبی اکرم ﷺ پر پڑتا ہے۔ نبی اکرم
 ﷺ نے یہ کہہ کر کہ جہاد کرے یا نہ کرے اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ
 وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ جہاد کو ارکان اسلام سے علیحدہ کر دیا۔ جہاد
 صرف جنت میں بلند درجے حاصل کرنے کا ذریعہ رہ گیا ورنہ جنت صرف ارکان
 اسلام سے مل جاتی ہے۔ آپ اس کو تصوف اور بزدلی کا ذخیرہ کہتے ہیں اور نبی
 اکرم ﷺ اس کو اسلام دین اور جنت میں جانے کا راستہ قرار دیتے
 ہیں۔ اس کو جنتی قرار دیا۔ کامیاب قرار دیا جس نے ارکان اسلام پر عمل
 کیا۔۔۔ ذرا غور کریں۔ آپ نے درحقیقت کس عظیم ہستی پر وار کیا ہے۔ کیا
 آپ اللہ کے غضب سے بے خوف ہو گئے ہیں۔

● ان کے ایک مفتی صاحب فرماتے ہیں

ہم مکی اور مدنی کی تفریق نماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لیے کیوں نہیں کرتے صرف جہاد

کے لیے کیوں کرتے ہیں۔

■ ملتی صاحب اس لیے کہ ارکان اسلام پر عمل کرنے کے لیے سب یکجہ اور
موجود ہے اور وہ فرض عین ہیں اور جہاد کے لیے نہ دینے کی طرح سر زمین اور
نہ وہ معقول تعداد لکڑا ہمیں یہ تقسیم کرنی پڑتی ہے۔ جیسے نماز کے لیے مساجد
ہیں۔ زکوٰۃ دینے کے لیے فقراء موجود ہیں۔ جب دینے والے حالات موجود ہوں
گے تو جہاد بھی شروع کریں گے۔ اور پھر وہ جہاد آپ لوگوں کی طرح کا طفیلی اور
لا سہوں کے رحم و کرم کا محتاج نہ ہوگا۔ بلکہ اس جہاد کی بدولت اسلام پھیلے
گا اسلام پانڈ ہوگا۔ قالون الی پانڈ ہوگا۔ (انشاء اللہ)



فرض عین

● مفتی عبدالرحمن صاحب فرماتے ہیں۔ جنس جہاد مسلمانوں کے ہر فرد پر ہر وقت فرض عین ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ اگر یہ کفایہ ہوتا تو کچھ لوگوں کے خروج سے اور جہاد کی طرف نکل جانے سے باقیوں کا بوجھ اور فریضہ اتر جاتا۔ اور وہ بھی سبکدوش ہو جاتے۔ تو فرزدہ جو کہ میں پیچھے رہنے والے غلغلیوں پر اللہ کا عتاب اور اس کی ناراضگی نازل ہوئی۔ اس لئے کہ کچھ لوگ تو اپنی گمراہی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وجہ ہے کہ تم پیچھے رہ گئے ہو۔ کیا تم کو اپنی جانیں اللہ کے رسولؐ کی جان سے زیادہ پیاری ہیں۔

■ محترم مفتی عبدالرحمن صاحب یہی بات تو ہم آپ سے آپ کے سرکردہ لیڈر ساتھیوں سے کہتے ہیں۔۔۔ کہ کیا تم کو اپنی جانیں اللہ کے رسولؐ کی جان سے زیادہ پیاری ہیں۔؟

نرم و گداز بستوں کو چھوڑ دیجئے۔۔۔ اپنی ہی پیش کردہ بات پر عمل کرتے ہوئے آپ سب مقبوضہ وادی میں پہنچ جائیے۔ اے کاش وہ دن کب آئے گا۔۔۔؟ اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جہاد تو فرزدہ جو کہ کے موقع پر بھی فرض عین ہے۔ چونکہ رسول ﷺ کا حکم فرض عین تھا۔ لہذا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم فرض عین مان لیجئے یا حکم کی وجہ سے جہاد کو فرض عین مان لیجئے یہ موقع خاص تھا ورنہ نبی اکرم ﷺ جنگوں میں سے 27 جنگوں میں شرکت کرتے ہیں اور 50 میں غلغلیوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں لہذا مفتی صاحب کا کہنا غلط ہوا کہ ہر وقت ہر فرد پر جنگ کے میدان کی طرف خروج فرض ہے۔

● عبدالرحمن کی صاحب فرماتے ہیں۔ جہاد فرض عین ہے۔ مہین باب ہندے لگ گئے کہ جب ضرورت نہ ہو فرض عین نہ ہو فرض کفایہ عین جائے تو

ابا آپ کی خدمت کیا کرو۔

■ مکی صاحب "دروغ کو حائفہ ناشد" پہلے آپ یہ کہتے تھے کہ فرض عین اور کفایہ کی کوئی تقسیم نہیں پھر آپ نے کہا کہ جملہ فرض عین ہی ہے اب خود بخود ہی سے اتر گئے کہ جب جملہ فرض کفایہ بن جائے۔ جناب کہیں آپ سوتے جاگتے میں منگلو تو نہیں کرتے کہ بھی کچھ فرما دیتے ہیں کبھی کچھ۔

● پروفیسر حفتر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔ جملہ ویسے ہی فرض ہے جیسے نماز، روزہ، حج و عقیقہ۔

■ حفتر صاحب نماز روزہ حج تو ارکان اسلام میں ہیں اور یہ واقعی فرض ہیں لہذا ان کو فرض ہی اکرم نے قرار دیا لیکن کیا جملہ کو ہی اکرم نے فرض عین قرار دیا۔ نہیں بلکہ آپ نے فرمایا جملہ کو یا نہ کرو تم جنتی ہو (بخاری)

● حائفہ عبدالسلام بھٹوی صاحب فرماتے ہیں۔ فرض کفایہ ہے مگر فرض عین ہو جاتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ والدین سے اجازت اس وقت ضروری ہے جب جملہ فرض کفایہ ہو اگر جملہ فرض عین ہو جائے تو قرآن و سنت کے مطابق والدین کی اجازت لینا ضروری نہیں۔

■ اب دعوت والوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ آپ کا کونسا موقف تسلیم کریں وہ جو محترم حائفہ عبدالسلام بھٹوی صاحب بیان کر رہے ہیں یا جو پروفیسر حضرات اور مفتی حضرات بیان کرتے ہیں۔

● مفتی عبدالرحمان رحمانی صاحب فرماتے ہیں۔

آئمہ اسلام نے ہلا جملہ قرآن و سنت کی اس بات کو مسلمانوں کے سامنے رکھا ہے کہ جملہ کوئی ایسی عہدیت نہیں ہے جسے وہ چار آدمی یا ایک آدمی نظر یا ایک ٹولہ گروہ ادا کرے تو باقی سبکدوش ہو جائیں گے باقی بری الذمہ ہو جائیں گے باقی پوری امت قاصر ہے

■ مفتی صاحب اٹکا جھوٹ بولا جتنا **مکرم** ہو سکے اجتماع فرض میں پر نہیں ہے بلکہ اس کا اجتماع اس بات پر ہے کہ جہاد فرض کفار ہے۔ (تفصیل کیلئے مولف کی کتاب "جہاد" کا مطالعہ کریں)

● مفتی عبدالرحمان صاحب فرماتے ہیں

بھائیو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جتنے احکام دیئے ہیں احکامات عام ہیں اور مطلق ہیں ان میں کسی نالانہ کی کسی وقت کی کسی شخصیت کی کسی عہد کی کسی ترکیب کی کوئی شرط اور قید موجود نہیں بلکہ حکم ہے **انفروا فی سبیل اللہ** اور نہ ٹٹکنے کی صورت میں وعید شدید ہے **الا تنفروا یعذبکم عذاباً ایماً** اگر نہ نکلو گے تو اللہ دردناک عذاب دے گا۔

■ مفتی صاحب کم از کم عالم کی یہ شان نہیں ہونی چاہئے کہ وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے کیا ہر جہاد میں نہ ٹٹکنے کی صورت میں وعید شدید ہے اور دردناک عذاب ہے یا یہ خاص ہے کہ جب خلیفہ ہر ایک کو حکم دے۔ نفیر عام ہو اور اگر ایسا نہیں تو نبی اکرمؐ 87 جنگوں میں سے صرف 27 جنگوں میں شرکت کیوں کرتے ہیں 80 میں شرکت کیوں نہیں کرتے کیا اللہ کے رسولؐ کو حکم نہیں تھا کہ جہاد کے احکامات عام ہیں مطلق ہیں نہ ٹٹکنے کی صورت میں وعید شدید اور دردناک عذاب ہے

مفتی صاحب آپ تو ایسا نکتہ بیان کر رہے ہیں جس کا علم خود رسول اکرمؐ کو بھی نہ تھا حالانکہ شریعت ان پر نازل ہوئی نہ کہ آپ پر۔

● مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ جہاد جس پر کبھی بھی قرون اولیٰ میں دو راہیں نہیں ہوئی تھیں۔ جہاد جس پر مسلمان صدیوں تک متفق رہے تھے آج اس عظیم سنت پر عظیم فریضہ پر وہ نہیں دس آراء ہیں۔

■ مکی صاحب جہاد پر مسلمانوں کی واقعی کبھی دو رائے نہیں ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو پوری محنت اور کوشش کے باوجود ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا۔ جس میں جہاد کو فرض عین قرار دیا گیا ہو الا یہ کہ جب نئی یا خلیفہ "نظیر عام" یعنی سب کو دانتھنے کا حکم دے دے۔ یا ملک پر حملہ ہو جائے۔ لیکن آج واقعی دس آراء ہیں۔ اور وہ آپ کے گروہ کے بیٹوں کی ہیں۔ کوئی فرض عین کہتا ہے۔ اور کوئی فرض کہتا ہے۔ اور کوئی کچھ اور۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں کفر کا خاتمہ ہماری ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو اللہ کے رسولؐ نے سب سے پہلے ادا کیا جس کام کو میرے نئے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔

■ مکی صاحب کفر کا خاتمہ واقعی ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا کر رہے ہیں۔ تقریر سے "تحریر سے" اور لب تکوار کا وقت آیا۔ اس وقت بھی ہم انشاء اللہ یہ ذمہ داری ضرور ادا کریں گے۔ لیکن آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ کے رسولؐ نے سب سے پہلے قتال کیا۔ غلط ہے۔ آپؐ نے سب سے پہلے لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ تبلیغ کی۔ جس سے آپؐ لوگوں کو چڑھے اور جس کی آپؐ کو توفیق نہیں ہوئی۔

لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ بقول آپؐ کے اگر اللہ کے رسولؐ نے سب سے پہلے قتال کیا تو آپؐ یہ کہنے کے باوجود کہ جس کام کو میرے نئے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔ مگر آپؐ اسے انجام کیوں نہیں دیتے۔ کشمیر کی پہاڑیاں آپؐ کا انتظار کر رہی ہیں۔ آپؐ کے وہاں نہ جانے کو ہم کیا سمجھیں۔؟

اور آپؐ کے اسی قول کو کہ جس کام کو میرے نئے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔ آپؐ کے لیے کم علی تو کتنا انصاف نہیں البتہ ہٹ دھرمی کتنا صحیح

ہے۔ اور اگر آپ کا یہی قانون تسلیم کر لیا جائے تو نقل روزے، نقل نماز وغیرہ سب فرض ہو جائیں گے۔ اور آپ بڑی مشکل میں پھنس جائیں گے۔
 بھائی تو آپ سے یہی درخواست ہے کہ سوچ سمجھ کر بولا کریں۔
 کہیں۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جمہور ملت اسلامیہ پر آج کے حالات میں فرض عین ہے اور اس پر اولہ بہت ہیں۔ ملت اسلامیہ کی ترقی کے لئے رفعت کے لئے اس کے بچاؤ کے لئے دفاع کے لئے اس کی مسجدیں حرمیں آبدائیں عزتیں۔

■ کی صاحب ”ہاتھ نکلن کو آر سی کیا“۔۔۔۔۔ اگر آپ سچے ہیں آپ کا موقف اور نظریہ درست ہے کہ جمہور ملت اسلامیہ پر آج کے حالات میں فرض عین ہے اور بقول آپ کے فرض عین کے اولہ بہت ہیں۔ ہم بہت سارے آپ کو معاف کرتے ہیں۔ صرف ایک دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر بہت ہے تو پیش کیجئے ہم ٹھکر ہیں بلکہ چشم برآہ ہیں۔ کہ کب آپ تشریف لاتے ہیں اور امت مسلمہ کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً اس مسئلہ پر مطمئن کرتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر اللہ وہ دن نبھائے کب لائے گا۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

جماد النہوان پر ہر صبح الجب پر فرض عین ہے۔

■ کی صاحب کیا آپ کے گروہ میں صرف چند سو جوان صبح الجب ہیں جو عملی طور پر قتل میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور کیا باقی جو لٹائشی وردیاں ہیں کر ریا کاریوں کے لالہ بنے تماشائے دنیا بنے ہوئے ہیں۔ بٹے کٹے ہیں۔ جو امن و امان دست ہیں صبح الجب ہیں۔ اور آپ سمیت جو قتل کے لیے نہیں نکلتے۔ کیا آپ کسی پر انگلی رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ مسئول بیمار لکڑا ہے۔ یہ امیر

مخدور ہے۔ یہ لولا ہے یہ اندھا چنڈی صاحب کیوں اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں کہتے کہتے ہیں کہتے کہتے ہیں۔ کیا جملہ آپ اور آپ کے گروہ کے سرکردہ افراد پر فرض عین نہیں۔ اور بتول آپ کے فرض عین ہے تو پھر مقبوضہ داری میں جاتے کیوں نہیں۔ ملازمتیں۔ تجارتیں۔ دکانیں کھولیں۔ کوٹھیاں۔ ان کو محبوب ہیں۔ پھر آپ دوسروں کو کیسے کہہ سکتے ہیں پہلے خود ایک کام انجام دیں پھر دوسروں کو ترفیع دلائیں۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

وہ بھی کہہ دے جملہ نہ کر سکے اور میرا مولوی بھی کہہ دے جملہ فرض عین نہیں۔

■ کی صاحب امریکہ دوس اور کافر بھی یہ نہیں کہتے کہ جملہ فرض عین نہیں۔ ان بچادوں کو ان مسائل کا کیا علم۔ ہیں علماء اسلام سے پوچھا جائے گا کہ جملہ فرض عین ہے یا نہیں۔ علماء اسلام نے جملہ کو فرض کفایہ قرار دیا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ الا یہ کہ خلیفہ حکم دے فلیرعالم کا یا ملک پر حملہ ہو جائے۔ اور آپ ہیں کہ علماء کے قول کو کافروں سے مطابقت دے کر ان کو کافروں کی صف میں بٹھانے پر تے ہوئے ہیں۔ کی صاحب ہمیں آپ کی حالت زار پر ترس آتا ہے؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ میں نکوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ ہم کہیں فرض عین تھی نکوار یا فرض کفایہ تھی نکوار۔ اللہ کے بندے یہ پڑھا ہے تو نے الجھد۔ ٹی میں۔

■ کی صاحب۔ بھلا ہمیں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ نکوار فرض عین تھی یا فرض کفایہ۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔ **لَقَدْ كَانَ**

لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (سورۃ احزاب) اللہ کے رسولؐ

کی حیات طیبہ ہمارے سامنے ہے اور واضح کر رہی ہے کہ نکوار فرض عین بھی
تھی اور فرض کفایہ بھی۔ اور فرض عین تب ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حبوک کے موقع پر "نفیر عام" سب کو نکلنے کا حکم دیا۔ یہ رسول
اکرمؐ کا حکم تھا جس کی وجہ سے جہاد فرض عین ہوا۔ اور یہ نکوار فرض کفایہ
تب ہوئی جب نبی کریمؐ خود مدینے میں رہے تھے۔ اور صحابہؓ کے لشکر کو جہاد کے
لئے بھیجے تھے۔ اور بہت سے صحابہؓ بھی جہاد پر جانے کی بجائے مدینے میں رہے
تھے۔ ہم نے تو الحمد للہ (قرآن و حدیث کی تعلیمات) میں یہی پڑھا ہے۔ اچھا
آپ یہ تلاوت کیجئے۔ کہ آپ نے "بے نظیری" میں کیا پڑھا ہے۔ کیا یہی کچھ پڑھا
ہے جس کی آپ آج کل تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور قرآنی آیات کی تلمیحات
کر کے لوگوں کی گمراہی کا سبب بن رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث سے آپ
کے موقف اور نظریہ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ منبر
رسولؐ پر جوش خطابت ایسا کہ چھوٹوں کے دل موم ہو جائیں۔ لیکن حالت یہ کہ
معتکلو کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دلیر اور بہادر ایسے کہ معتکلو کرنے سے گھبراتے
ہیں۔ ورنہ معتکلو ملے کر کے آپ معتکلو کرنے سے فرار نہ ہوتے۔ ہاں بے نظیری
کے دلائل آپ کے پاس ہیں اور وہ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یاد رکھیے۔
ہم نے تو قرآن کو مانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مانا ہے۔ ہم
اللہ اور اس کے رسولؐ کے سوا تیسری کسی شخصیت کو نہیں جانتے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

اللہ کے بندوں۔ کچھ عقل کے ناخن لو۔ تم اسلام کے جہاد کے ان اہل
کے ان فرائض عینہ کا انکار کر کے کس گھنیا ذلت میں گرتے جا رہے ہو۔
■ کی صاحب فرائض عینہ کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ الگ

ہات ہے کہ آپ نے ایک فرض کفایہ کو فرض میں کا درجہ دے کر ایک عمارت کھڑی کر لی ہے اور مسلمانوں پر فتوے کی توپ فٹ کر دی ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

پروفیسر حافظ عبد اللہ صاحب نے کچھ کہا ہو اللہ کرے صحیح کہا ہو۔ اور اللہ تجھے اسے صحیح سمجھنے کی توفیق دے۔ تیرا تو قرآن زندہ ہے۔ تیرے نبی کا فرمان زندہ ہے۔ اس کی سنت زندہ ہے۔ علماء کے اپنے اپنے مسائل اپنے اپنے وقتوں میں ارشادات ہوتے ہیں۔ (اللہ اکبر) تم تو اماموں تک کو روک دو جب رو کرنے پر آؤ اور جب پابند کرنے پر آؤ تو ایک بچے کو اس کے باپ کا ایک شاگرد کو اس کے استاد کا تاکہ تمہارے مقاصد جو ہیں۔ وہ عمل ہوتے چلے جائیں۔

■ مکی صاحب۔ سیدھی اور آسان زبان میں یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ کے والد محترم پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوریؒ نے غلط کہا ہے۔ اگر مگر کیوں کرتے ہو۔ لوگوں کو پھر میں ڈالنے کے لیے انداز بیان کا سارا کیڑا لیتے ہو۔ حافظ عبد اللہ بہاولپوریؒ نے جیلو کو فرض کفایہ کہا۔ فرض میں نہیں کہا۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ میں اتنی جرات و ہمت نہ ہوتی کہ ان کے قرآن و حدیث کے عین مطابق قول پر یوں تنقید کرتے۔ لیکن یہ مت بھولے ان کے شاگرد زندہ ہیں۔ جنہوں نے ان سے صرف یہی سبکی پڑھا تھا کہ قرآن و حدیث کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ چاہے ساری دنیا سے ٹھکانا پڑے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج آپ تقریریں تو بہت کر رہے ہیں۔ کانفرنسوں سے خطاب تو بہت فرما رہے ہیں مگر اتنی جرات نہیں۔ ہمت نہیں۔ کہ سامنے بیٹھ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قرآن و حدیث کے دلائل سے اس مسئلہ پر گفتگو کر سکیں۔ اور بقول آپ کے کہ یہ لفظ ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ تو ہمیں سمجھا دو۔ ہم تو تیار

بیٹھے ہیں۔ کہ آپ آئیں ہمیں سمجھائیں۔ لیکن آپ ہیں کہ کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ پورے پاکستان میں اپنی شیطانی بیانی کے جوہر دکھاتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس نہیں آتے۔ یہ من لپیٹتے۔ کل قیامت کو ہم ضرور آپ کا گرجاں پلڑیں گے کہ آپ کے گروہ نے ہمارے ساتھ منگھوٹے کی مگر پھر فرار ہو گئے۔ اور امت مسلمہ کو گمراہ کیا۔ اور یہ بھی جگہ ہے کہ اہلحدیث کا قرآن و حدیث زندہ ہے۔ لیکن یہ بھی تو سمجھائیے کہ اس قسم کے جہاد کو قرآن و حدیث نے کہاں فرض عین کہا ہے۔ ذرا ہمیں کھول کر تو دکھاؤ۔ قرآن و حدیث تو اسے فرض کلیہ کہتا ہے۔ اگر قرآن و حدیث میں جہاد کے لیے فرض عین کا فتویٰ ہوتا تو بحث ہی فتم تھی۔ مکی صاحب ہم قرآن و حدیث کے مقابلے میں آئمہ کی بات کو رد کرتے ہیں۔ مگر آپ جیسے خود ساختہ قیہوں کے مقابلے میں آئمہ دین اور محدثین کی بات کو رد نہیں کرتے۔ اور یہاں بھی حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ کا مقابلہ قرآن و حدیث سے نہیں ہے حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ نے تو عین قرآن و حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے بلکہ یہاں تو حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ کا مقابلہ مرکز الدعوة الارشاد کے خود ساختہ نظریات سے ہے کہ جن کے پاس اس مسئلے میں ایک دلیل بھی نہیں ہے۔ مکی صاحب آپ لوگوں کو اس لئے پابند کرتے ہیں کہ ہم آپ کے خیر خواہ ہیں تاکہ آپ کی عاقبت خراب ہونے سے بچ جائے۔ یہی ہمارے مقاصد ہیں۔ اور ہر انسان کی خیر خواہی اور بھلائی ہمارا مقصد حیات ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

جنگ احزاب کو دیکھئے۔ کوئی پیچھے نظر آتا ہے۔ پیچھے رہ جانے والے غفلتیں معیوب سمجھے جاتے تھے۔

■ مکی صاحب کیا ہم سب پر وہی حالات پیدا ہو چکے ہیں جو جنگ احزاب کے موقع پر نبی کریمؐ اور صحابہؓ کے لئے ہو گئے تھے۔؟ مکی صاحب کیا آپ میں

انصاف بالکل ختم ہو چکا ہے کہ سفید لور گالے کی پہچان ہی نہیں رہی۔ جب جنگ احزاب جیسے حالات سامنے آئے تو پھر کوئی پیچھے نہیں رہے گا۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ غنمیں کو آپ معیوب سمجھتے ہیں اور پھر بھی آپ لوہا آپ کے سرکہ اور غنمیں میں ہی شامل ہیں تو بتائیے ہم آپ کو کیا سمجھیں؟

● کی صاحب جہاد کو فرض عین قرار دینے کی کوشش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کیا دنیا سے کافر مر گیا ہے۔ کیا زمین آج کفر سے پاک ہے۔ کیا مسیحیت یسویت دب گئی۔ کیا اسلام پوری دنیا میں چڑھ گیا۔ کیا تم توام کا حق ادا کر گئے۔

■ کی صاحب۔ کیا جہاد فرض عین ہونے کے لیے یہ حالات ہوتے ہیں۔ کافر کا دنیا سے مرنے۔

کفر سے زمین کا پاک ہونا۔ یسویت اور مسیحیت کا دب جانا۔ اور اسلام کا پوری دنیا پر چڑھ جانا۔ اور یہ کام نہ نئی کے زمانے میں ہوا نہ صحابہؓ نے کیا۔ آئمہ دینؑ نہ محدثین و فقیہ کے زمانے میں ہوا۔ تو کیا پھر ہر زمانے میں فرض عین قرار دے کر اس کو ہر وقت جاری رکھا جائے۔

کی صاحب کیا آپ قرآن و حدیث سے کوئی ایک دلیل اس کے لیے پیش کریں گے۔ اور کیا آپ کی یہ لڑائی کافر کو مارنے "زمین کو کفر سے پاک کرنے" مسیحیت یسویت کے دہانے اور اسلام کو چڑھانے کے لیے ہے یا آپ کے کچھ اور مقاصد ہیں۔

● عبدالرحمن کی صاحب خطیبانہ انداز کے جوہر دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۔ نئی کافر سے لڑنا ہے کافر موجود ہے تم لڑتے نہیں۔
۲۔ اسلام ٹوٹ رہا ہے۔ حدود مائدہ نہیں۔ تم لڑتے نہیں۔

۳۔ یہودی غالب ہے تم لڑتے نہیں۔

۴۔ کافر لٹکارتا ہے۔ تم لڑتے نہیں۔

۵۔ نئی کافر سے لڑنے جاتا ہے تم گھر کو واپس آ جاتے ہو۔

■ مکی صاحب۔ سب سے پہلے تو ان میں سے یہ دیکھئے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کون کون سی بات فٹ ہوتی ہے۔۔۔؟

اس کے بعد آپ کا یہ فرمایا۔ کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کافر سے لڑتا ہے کافر موجود ہے تم لڑتے نہیں۔

مکی صاحب کیا آپ کو مرکز الدعوة والارشاد میں شامل ہو کر ہر طرف کافر ہی کافر نظر آنے لگے ہیں۔ آخر اس سے پہلے نظریں نہیں آتے تھے۔ کیا کافروں کو دیکھنے کیلئے کسی خاص عینک کے پہننے کی ضرورت ہے۔ یا مرکز الدعوة کے عطا کردہ خصوصی پردہ نکلنے نے آپ کے نظریات میں تبدیلی پیدا کی ہے۔
آپ کا یہ کہنا۔۔۔ نئی کافر سے لڑنا ہے۔

مکی صاحب کیا نئی ہر وقت کافروں سے لڑتے رہتے تھے یا کبھی کبھی۔۔۔
کے میں کافر موجود تھے اور نئی نہیں لڑے۔ بلکہ اللہ نے بھی لڑنے سے منع کر رکھا تھا۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ اس وقت تو جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ تو آئیے مدینے میں۔۔۔ کے میں کافر موجود تھے مگر نئی مدینے سے مکہ پر چھائی نہیں کرتے۔ لڑنے نہیں جاتے۔ بلکہ کے کے کافر مدینے پر چھائی کرتے ہیں ایک بار نہیں کلی بار مگر نئی کے کافروں سے لڑنے نہیں جاتے۔ البتہ جنگ خندق کے بعد فرمایا کہ اب وہ ہم پر چھائی نہیں کریں گے بلکہ ہم ان پر چھائی کریں گے۔ اس سے تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ نئی کافروں کی موجودگی کے باوجود نہ ہر

وقت لڑتے تھے اور نہ ہر کسی سے لڑتے تھے۔ یہ تو حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اسی لئے محدثین نے بھی خلیفہ پر سال میں کم از کم ایک دفعہ کافروں سے لڑائی کو فرض قرار دیا ہے۔ اگر ہمارے بھی وہی حالات بن جائیں کہ ہمیں ایک خط مل جائے جس میں اسلام نافذ ہو جائے۔ پھر خلیفہ اسلام کی سر بلندی کے لیے نہیں بھیجے۔ پھر ایسی جنگوں میں درجہ کی بلندی کے لیے شرکت کرنی چاہئے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

اسلام ٹوٹ رہا ہے حدود نافذ نہیں۔۔۔ تم لڑتے نہیں۔۔۔

■ کی صاحب اسلام کہاں ٹوٹ رہا ہے۔ کون توڑ رہا ہے۔ حدود کون نافذ نہیں کر رہا۔

کی صاحب اسلام کی توڑ پھوڑ اور حدود کو نافذ نہ کرنا آپ کی محبوب سرپرست بے نظیر کر رہی ہے۔ جس کے ماتحت ہیں کر آپ لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ اگر آپ کی پیش کردہ شرائط ہی لڑائی کے لئے کافی ہیں تو فوراً بے نظیر کے خلاف امتحان جنگ کر دیجئے۔ لیکن یہ آپ کریں گے نہیں۔ کیونکہ اس سے آپ اور آپ کے ساتھیوں کا مالی جانی نقصان نمایاں ہے۔ سکول کالجز میں نوکریاں ختم ہو جائیں گی۔ دفاتر بند ہو جائیں گے اور نمبرداریاں اور ٹیکسداریاں برباد ہو جائیں گی۔ بلکہ حد تو یہ ہے کہ جب مالاکنڈ میں شریعت کے خلاف کے لئے جنگ ہوئی ہے تو آپ اس کو فساد قرار دیتے ہیں۔ اور جہاد کا ہم لینے کے باوجود اس میں شرکت کرنا تو درکنار زبان سے یہودی کا ایک لفظ نکالنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ اور آپ کو صرف مطبوعہ کشمیر میں اسلام ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے اس لیے کہ آپ کی سردار بے نظیر کہتی ہے۔

● کی صاحب۔

آپ کہتے ہیں کہ یہودی غالب ہیں کافر لٹکا رہے ہیں نیا لڑنے جاتا ہے۔

■ کی صاحب جب آپ اسلام کے غلبے قانون الہی کے غلط اور کفر اور
 کھوسوت کی بیخ کنی کے لئے لڑیں گے۔ پھر ہم سے پہچنا۔ فی الحال تو آپ کی
 لڑائی ایک خطہ ارض اور اقتدار و کرسی کی لڑائی ہے۔ اور اس لڑائی کو نئی اور
 صحابہ کے جملہ سے ملانا۔ یہ آپ جیسے افراد کی ہی جرات و ہمت ہے۔ ہمیں تو
 اللہ کا خوف ہے ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ نیا کی جنگیں اسلام کے دفاع اور غلبہ
 کے لئے تھیں۔ جبکہ آپ لوگوں کی لڑائی اس کے برعکس ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

قرآن نیا کو سرزنش کے انداز میں خطاب کرتا ہے۔ عفا اللہ عنک
 لم اذنت لہم۔ آپ نے ان کو اجازتیں کیوں دیں۔

■ کی صاحب۔

کس کی اذیت کس کا روڑا

بھان متی نے کبہ جوڑا

ایمانداری سے بتائیے۔ آپ کی لڑائی کیا جنگ جوک سے ملاقات رکھتی
 ہے؟

جنگ جوک کے موقع پر تو نبی کریمؐ کے حکم کی وجہ سے جملہ فرض میں ہو
 گیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی۔ اچھا یہ بتائیے۔ جن جنگوں میں
 صحابہ اور نبیؐ نے خود شرکت نہیں فرمائی۔۔۔ بتائیے۔ کیا اس وقت بھی اللہ
 نے سرزنش کی۔۔۔؟ بالکل نہیں۔۔۔ کی صاحب۔ آپ کو یہ فرق نظر
 کیوں نہیں آتا۔ یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

کوئی ایمرٹ عالم نہ جہاد کا افکار ہے نہ قتل نہ مظلوک ہے۔ کہ یہ فرض میں ہے کہ فرض کفایہ ہے۔ صرف ہماری سمجھ کا خلل ہے۔

■ کی صاحب۔۔۔ کبھی کبھی آپ یہی بات کہہ ہی جاتے ہیں۔ واقعی کوئی ایمرٹ نہ جہاد کا افکار ہے نہ قتل اور نہ مظلوک ہے۔ بلکہ سب کا ذہن صاف ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے فرض میں نہیں۔ اور یہ آپ کی سمجھ کا خلل ہے۔ جو آپ کو مسئلہ سمجھ نہیں آتا۔
● کی صاحب فرماتے ہیں۔

حرمن المومنین علی القتال۔ کیسے مومن یہ نہ سمجھ سکیں کہ ایمان اور نماز روزہ کاٹی ہے۔ آگے نہ جائیں گے ان کو تلاؤ ایمان کے بعد نمازوں کے بعد حقیقے کے بعد تمہارا بہت بڑا فریضہ ہے جو تمہارے نبیؐ کا ہے۔ اے نبیؐ آپ قل کہتے۔ یہ پیچھے رہ نہ جائیں۔ اگر رک جائیں گے۔ **مات علی شعبة من النفاق۔** ایمان نہیں ہو گا نفاق ہو گا۔
■ کی صاحب

یہی تو ہم کہتے ہیں۔ کہ فرض میں نہیں۔ اس میں تخریض ہے اور جب جہاد فرض میں نہ ہوا ہو تو کوئی شخص جہاد بالکل نہ کرے وہ جہتی ہے۔ بشرطیکہ ایمان نہ نماز نہ روزہ اور زکوٰۃ پر عمل پیرا ہو۔ جیسا کہ بخاری میں آتا ہے۔ اور کی صاحب اگر آپ کا فتویٰ تسلیم کر لیا جائے کہ جو جہاد سے رک جائے وہ منافق ہو گا۔

تو کی صاحب پھر آپ اور آپ کے لیڈران ساتھیوں کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے۔؟

اور ذرا سوچئے آپ کے فتوے کی تلواریں کس کس پر گری ہے۔ جو صحابہؓ رہنے میں رہتے تھے اور جنگوں میں نہ جاتے تھے۔ کیا وہ منافق تھے۔؟

خلفائے راشدین کے دور میں صحابہؓ اور تابعین کیا سب جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ اگر نہیں تو جو لوگ شامل نہیں ہوتے تھے۔ کیا وہ منافق کہلاتے تھے؟

مکی صاحب ذرا سوچ سمجھ کر بولا کریں۔ کہیں جوش خطابت میں آخرت برباد نہ ہو جائے آپ کی۔ دنیا بناتے بناتے کیوں اللہ کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔؟

جب مخصوص حالات یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے جہاد فرض میں ہو جائے تو اس میں شریک نہ ہونا نفاق ہو گا۔ اور جب جہاد کفایہ ہو تو پھر جہاد پر جاؤ یا نہ جاؤ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی مسلمان منافق نہیں بنتا۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں

نہ دار ہے نہ خلاف اور مسلمان کہتا ہے کہ اب بھی جہاد فرض میں نہیں یہ کفایہ ہے۔ کفایہ کون کرے گا۔ ٹھیک ہے جہاد کو کفایہ کر دو۔ آیت **عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ** کو منسوخ کر دو۔ آیت تو ایک نہیں تھی۔ آیتیں تو بے شمار نہیں۔

■ مکی صاحب۔ واقعی نہ دار ہے نہ خلاف۔ مکی صاحب دار اور خلاف تب نہیں گے جب نئی کی طرح ذہن سازی کریں گے۔ نئی کے طریقے کے مطابق دین کا کام کریں گے۔ تو جس طرح اللہ نے اپنے نئے کو تیرہ سال توحید کی تبلیغ و اشاعت کا کام کرنے کے صلے میں ایک خط ارض مدینہ کی شکل میں عطا کیا۔ اسی طرح اسی نفع پر کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن آپ لوگوں نے تو نئی کے قول و عمل کے بالکل مخالف ہو کر کام شروع کیا ہے۔ اس لیے آپ کے کام میں بگاڑ پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے لا الہ الا اللہ پر لوگوں کو اکٹھا کیا۔ مشکلات الحامیہ مصائب برداشت کیے۔ اور جب بہترین لوگوں کی

ایک جماعت تیار ہو گئی تو اللہ نے نہ منورہ جیسا شاہد اور علاقہ پھر قتل کے بغیر کسی لڑائی کے انعام کے طور پر عطا کر دیا۔ اللہ کے رسولؐ نے کام کی ابتداء کی توحید سے۔ پھر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ہاں باپ کی فرمانبرداری کی تعلیم دی۔ پھر جہاد کا کام کیا۔ بلکہ ابتدائی جنگیں جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق یہ سب دفاعی جنگیں تھیں۔ لیکن آپؐ لوگ ہیں کہ توحید کی بجائے جہاد سے اپنے کام کی ابتداء کر رہے ہیں۔ یہ کیا طریقہ ہے کیسا انداز ہے۔ اور پھر دعویٰ ہے کہ ہمارا منہج ہمارا راستہ اسوۃ رسولؐ ہے۔ اگر ہم اللہ کے رسولؐ کے طریقے کے مطابق توحید کے لیے کام کریں تو کیا پاکستان میں توحید غالب ہو گئی ہے۔ شرک غالب ہو گیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اللہ کی توحید کے فروغ کے لیے کام کیجئے۔ ایک وقت آئے گا۔ اللہ ضرور اپنے فضل سے ایک جگہ عطا فرمائے گا۔ وہاں دار بھی ہو گا اور خلاف بھی۔ لشکرِ مدائن ہوں گے۔ اسلام کے فروغ اور سر بلندی کے لیے جہاد ہو گا۔ قانون الہی نافذ ہو گا۔ کیونکہ لشکر کی کلن توحید پرستوں کے ہاتھوں میں ہو گی۔ اور انہیں کوئی دہانہ سکے گا۔ مگر آپؐ ہیں کہ آج ایسے حالات میں کہ آپؐ اور آپؐ کے گروہ کی یہ حالت ہے کہ نہ قوت ہے نہ اندر ہے کہ اگر بے نظیر و کنزور سے آدمیوں کو ہارڈ پر لہا سا دھاگہ تان کر کھڑا کر دے کہ کوئی ہارڈ پر نہیں کرے گا تو بس۔۔۔ آپؐ لوگوں کا جہاد فتنہ۔۔۔ آپؐ کے جہادی غبارے میں اتنی ہی ہوا ہے۔ کہ جب تک حکومت چاہے آپؐ مجاہد ہیں۔ اور جب حکومت نہ چاہے تو آپؐ کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ اس لیے ضد نہ کریں۔ لوگوں کو اصل مسئلے سے آگاہ کریں۔ انہیں اصل حقیقت سے روشناس کرائیں۔ تاکہ کل قیامت کے دن آپؐ اللہ کی پکار سے بچ جائیں۔ یاد رکھیے جب تک اللہ کے رسولؐ کے طریقے کو نہیں اپنائیں گے۔ اپنے مقصد کو اللہ کے لیے اس کے دین کی سرفرازی کے لیے خالص نہیں

کریں گے۔ دنیا و آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور آپ جو اعتراض ہم پر کرتے ہیں کہ یہ جہاد فرض میں ہے یا کفایہ کی بات کرتے ہیں۔ یہ اعتراض ہم پر سود کریں۔ بلکہ صحابہؓ، تابعینؓ، محدثینؓ، مفسرین کرام پر کریں۔ جو اس کو کفایہ قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کا یہ دعویٰ کہ ایک نہیں ہے سارے آیات ہیں۔ تو چلئے اسی پر فیصلہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنی بات سے فرار نہ ہوئے گا۔ کیونکہ یہ آپ لوگوں کی عادت شریفہ بن چکی ہے کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اور جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔۔۔۔۔

ہم آپ کو ساری آیات معارف کرتے ہیں۔ آپ صرف ایک آیت ایسی پیش کر دیں۔ جسے صحابہؓ، تابعینؓ، مفسرینؓ نے منسوخ قرار نہ دیا ہو۔ اور اس سے جہاد کا فرض میں ہونا ثابت ہوتا ہو۔۔۔۔۔ آئیے! اپنی حق گوئی کا حق لڑا کیجئے۔۔۔۔۔ اگر ہمت ہے تو میدان بھی حاضر ہے اور گھوڑا بھی۔۔۔۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

یہ فرض ہے۔ قرآن نے کہا فرض ہے۔ ہر ایک کے لیے قرآن کا ہر حکم فرض ہے۔

■ کی صاحب اگر قرآن فرض میں کہہ دے تو جھڑا ختم۔ بس ذرا ایک صوبائی فرمائیں کہ قرآن پاک کی وہ آیت سنا دیں۔ ہم مان لیں گے۔ لیکن کی صاحب یہ تو قائم وہ آیت لائیں گے کہاں سے۔۔۔؟ اور فرض میں اور فرض کفایہ کی تقسیم کو تو آپ کے حافظہ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ پھر ہم سے لڑائی کیسی۔۔۔؟

ہاں وہ کیا آپ کا یہ کہنا۔۔۔ کہ قرآن کا ہر حکم ہر ایک کے لیے فرض ہے۔ تو یہ آپ کی کم علمی نہیں صرف نادانی ہے۔ قرآن کا ہر حکم ہر ایک کے لیے بھی فرض نہیں اور ہر حکم بھی فرض نہیں۔ اگر حکم واجب کے لئے ہو تو

حکم پر فرض ہے۔ اور بعض حکم فرض نہیں اور بعض کفایہ ہوتے ہیں۔ اور اگر حکم استحب کے لیے ہو۔ تو مرضی ہے کہ اور مرضی ہے تو نہ کر۔ اگر آپ کا اصول مان لیا جائے تو جمعہ کی نماز کے بعد تمہارت فرض ہو جائے گی۔ کیونکہ قرآن کا حکم ہے۔ **فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ** (سورۃ الجمعہ آیت ۱) اس حکم کی رو سے آپ کے لیے جمعہ کی نماز کے بعد زمین پر پھیلنا اور اللہ کا فضل تلاش کرنا فرض ہو جائے گا۔ اور پھر قرآن کی اس آیت کی بنا پر **وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَبُوا** (سورۃ المائدہ آیت ۲) جب احرام کھول دو تو شکار کرو۔ اور آپ کے اصول کے مطابق احرام کھولنے کے بعد شکار کرنا فرض ہو جائے گا۔

خود ہی بتائیے۔ کیا آپ کے وضع کردہ اصول آپ کے لیے خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کے لیے عموماً وہی جان نہیں بن جائیں گے۔

کچھ تو اپنی لڑائی پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت نہ کی
● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

آپ کی اس تھکیک کے پیچھے بہت سے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ لوگ ہمیں گمراہ کرتے ہیں ہم سمجھتے نہیں کہ باتیں کہاں سے آتی ہیں۔ آج معاشرہ باطل افکار کا اثر لے رہا ہے۔ غیر اسلامی نظریات دینی جماعتوں کی تشکیلات بھی اس سے متاثر ہیں۔ بھلا قرون اولیٰ میں بھی کبھی جہاد پر بھی دو رائے ہوئیں۔

● مکی صاحب کبھی کبھی آپ بے دھیانی میں جی بات کہہ جاتے ہیں۔ واقعی آپ کے ان نظریات و خیالات کے پیچھے بہت سے ایجنٹوں کے ہاتھ ہیں۔ جن کے ہاتھوں آپ لوگ کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشارے پر آپ جہاد کو

فرض میں قرار دے کر بنیاد پرستوں کو مودا رہے ہیں۔ آپ کے قول اور فعل کا یہود و نصاریٰ آپ کی ظاہری شخصیت کا پھل کھول رہا ہے۔ اس مسئلے پر آپ خود بھی گمراہی کا شکار ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی جماعت خارجی افکار سے متاثر ہے۔ اور غیر اسلامی نظریات کی دلدل اور پھر اس پر مطمئن بھی ہے۔ اور اسی لئے جہاد کو صرف فرض میں قرار دیتے ہیں۔ ورنہ ہم تو تاہمین، محمد شین، آخر دین کے نظریات کے حامل ہیں۔ ان کا کبھی بھی یہ نظریہ نہیں تھا کہ جہاد صرف فرض میں ہی ہوتا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے اور بعض حالات میں فرض میں بھی ہو جاتا ہے۔

● پروفیسر عسکری اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

یہ اشکالات جو پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ فلاح کی نشانی ہے۔

■ عسکری صاحب یہ اشکالات نہیں۔ حقائق ہیں جو آپ کے خود ساختہ نظریات کے رد عمل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ بات کریں۔ قرآن و حدیث سے آپ کو بتائیں گے کہ جہاد فرض کفایہ ہے۔ میں نہیں۔ اور یہ فلاح کی نشانی نہیں۔ جنتی ہونے کی نشانی ہے کہ جہاد کرو یا نہ کرو جنتی ہو۔۔۔۔۔ تشریف تو لائیے۔ ہم منتظر ہیں آپ کے۔۔۔۔۔



69 انبیاءؑ کی توہین

علماء حق کی توہین تو مرکز الدعوة والاارشاد کے علماء اور جیالوں کا وظیفہ تھا۔
ی کسی کو ہندو کسی کو کیمونسٹ کسی کو مشرک کسی کو منافق کسی کو بے غیرت کسی
کو منکر جہاد ایک مشین ہے جو ہر جیلے کی زبان میں فٹ ہے۔ لیکن مکی
صاحب آپ تو سب سے نمبر لے گئے۔ انبیاءؑ علیہم السلام پر بھی طبع آزمائی کر
ڈالی۔ اور انبیاءؑ علیہم السلام کی تصویر لوگوں کے سامنے بزدلوں اور بے کار
لوگوں کی سی پیش کر دی۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا۔۔۔ بھاگ۔۔۔ لوح کو کھا۔۔۔ کشتی بک
تکوار نہ پکڑا لی۔ کس نیرہ نہ کہا۔۔۔ ابراہیمؑ کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔۔۔ عیسیٰؑ کو
اتھا لیا۔۔۔ عمرؓ کو کھا۔۔۔ "فاضرب" مار۔۔۔ "فاقتل" وخنوہم
واحصر وہمراقعدوالہم کل مرصد (التوبہ آیت 5)
جملہ سے فضیلت دی عمرؓ کو۔۔۔

■ مکی صاحب یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ آپ نے موسیٰؑ کو بزدل بنا کر بھگا۔
کیا آپ نے موسیٰؑ کی لڑائیوں کا تذکرہ نہیں پڑھا۔ کیا موسیٰؑ بیٹھ ہی بھاگتے
رہے کیا آپ نے یہ نہیں پڑھا۔ کہ جب بنی اسرائیل نے کہا۔۔۔ فلانہب
انت وربک فقاتلا (سورۃ المائدہ آیت 24) اے موسیٰؑ تو اور تیرا رب جا
کر لڑ۔ بتائیے۔ کیا یہ قتل موسیٰؑ کے علاوہ کسی اور کا تھا۔۔۔ مکی صاحب کچھ
اللہ کا خوف کرو۔۔۔ ایک موقع پر اللہ نے بھاگنے کا حکم دیا۔ وہ تو آپ نے
لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر قتل کا ذکر نہ کیا۔ اگر یہ بات بھاگنے کی تھی
اور عیسیٰؑ کے اٹھانے کی تھی تو کیا عمرؓ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ نہیں
بھگایا۔ غار میں وہ نہ چھپے۔ کیا آپ کا علم اور کیا آپ کی خطابت؟ اللہ ہمیں

اپنی پناہ میں رکھے۔

اور نوح کا کشتی بھاتا۔ ابراہیم کی آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ کیا یہ سب کچھ کافروں کے قتل کے مقابلے میں آیا ہے۔ کچھ تو خیال کرو۔ کہیں انبیاء علیہم السلام کی عزت کے درپے ہو کر اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہو۔

● کی صاحبِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نیا سے چٹا دامعہ داعی بھی کوئی نہیں۔ جبرئیل توحید کا وعظ لے کر آتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ میں دعوتِ دلی رہی۔ میرے بھائیو سن لو۔ اہم ترین بات ہے۔ کہ میں دعوتِ اٹھ نہیں سکی۔ نیا کا موجود ہونا سب سے بڑی فضیلت ہے۔ صحابہ کرامؓ یہ بھی بڑی فضیلت ہیں۔ قرآن کا نزول اس کا جواب نہیں۔ جبرئیل امین کا مسلسل آنا اس کا جواب نہیں۔ اس کے باوجود کافروں کے سرداروں سے مشرکوں کے قتل سے دعوت نہیں نکل سکی۔ کب نکلے۔ عین منورہ میں۔ کون سا خوفناک فکریار ہو گیا۔ سوچو ذرا ایسی کون سی جوہری تہذیب آئی کہ اور عین کے درمیان۔ یہاں جہاد نہیں تھا وہاں جہاد تھا۔

■ کی صاحب شاید درپردہ آپ یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بطور مجاہد تو نیا کامیاب تھے۔ اور بطور داعی ٹل ہو گئے۔ اور بتول آپ کے موقع ملنے پر (عین میں) آپ نے صرف جہاد ہی کیا۔ یعنی کہ میں صرف تبلیغ تھی اور عین میں صرف جہاد۔ بطور مجاہد کامیاب اور بطور داعی و مبلغ ناکام۔ آپ نے کیا خوب نیا کی عزت و تکریم کی۔ آپ کے بتول کہ میں دعوت اٹھ نہیں سکی۔ دلی رہی۔ میں کہتا ہوں۔ جیسی دعوت کہ میں اٹھی عین میں بھی نہ اٹھ سکی۔ اس لیے کہ جو شخص کہ میں مسلمان ہوا اس کا مقابلہ دلی دور کے مسلمان نہ کر سکے۔ اکیلے صدیق اکبر پوری امت پر بھاری

تھے۔ فاروق اعظم کی شان کیا تھی۔ مشرہ ہمشہ کون تھے۔ جناب عزرب بھی
 وعید تقسیم کرتے تو بدری صحابہ کا وعید سب سے زیادہ مقرر کرتے اور
 تعالیٰ نے بھی "لعل اللہ اطلع علی اهل بدر فقال افعلوا ما
 شئتم قد غفرت لکم" اہل بدر پر جھانک کر کہا۔ کہ تم جو کچھ کرو میں
 نے تمہیں بخش دیا۔۔۔۔۔ یہ کون لوگ تھے۔ یہ کی مسلمان ہی تو تھے۔ دینے
 میں تو لا الہ الا اللہ پڑھنے کے باوجود لوگ منافق بھی تھے۔ کیا مکہ میں کوئی
 منافق تھا۔ جب حضرت عترت عتر نے فرمایا۔۔۔ "اوتد العرب" عرب مرتد ہو
 گیا۔ کیا اس میں کی مسلمان بھی شامل تھے یا مدنی دور کے لوگ تھے۔ کی زندگی
 میں تو اسلام ایسا اٹھا کہ اس کا مقابلہ نہ مدنی دور کر سکتا ہے نہ کوئی اور دور۔
 صرف تبلیغ کے ذریعے جو مسلمان ہوئے ان کے ایمان کا مقابلہ وہ نہ کر سکے جن
 کے سر ہکوار تھی۔

آپ نے اپنے خود سائنس فلسفہ کو بیان کر کے نبی کی توہین کی ہے عبدالرحمان کی
 صاحب توبہ کیجئے۔ رب کے حضور گڑ گڑائیے۔۔۔۔۔ کیس اس کی پکار آپ کو اپنی
 گرفت میں نہ لے لے۔۔۔۔۔

دراصل آپ کے نزدیک Quarry (تعداد) معیار ہے۔ اور ہمارے نزدیک
 Quarry (کوالٹی) معیار ہے۔ کہ میں کوالٹی اعلیٰ تھی تعداد کم تھی۔ دینے میں
 تعداد تو بڑھ گئی مگر کی دور والی کوالٹی نہ رہی۔ یعنی کوالٹی کم ہو گئی۔

اب لوگوں کو مغالطہ دینے کے لیے یہ پروپیگنڈہ شروع نہ کر دیجئے گا کہ ہم نے
 مدنی صحابہ کی شان میں گستاخی کر دی۔ ہر صحابی جنتی ہے۔ مگر درجوں میں فرق
 ہے۔ کی دور کے صحابہ دوسرے اہل دار کے صحابہ سے افضل و اعلیٰ مقام کے
 حامل ہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔

● کی صاحب آپ فرماتے ہیں۔۔۔

جب تک جنگ بدر نہ ہوئی اسلام کو پینپنسے کا موقع نہ ملا۔ جب تک بنو

قینقاع بنو نضیر کی بستیاں بردار نہیں ہوئیں اسلام کھڑا نہیں ہو سکا۔

کی صاحب بات وہی ہے جیسے بار بار آپ دہرا رہے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ آپ کے نزدیک Quarry (تعداد) کا بیہ جانا اسلام کی

ترقی ہے اور ہمارے نزدیک Quarry (کوالٹی) اسلام کی ترقی ہے۔

اچھا یہ بتائیے۔۔۔۔۔

جنگ بدر کا ہونا بنو قینقاع اور بنو نضیر کا تہا و بردار ہونا اسلام کی ترقی کا

سبب بنا۔۔۔ یا دینے کا خطہ مل جانا اسلام کی ترقی کی میٹرمی بنا۔۔۔؟

سوچ کر جواب دیجئے گا۔ کیونکہ اگر حد کا خطہ نہ ملا تو جنگ بدر ہوتی نہ بنو

قینقاع اور بنو نضیر بردار ہوتے۔

اب ایک اور سوال کا جواب دیجئے۔ کیا دینے کا خطہ قلال سے حاصل ہوا یا کی

دور کی تبلیغ کے ثمرات سے۔۔۔۔۔؟

اور آپ کا Quarry (تعداد) کو پسند کرنا کم از کم ہماری سمجھ میں ضرور آتا ہے۔

کیونکہ توحید و سنت بیان کریں گے تو ہر کوئی مخالفت کرے گا۔ اور اگر صرف

جہاد کا نام لیں گے تو مشرک بھی چندہ دے گا، بدعتی بھی فذ دے گا۔ ہر ایرا

فیرا آپ کی جیبوں کو بھرے گا۔ اس لیے کہ اسلام آپ کو برا لگتا ہے۔

کیونکہ اس کی موجودگی میں آپ کا مال کمانے کا ایٹو غائب ہو جاتا ہے۔ رہ جاتی

ہے صرف مار، برا بھلا، گالیاں، طعن و تشنیع تو بھلا یہ سننا کس کو اچھا لگتا ہے۔

اور مال کا آنا تو سب کو اچھا لگتا ہے۔



صحابہ کی گستاخیاں

● عبدالرحمن کی صاحب فرماتے ہیں

اللہ کی قسم تج ہمارے بھائیوں کو شیطان گمراہ کرتا ہے مجیب و غریب دوسے زال رتا ہے دیکھ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے وہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

■ کی صاحب اگر ان آیات "انفروا خفافاً وثقالاً" (التوبہ آیت ۳۹) اور "الاتنفروا یعذبکم" (التوبہ آیت ۳۹) کو منسوخ کرنا شیطان کی طرف سے گمراہی ہے اور شیطان کے دوسے ہیں۔

تو امین عباس صحابیؓ اور نکرہ رحمت اللہ علیہ "حسن بھری" تاجی کے قول کو بھی شیطان کی طرف سے گمراہی اور دوسے قرار دو گے۔

کیا محمد بن کعب و عطا خراسانی امام قرطبی امام شوکانی کو شیطان قرار دو گے بلکہ آپ کا لٹوی تو ان پر فٹ ہو چکا کیونکہ یہ تمام افراد اس آیت کو منسوخ قرار دے رہے ہیں۔

نبیؐ کے چچا کا بیٹا ابن عباسؓ جن کو رسول اللہؐ نے دعا دی۔ اللہم علمہ التأویل و فقه فی الدین (الحیث) اے اللہ اس کو قرآن کی تفسیر اور دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔

قرآن کے اس علم کے حامل ہونے کی وجہ سے ہی حضرت عثمانؓ کو بڑے بڑے جلیل القدر صحابیوں کی محفل میں بٹھایا کرتے تھے کی صاحب۔ ابن عباسؓ کو کیا منہ دکھاتو گے۔ میرے بھائی کسی کا حق تک ادا کرنے کے چکر میں اپنی زبان کو اتنا طویل نہ کر لو کہ وہ صحابہؓ اور تابعین آئمہ دین کی گستاخ بن جائے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ قرآن میں کہتے ہیں -- حتی لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله (البقرہ آیت ۲۸) لیظهرہ علی الدین کلہ (آیت ۲۸) اللہ آیتوں پر آیتیں نازل کرتے ہیں میں ایک کو پکڑ کے دوسرے کو پکڑ کے کہتا ہوں یہ منسوخ ہے وہ معطل ہے اس کے معنی نہیں ہے اسکا ابھی نفاذ نہیں ہے تیرا ابھی مکے کا سر ہے مدینے تجھے جانا نہیں ہے اس وقت تک تو مر جائے گا تیری جان بھٹ جائے گی۔

■ کی صاحب یہ قافیہ و ردیف ہی کا تو کمال ہے لفاظی اور لہجے دار خطابت کا ہی اعجاز ہے کہ مرکز الدعوة کی نگہوں کا تاراج بنے ہوئے ہیں۔ ورنہ کج بجائیے کیا آپ مدینے پہنچ گئے ہیں۔ آپ تو مکے سے چل کر مدینے کو چھوڑ کر مدینہ کے کوئی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ورنہ دوسروں کو مدینے کی راہ دکھانے والا پاکستان کی ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی کیوں خاک چھان رہا ہوتا اور بقول آپ کے آپ کا مدینہ مقبوضہ کشمیر ہے تو بھی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ شاید آرام دہ گاڑیوں کا سہارا آپ کو ان برقی وادیوں اور چٹانوں کی طرف جانے کے تصور سے ہی لرزا رہتا ہو مگر جوش خطابت میں تو آپ سے وہ خان صاحب ہی نہر لے گئے جنہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کو پانچ سو جوان جہاد کے لئے فراہم کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اپنی جان قربان کروں گا۔ مگر حسرت ہی رہی کہ آپ کے منہ سے الجھبھٹ یہ الفاظ سننے اور پھر آپ تو اپنے آپ کو قرآن و حدیث کا قلع کھلاوتے ہیں اس لئے جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی ضرور کریں گے مگر اے کاش۔۔۔؟

اور جو آیات آپ نے تلاوت کی ہیں۔ تو ان کے عاقل میں تلاوت کے آپ نے افغانستان اور یوگوسلاویا میں جو جہاد شروع کیا تھا کیا وہاں فتنہ مٹ گیا۔ اللہ کا دین غالب اور نافذ ہو گیا کیونکہ جو آیات آپ نے پیش کی ہیں ان کا

ترجمہ یہی بنتا ہے کہ اس وقت تک لڑتے رہو۔ جب تک کہ فتنہ (شرک) ختم نہ ہو جائے۔ اور اللہ کا دین غالب اور ثابت نہ ہو جائے قرآن کی آیات پیش کی اور پھر خود ہی ان کی مخالفت کرنا کیا کئے سے واپسی کے بعد اسی کام کا تکرار آپ نے لیا ہے۔ جواب دو۔۔۔ یونیا سے کیوں واپس آئے ہو افغانستان سے کیوں چلے آئے ہو۔ کیا دونوں جگہوں پر آپ کے بقول فتنہ ختم اور اللہ کا دین غالب اور ثابت ہو گیا ہے نہیں کی صاحب نہیں۔۔۔ نہ افغانستان کی لڑائی ختم ہوئی اور دین کو غالب و ثابت کرنے کی تھی نہ یونیا کی۔ آج آپ سارہ لوح اور مفاہات پرست عناصر کو دھوکا دے سکتے ہیں حاملین قرآن و حدیث کو نہیں۔۔۔

اور یہ جو طعن آپ نے آیات کی منسوخی اور معطل ہونے کا ہمیں دیا ہے دراصل یہ آپ نے صحابہؓ اور تابعینؓ پر قدغن لگائی ہے دنیا کی چھ دنہ زندگی ہے پیش کر لیں۔۔۔ مر کر پہنچنا تو آپ نے بھی رب کے پاس ہی ہے۔۔۔ خود آپ سے حساب کتاب کر لے گا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

نَفِرْ عَامٍ لَّنْفِرُوا خِفَانًا وَثِقَالًا سے ہے صحابہؓ نے معنی کیا لائے کچھ بچ نہیں۔۔۔

■ کی صاحب آپ ہی بتا دیجئے کیا معنی لئے صحابہؓ نے آپ کے بقول تو یہ ہے کہ سب نکلے۔ تو کیا خلفاء راشدین کے زمانے میں لڑائیوں کے موقع پر مدینہ و مکہ اور بلاد المسلمین مسلمانوں سے خالی ہو جاتے تھے کیا سب نکل جاتے تھے یا مدینہ و مکہ وغیرہ میں بھی لوگ موجود ہوتے تھے۔ کی صاحب۔۔۔ صحابہؓ کرام پر الزام لگاتے ہوئے کچھ تو اللہ کا خوف کرو۔۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ہمارے بھائی ۲۰ حدیثیں ۱۰ آیتیں کا مسئلے کہ یہ منسوخ ہو گئی وہ یوں ہر
گئی وہ معطل ہو گئی۔۔۔

■ مکی صاحب آپ کو اگر آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں تو کیا کسی مسئلے
پر آیتیں اور حدیثیں پیش کرنا جرم ہے کیا قرآن کی آیات اور نبیؐ کی احادیث
عمل کرنے کے لئے نہیں ہیں کیا صرف زبانی نام لینا ہی کافی ہے کہ ہم قرآن و
حدیث پر عمل پیرا ہیں اور اگر صحابہؓ کے فرامین کے مطابق بعض آیات منسوخ
ہو گئی ہیں تو کیا یہ بیان کرنا بھی جرم ہے۔۔۔ کچھ سوچئے۔۔۔ اگر آج۔۔۔

کوئی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔۔۔ اور دیکھنے والا
اس کو منع کرے کہ اس طرف منہ کرنا منسوخ ہے تو کیا آپ اس سے بھی یوں
ہی ناراض ہوں گے اگر کوئی شراب پینا چاہے حد کرنا چاہئے گدھے کا گوشت
کھانا چاہے نماز میں گنگو کرنا چاہے۔۔۔ تو کیا آپ اس کو یہ سارے کام کرنے
کی اجازت دیں گے یا قرآن پاک کی آیات اور احادیث نبویؐ دکھائیں گے کہ یہ
منسوخ ہو گئی ہیں اگر آپ ان کو ان تمام کاموں کی اجازت دیں گے تو یہ اللہ
اور اس کے رسولؐ سے غداری و بے ایمانی ہو گی۔۔۔ اور اگر آپ اس کو یہ
بتلائیں کہ یہ منسوخ ہے تو اگر وہ بھی آپ پر یہی اعتراض کر دے جو آپ ہم پر
کرتے ہیں کہ خواہ کواہ کا ۲۰ آیات و احادیث پیش کر دی ہیں کہ یہ منسوخ ہے
وہ معطل ہے یہ یوں ہے وہ دوا ہے۔۔۔ تو پھر اس وقت آپ کا کیا جواب ہو گا
پھر جو جواب آپ کا ہو گا۔ وہی جواب ہمارا ہے۔۔۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

جلد سے پیچھے رہتا 'شک و شبہ کرنا' اعتراضات کرنا 'سوال و جواب کرنا'
'بھائیوں کے چچ میں الٹی سیدھی باتیں ڈال کر بھولے بھالے سیدھے لوگوں کو
آندوں کے پتھر میں یہ منسوخ تھی وہ حُرُک تھی اس کی اجازت نہیں تھی اس

کے دن نہیں تھے ابھی امیر نہیں تھا فلاں خلیفہ نہیں تھا یہ ساری چیزیں ظلم اور تخلف کی ہیں۔

■ کئی صاحب جواب نہیں آپ کا۔۔۔ ہمارا شبہ یقین کے مراحل کی طرف رہا ہے مگر کہیں آپ مسلمان کا روپ دھار کر مسلمانوں کو ان کی راہ عمل سے ہٹانے کے چکر میں تو نہیں ہیں۔ کہ جہاں پہنچ کر ایک مسلمان اندھا بھرا گونگا بن جاتا ہے وہ دیکھتا ہے مگر اسے قرآن کی آیات و احادیث نظر نہیں آتیں۔۔۔ وہ سنتا ضرور ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو اس کی سماعت قبول نہیں کرتی۔۔۔ وہ قوت گویائی رکھتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کی تائید نہیں کرتا اور اس سازش میں آپ کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں کہ آپ کے جیالوں کے سامنے بارہا قرآن پڑھو انہیں احادیث رسولؐ سناؤ مگر اس سے مس نہیں ہوتے یاد رکھیے۔۔۔ جو اہلحدیث ہے وہ محقق ہوتا ہے تحقیق اس کا ہتھیار ہوتا ہے اور بد قسمتی سے آپ سارے لوح اہلحدیثوں کے جذبات سے کھیلے ہوئے انہیں اسی ہتھیار سے محکوم کر دیتا ہے جس کی تو وہ صلاحیت ہے جس کی بدولت دوسرے فرقہ کے لوگ قرآن و حدیث پر ایمان و عمل کی بنیاد رکھتے ہیں۔۔۔ اور آپ کی نعمت عظمیٰ ان سے یقین لینا چاہیے ہیں۔۔۔ سن لیجئے۔۔۔ ہم لوگوں میں اس احساس کو مرنے نہیں دیں گے وہ ہم نے بھی سوال کریں ہم خوش دلی سے جواب دیں گے۔ اور اگر حضرت مڑے سوال کیا جاسکتا ہے تو آپ کی ان کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ آپ بے سوال و جواب نہ کہے جائیں سوال و جواب سے وہ کتراتا ہے جو مجموعہ نظریہ رکھے۔ جس کے خیالات باطل ہوں اور خود ساختہ ہوں۔

اور بھولے بھالے سیدھے سادے لوگوں کو چکر میں تو آپ ڈال رہے ہیں کہ

۱۔ دوسروں کی اولاد مقبوضہ داری میں جائے۔ آپ اور آپ کے نولے کی اولاد یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔

۲۔ دوسروں کی اولاد وہاں جان کے نذرانے پیش کرے۔ اور آپ اور لیڈران الدعوة کی اولاد یہاں ملازمتیں کرے۔

۳۔ دوسروں کی اولاد وہاں کی سختیاں برداشت کرے۔ اور آپ اور الدعوة کے سرکردہ افراد خود اور ان کی اولاد یہاں مزے سے کاروبار میں مشغول رہے۔

۴۔ دوسرے لوگ اور ان کی اولادیں فٹ دیں۔ اور آپ اور آپ کے مسئولین مال جمع کرنے میں ہی مصروف رہیں۔

۵۔ لوگ جان بھی دیں، وقت بھی دیں، مال بھی دیں۔ اور آپ اور آپ کا نولہ صرف زبانی جمع خرچ کرے۔ تقریریں کرتا رہے۔ کانفرنسیں منعقد کرتا رہے محترم عبدالرحمان کی صاحب ایمانداری سے بتائیے۔ یہ چکر بازیاں آپ کی ہیں یا ہماری؟

اور لوگوں کو صواباً، تابعین، مفسرین کا نقطہ نظر بتانا کہ فلاں آیت منسوخ ہے فلاں ناسخ ہے۔ یہ آپ کو صرف اس لئے چکر لگتا ہے کہ جو مسلمان سوال و جواب کرنے لگ جاتا ہے تحقیق میں مصروف ہو جاتا ہے۔ وہ آپ کی بھول، صلیوں اور چکروں سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح اس کا مال بچ جاتا ہے اس کی اولاد آپ کے چکروں سے بچ جاتی ہے اس کا سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے اس لئے آپ کو یہ سب کچھ برا لگتا ہے۔



علامہ ابجدیٹ طائف منصورہ اوپر سے لیکر نیچے تک محمد شین سے لیکر
ہمارے علماء تک جہاد کے عمل میں شریک ہیں۔ ہمارے چند علماء کو سمجھ نہ
آئے تو ہم کیا کریں۔ سارے ابجدیٹ علماء بس جس جس کو سمجھ رہا ہے علماء
بس جہاد کو ہی چلتے ہیں خلوا قاتلا

■ کی صاحب واقعی سب علماء جہاد کے عمل میں شریک ہیں کوئی قلم سے کر
رہا ہے اور کوئی زبان سے کوئی دل سے برا جانتا ہے۔ فرض کہ ہر کوئی جہاد کر
رہا ہے۔ تو پھر ذرا یہ واضح کیجئے۔۔۔ مرکز الدعوة والے اپنے آپ کو خاص
کہیں کرتے ہیں۔؟ اور پھر آپ فرماتے ہیں

کی صاحب جو بات آپ کی سچی ہے ہم نے فوراً تائید کر دی۔ لیکن جو آپ کا
اپنا خود ساختہ اور مثالی مسئلہ ہو۔ بھلا اس کی ہم یا دوسرے علماء ابجدیٹ کیسے
تائید کر دیں گے۔ اور واقعی وہ من گھڑت مسئلہ کہ جہاد فرض مبین ہے علماء
ابجدیٹ کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ یہ فرض کفایہ
ہے۔۔۔

اور کی صاحب آپ کی تحریک زبانی اور میر پھر کا یہ عالم ہے۔ کہ ایک بات خود
بی کرتے ہیں اور پھر اسے موڑ کر دوسری طرف لے جاتے ہیں۔۔۔
آپ کہتے ہیں۔ سارے علماء ابجدیٹ اور پھر اپنی بات کو پھیرتے ہوئے کہتے
ہیں۔

بس جس جس کو سمجھ رہا ہے بس جہاد ہی کو چلتے ہیں۔۔۔
پہلے سب اور پھر جس جس کو سمجھ رہا ہے۔۔۔ یہ کیسا دوغلا پن ہے۔۔۔ وہ
باتوں میں سے ایک بات صحیح ہے۔ سارے یا جس جس کو بقول آپ کے

سمجھ آجاتی ہے وہ جہاد ہی کو چلتے ہیں۔

مکی صاحب ایسے علماء ہیں ہی نہیں۔ کہ جو بس جہاد کو ہی چلتے ہیں آپ کے گرد کے کون کون سے علماء قتل کے لئے جاتے ہیں۔ امیر سے آپ تک اور مشیران سے لیکر مسئولین تک کون کون قتل میں حصہ لیتے ہیں۔ اور پھر نبوی آپ کا گمراہ کھڑا ہے۔ "ضلوا فاضلوا خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مکی صاحب اس مسئلہ میں تو گمراہ آپ خود ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں ورنہ سانچ کو آٹچ کہاں۔ آپ کب کے ہمارے ساتھ منگلو کر کے اس مسئلہ کو حل کر چکے ہوتے۔ مگر حالت یہ ہے کہ کانفرنسوں میں جوش خطابت دکھائیں گے۔ جلسوں میں شعلہ ہوائی کا مظاہرہ کریں گے مگر ہمارے سامنے آتے ہوئے سانسیں رکھنے لگتی ہیں آواز مدھم دھم پڑنے لگتی ہے۔ گدہ بینہ بینہ جاتا ہے حلق خشک ہو جاتا ہے کیونکہ اندر سے دل تو جھٹکتا ہے کہ مکی تو لوگوں کو پکڑ دے لے گا مگر کسی عالم کے سامنے بیٹھے گا تو دھول کا پھول کھل جائے گا۔

مکی صاحب۔ سارے محدثین "مفسرین اور علماء حق جہاد کو فرض کفایہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ فرض یمن سے نیچے نہیں اترتے۔ بتائیے۔ گمراہ وہ ہے جو علماء حق کی بات کے یا گمراہ وہ ہے جو مومنین کا راستہ پھوڑ کر "ویتیغ غیر سبیل المومنین" دوسروں کے راستہ پر چلتا ہے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔؟



فتوے بازیاں

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کا مزاج دیکھو ساری آیتیں جمع کرو جو جہاد سے پیچھے رہتا ہے۔
قرآن مجید اس کی توحید اور ایمان میں نقص سمجھتا تھا جو جہاد سے اجازتیں مانگتا
ہے ایمان کا نقص ہے وہ بھاگتا چاہتا ہے

■ کی صاحب اللہ کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے جب جہاد فرض میں تھا تو
پیچھے رہتا واقعی نقص تھا اور جب جہاد فرض کفایہ تھا تو خود نبیؐ اور صحابہؓ
میں رہتے تھے جہاد کرنے نہیں جاتے تھے۔۔۔

اور اب ذرا اپنی بات خود اپنے اوپر فٹ کر کے دیکھیں۔۔۔ آپ بھی تو جہاد
کرنے نہیں جاتے کیا آپکے ایمان اور توحید میں بھی نقص ہے۔۔۔؟ یہ نقص
آپ کو صرف دوسروں کی ذات میں نظر آتے ہیں۔۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

اللہ کی قسم جو جہاد نہیں کرتے ان کو اپنے استادوں اور علماء کی بات سمجھ
میں نہیں آتی۔۔۔

■ کی صاحب ہمیں تو بات سمجھ میں آگئی ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور
بعض مخصوص حالات یا خلیفہ کے حکم سے فرض عین بھی بن جاتا ہے لیکن جب
اصلی جہاد ہو گا تو جہاد بھی کریں گے آپ کی طرح اقتدار و مغالوات اور حکومتوں
کی سیاسی لڑائیوں کو اسلام کی لڑائی نہیں کہہ سکتے۔۔۔ اور نہ ایسی لڑائی لڑیں
گے۔۔۔ ویسے کی صاحب آپ چونکہ خود جہاد نہیں کرتے تو واقعی (بقول آپ
کے) آپ کو اپنے استادوں اور علماء کی بات سمجھ نہیں آرہی کہ جہاد فرض کفایہ
ہے

● کی صاحب فرماتے ہیں

اگر مجاہد نہیں مسلمان تو ایمان ناقص ہے۔ اللہ رب العزت کے سامنے
چھو کھڑا ہونے کے قاتل نہیں اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ "مات علی
شعبة من النفاق" نمازوں کے باوجود روزوں کے باوجود متعلق متعلق
مرے گا

■ کی صاحب پہلی بات تو یہ کہ آپ کے اس فتوے کی وجہ سے آپ کے
سرگودہ ساتھی عموماً "اور خود آپ خصوصاً" ناقص ایمان کے حامل ٹھہرے۔ چہ
رب العزت کے سامنے کھڑا ہونے کے قاتل نہیں نمازوں اور روزوں کے باوجود
آپ متعلق مریں گے وہ اس لئے کہ آپ مجاہد نہیں۔ ہاں قول مجاہد کا اعزاز
ضرور آپ کے پاس ہے کہ تقریریں کرنا آتی ہیں درس دلوالو فتوے لگوا لو۔
سب کچھ کروا لو۔۔۔ مگر مقبوضہ کشمیر میں قتال کے لئے نہ بھیجنا نہ مجھے نہ میری
اولاد کو نہ میرے بھائیوں کو۔۔۔

مزید آپ کا یہ کہنا کہ اگر مجاہد نہیں تو متعلق مرے گا۔

جبکہ اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں جاهد فی سبیل اللہ او جلس
فی ارضہ الذی ولد فیہا بخاری

جہاد کہے یا نہ کہے اللہ پر اس کا یہ حق ہے اس کو جنت میں داخل کرے گا
اللہ کہتا ہے توحید "نماز" روزہ "حج" زکوٰۃ کافی ہے جیسا کہ ایک اعرابی نبی
اکرمؐ سے پوچھتا ہے کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جب میں اسے کروں تو جنت میں
داخل ہو جاؤں آپؐ نے فرمایا۔۔۔ تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کر۔ فرض نمازیں پڑھ اور زکوٰۃ ادا کر رمضان کے روزے رکھ تو اس
نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ د
میں اس سے کم کروں گا اور نہ زیادہ۔۔۔ جب وہ جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا جس

کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس اعرابی کو دیکھ لے۔ (حسن علیہ) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں وہ جنتی ہے۔ اور ان کی صاحب آپ کہتے ہیں وہ متعلق متعلق مرے گا اب بتلائے کس کی مانیں آپ کی یا نبی کریم کی۔ ● ان کی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

جملوی کارروائیاں تمہارا دین ہے یہ کل کو کھڑا ہو جائے گا یہ جواب مانگے

کا

■ ان کی صاحب یہ بات کہ جملہ کل یعنی قیامت کو کھڑا ہو جائے گا اور جواب مانگے گا کس نے نبی اللہ نے یا اللہ کے رسولؐ نے۔۔۔ یہ بات نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔۔۔ بس آپ کا ڈھکوسلا ہے یہ۔۔۔

ہاں اگر مخصوص حالات میں یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے فرض میں ہو جائے تو ضرور اس کے بارے میں سوال ہو گا۔۔۔ ورنہ تو خود اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ جہاد کرے یا نہ کرے وہ جنتی ہے۔۔۔ آپ کا فتویٰ صحیح ہے یا نبیؐ کا۔۔۔ فیصلہ آپ خود کر لیں۔۔۔؟

● ان کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

جو نمازیں جو مہلوتیں جو تہجدیں جملہ پر کھڑا نہیں کرتیں ان کی اصلاح کیجئے اخلاص پیدا کیا کریں۔

■ ان کی صاحب اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں جو شخص ایمان نماز روزہ پر عمل کرتا ہے اور وہ جملہ نہیں کرتا اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے (بخاری) اور آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کی اصلاح کیجئے اخلاص پیدا کیجئے نبیؐ کی بات صحیح مانیں یا آپ کا فتویٰ۔۔۔

● ان کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

(۱) جو قتل نہیں کرے گا خدا کی قسم وہ حکم میں اطاعت میں ایمان میں ناقص ہو

(۲) جب تک مومن نہیں ہوتا قتل ثابت نہیں ہوتا اور جب تک قتل نہیں ہوتا مومن ثابت نہیں ہوتا

واہ۔۔۔ کی صاحب۔۔۔ واہ کیا جوش خطابت ہے۔۔۔ لوگوں کے دل کو موہ لیا آپ نے اپنے انداز بیان سے۔۔۔ مگر یہ تو سوچ لیا کریں کہ جو بات زبان سے نکل رہی ہے۔ اگر کسی نے یہ پوچھ لیا کہ کی صاحب آپ نے قتل کیا ہے تو پھر تو بڑی مصیبت پڑ جائے گی۔ فتویٰ ہازی وہ سہوں پر کرتا تو پیدا آسمان ہوتا ہے اپنے فتوے کی مدح سے آپ بھی ناقص ایمان والوں میں شامل ہو جائیں گے آپ کے بے شمار جیالے ناقص ایمان والے قرار ٹھہریں گے۔

اور وہ سری بات یہ ہے کہ جوش خطابت میں یہ بھی بھول گئے کہ کل قیامت کو اگر اللہ نے آپ سے پوچھ لیا کہ میں نے اپنے نبی کے ذریعے ایسی کوئی بات نہیں کہلائی تھی "اے کی تو نے کہاں سے کہی" تو تھاپے جنت آپ کا مقدر ہو گی یا جہنم۔

یہ لایعن قسم کی فتوے بازیاں خارجیوں کا طریق تھا۔۔۔ ذرا سوچ سمجھ کر فتویٰ دیا کریں۔

اور رجوع کریں توبہ کریں عوام الناس کے سامنے کہ آپ نے مجمع میں یہ فتوے بازیاں کی ہیں۔ کیونکہ آپ کے بقول جو قتل نہیں کرتا وہ ناقص ایمان والا ہے مومن ثابت نہیں ہوتا۔ جبکہ وہ سری طرف اللہ کے رسولؐ جہاد نہ کرنے والے کو جنت کی خوشخبری سنارہے ہیں کیا ناقص ایمان والا یا جو مومن ثابت نہ ہو۔ اس کا اللہ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔۔۔؟

کی صاحب۔۔۔ پہلے فتوے کو توکل لیا کریں پھر لاگو کیا کریں۔

● کی صاحب فرماتے ہیں —

جب جہاد ہو رہا ہو تو جو پیچھے رہ جائے والا ہو وہ ظالم اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ خدا کی قسم جب جہاد ہو رہا ہو جنگ جاری ہو قتل کا اعلان ہو چکا ہو جب مسلمان لڑ رہے ہوں شہادتیں پیش ہو رہی ہوں کافر کی لاشیں گر رہی ہوں جو پیچھے رہ رہا ہے وہ اپنی عاقبت کی فکر کرے

■ کی صاحب آپ تو آج کی اقتدار و مغلظات کی لڑائیوں کے بارے میں یہ فتوے دے رہے ہیں میں آپ کو خالص اسلامی جنگوں کی مثال دیتا ہوں۔ اس وقت جہاد جاری تھا۔ اسلام کے نفع کے لئے جاری تھا قتل کا اعلان ہو چکا تھا مسلمان لڑ رہے تھے شہادتیں پیش ہو رہی تھیں کافروں کی لاشیں گر رہی تھیں اور خود کائنات کے امام محمد رسول اللہ جنگ سے پیچھے تھے اب آپ کے فتوے کے مطابق تو نبی کائنات ﷺ ظالم بنے اور نبی کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے کی صاحب فتویٰ دیتے وقت اگر صرف دنیا کا مال اور شہرت کمانے کی فکر ہو تو ایسے ہی فتوے صادر ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کی نذر میں چاہے امام الانبیاء ہی کیوں نہ آئے کیونکہ آپ کی زندگی میں بقول آپ لوگوں کے ۸۷ جنگیں لڑی گئیں اور آپ نے صرف ۷۲ جنگوں میں شرکت اور ۶۰ جنگوں میں پیچھے رہے تو آپ کے فتوے کے مطابق نبی پاکؐ ظالم ٹھہرے۔ اور وہ صحابہؓ جو دینے میں رہتے تھے وہ بھی ظالم ٹھہرے ان کی عاقبت بھی خراب اور وہ محدثین جو کبھی جنگ میں نہ گئے وہ بھی ظالم اور ان کی بھی آخرت برباد ہو گئی۔ اور کی صاحب اب رہ گئے آپ اور آپ کے سرکردہ لیڈران "پروفیسرین" "منشیان" اور دیگر چاہنے والے جیالے جو کسی جنگ میں نہیں گئے۔ سب کی آخرت برباد۔ رکھا کی صاحب آپ نے اللہ کے رسولؐ "صحابہؓ" اور محدثینؓ کے راستے سے جتنے کام انجام دیے آپ کا اپنا فتویٰ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے گلے کا

بند امین کیا۔۔۔

کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ رب العزت قرآن مجید میں جو غلطیاں تھے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں پر کس خوفناک طریقے سے قرآن مجید ان پر عین کرتا ہے قرآن ان کے لئے نفاق کا اعلان کرتا ہے۔۔۔

■ کی صاحب شاید آپ جنوں میں جلا ہو گئے ہیں یا آپ کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں جب جہاد فرض میں ہو جائے تو اللہ پیچھے رہ جانے والوں پر سختی کرتا ہے اور جب فرض کفایہ ہو تو نئی اور صحابہ پیچھے رہتے ہیں لیکن اللہ ان کو کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ انکے منافق ہونے کی بجائے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے۔۔۔

اچھا یہ بتائیے کیا آپ اس وقت آگے نکل کے میدان میں ہیں یا پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہیں۔ اور لامحالہ آپ کا جواب یہی ہو گا کہ میں میدان جنگ میں نہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں میں ہی ہوں۔۔۔ کیونکہ پاکستان کا علاقہ میدان کارزار تو نہیں ہے۔۔۔ اب یہ واضح کیجئے۔۔۔ اور اپنے اوپر لٹوٹی صادر کیجئے کہ کیا آپ پر بھی قرآن نفاق کا اعلان کر رہا ہے۔۔۔ یا نہیں۔۔۔؟



لم تقولون ما لا تفعلون

(الصفت آیت 2)

وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں

● عبدالرحمن کی صاحب کہتے ہیں۔

ما لکم لا تفعلون فی سبیل اللہ قرآن سوال کرتا ہے نہ

کرنے پر قدغن لگاتا ہے۔ ہمارا مولوی پھارا پریشان ہے۔

■ کی صاحب اگر قرآن سوال کرتا ہے تو کیا یہ سوال صرف ہم سے کرتا

ہے۔ یا اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ سے بھی سوال کرتا ہے۔ کیا جہاد نہ کرنے پر

صرف ہم پر قدغن لگاتا ہے یا اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ پر بھی قدغن لگاتا ہے۔

کی صاحب اب جو سوال میں آپ سے کرنے لگا ہوں اس کو ہڈ کر تب

پہارے نہ بن جائے گا کہ جس طرح جہاد فرض میں ہے یا کتب پر گفتگو کرنے

سے بچنے کے لئے آپ اور آپ کا لولہ بے چارگی سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

مگر جائے فرار نہیں مل رہی۔ اور آپ ہیں کہ سامنے آتے نہیں۔ بات کرتے

نہیں کہ یہ مسئلہ حل ہو۔ مگر آپ اس مسئلے کو کیوں حل کریں گے۔ اگر یہ

مسئلہ حل ہو گیا تو آپ کا جہاد کے بارے خود ساختہ عقیدہ رست کی دھار میں

جائے گا۔ ذرا یہ بتائیے کہ آپ خود جہاد کے لیے کیوں نہیں جاتے۔ اب ذرا

بتائیے۔ اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

مستضعفین (مظلوم لوگوں) کو خالص کی بستی سے نکالنے کے لیے کون

سا فکری بھیجا تھا؟ اور ہاں ذرا کشمیر کے مظلوموں سے بھی پوچھ لیں کہ کیا وہ اپنی

بستی سے نکلتا چاہتے ہیں۔ اپنی سرزمین اور دارا کفر کو چھوڑنے کے لیے تیار

ہیں۔ یہ نہ ہو کہ جوش میں آکر آپ انہیں نکالنے کے لیے چلے جائیں مگر

۸۸
 اُمت پر عمل ہو جائے۔ لیکن وہ پاکستان آنے سے انکار کر دیں۔ اور آپ کو ہر
 جہ شرمندگی اٹھانی پڑے۔ اور اگر اُس دور میں آپ جیسے لوگ ہوتے تو اللہ
 کے رسولؐ کو بھی یہ کہہ دیتے کہ دیکھو ہمارا نیا پھارا پریشان ہے۔ جہاد نہیں
 کرتا۔ کوئی لشکر نہیں بھیجتا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔
 گھروں کا دفاع اللہ کرے گا۔

■ کی صاحب تبلیغی جماعت والے بھی یہی کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ
 چلے لگائے چلیں گھر کی دیکھ بھال اللہ کرے گا۔ اور اگر آپ اپنے قول کے
 اتنے ی سچے ہیں تو کی صاحب آپ کیوں جہاد کے لیے نہیں نکلتے۔ آپ کے
 گھروں کا دفاع بھی اللہ کرے گا۔ دیکھ بھال اللہ کرے گا۔ کیا یہ مسئلہ صرف
 دوسروں کے لیے ہے۔۔۔۔۔ اگر بات ایسی ہی ہے اور واقعی ایسی ہی بات
 ہے تو یہ اسد رسولؐ تو نہیں ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

نڑنگ لے لو۔ کیا بیوی سے لڑنا ہے۔ گھر میں بچوں کو قتل کرنا ہے۔ یا
 ملک میں فساد کرنا ہے۔۔۔۔۔ نڑنگ کیوں لو۔ ترہبون بہ عدو اللہ

■ کی صاحب نڑنگ لے کر بیوی بچوں سے نہیں لڑا۔ بلکہ قوت کو جمع کرنا
 ہے۔ تاکہ جب ضرورت پڑے تو سردھڑکی ہاڑی لگا دی جائے۔ نڑنگ لے کر
 اقتدار کی لڑائی نہ لڑتا پھرے۔ اور جب اسلام کی لڑائی شروع ہو جائے تو پھر اللہ
 کے دشمنوں کو ڈراؤ۔ یہ نہیں کہ اپنے کرتوتوں اور اقتدار کی جنگ کی
 وجہ سے دشمنوں کو شیر بنا کر مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کرنا۔ ان کے گھر
 جلاؤ۔ ان کو قتل کرنا۔ کی صاحب ہمیں اس پر بالکل حیرت نہیں ہے کہ آپ

کو ملک میں "اصلاح" فساد کیوں نظر آتا ہے۔ کیونکہ بے نظیر کے ماتحت بن کر آپ جہاد کر رہے ہیں اور اس کے خلاف ہر کام آپ کو فساد ہی نظر آئے گا۔ اچھا کی صاحب یہ ٹریننگ لے کر آپ جہاد کرنے کیوں نہیں جاتے۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ہم سب اٹھ کر جہاد کو جائیں۔۔۔

■ لیکن کی صاحب ایسی جذباتی تقریر کرنے کے بعد آپ مقبوضہ کشمیر جانے کی بجائے مرید کے میں اپنی کوٹھی کی طرف رخ کیوں کر لیتے ہیں۔ اپنی گاڑیوں کے رخ کشمیر کی طرف کیوں نہیں پھیرتے۔ کیا اس کا یہ معنی بنتا ہے کہ ہم سب اٹھ کر مرید کے جہاد کو جائیں۔ کیا مرید کے میں آپ لوگوں نے جہاد شروع کر رکھا ہے؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ قرآن میں کہتے ہیں۔ نکل۔ خفافاً و ثقلاً قوت تھوڑی ہے نکل۔ زیادہ ہے نکل۔ بوڑھے ہو تب بھی نکل۔۔۔

■ کی صاحب اگر اس آیت کا یہی معنی ہے تو بوڑھے تو بوڑھے آپ جوان ہو کر نہیں نکلتے۔ کیا صرف اچھرے لوگوں کو نکالنا ہی مقصد ہے اور خود پیچھے رہ کر۔۔۔؟

اور کی صاحب کو چونکہ پتہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ اس لیے وہ چپکے سے خود تو اس پر عمل کر لیتے ہیں۔۔۔ اور گریختے ہوئے خطیبانہ انداز میں لوگوں سے کہہ دیتے ہیں۔۔۔ تم نکل۔۔۔ کی صاحب کیا آپ کو اللہ سے ہالکل ڈر نہیں لگتا۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

کوئی صحابی تقریباً ایسا نہیں ہو گا۔ جس نے جہاد میں مسلسل متواتر حصہ نہ

■ مکی صاحب ایک تو یہ بات ثابت کرنا آپ کے لیے مشکل ہی نہیں عمل
 پہنچے کہ سب صحابہؓ کو میدان جنگ میں مسلسل و متواتر سرگرم عمل دکھائیں۔
 اور دوسری بات یہ کہ آپ لوگوں کو جو بات کہہ کر اکسار رہے ہیں۔ آپ خود اس
 پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ چلیں مسلسل متواتر نہ سہی کبھی نہ کبھی ہی عمل کر
 لیں۔ مگر آپ تو اس کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے۔ کیا آپ کو قرآن کی یہ
 آیت بھول گئی ہے۔ **لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ** " (الاکہ)۔
 وہ کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ احمد شاکر صاحب بہت بڑے علماء میں سے
 ہیں انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ مسلمان اٹھ کھڑے ہوں۔

■ محترم مکی صاحب بقول آپ کے احمد شاکر ۱۹۵۶ء میں فوت ہوئے۔ ان سے
 یہ فتویٰ صادر ہوئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ کیا اس فتویٰ کی خبر
 آج آپ کے پاس پہنچی ہے۔ یہ تو بالکل وہی بات ہوئی کہ ایک انگریز نے
 شیخوں کو محرم میں ماتم کرتے دیکھ کر پوچھا۔ یہ کیوں ماتم کر رہے ہیں۔ تو کسی
 نے بتایا کہ حضرت حسینؑ کی شہادت کے غم میں۔ انگریز نے پوچھا کہ یہ واقعہ
 کب ہوا۔ تو کہا گیا کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے۔۔۔ تو انگریز نے انتہائی
 حیرت سے کہا۔۔۔ کیا ان کو آج پتہ چلا ہے۔۔۔

مکی صاحب ۴۰ سال پرانا فتویٰ لیے تب عرصہ دراز سے بیٹھے دے۔ ہر
 اچانک ہی اس پر عمل کرنے کا خیال کیسے پیدا ہو گیا۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے
 گا۔۔۔؟

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

وہ جہاد پر کمر بستہ۔ میرا فتویٰ ہی نہیں جڑتا۔ وہ "اشداء علیٰ

الکفار" اور میں ان کے نیچے لگا ہوا ہوں۔

■ کی صاحب سبلی بات تو یہ ہے کہ صحابہ کا جہاد اسلام کے لیے اور آپ کے لڑائیاں اپنی نبیواریوں اور دوسروں کے اقتدار کے لیے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاد پر کمر بستگی دوسروں کے بچوں کے لیے۔۔۔۔۔ آخر آپ کے اور آپ کے بچوں کے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔۔ آپ کے نولے کے بچے کئے افراد کے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔۔ کیا صرف جہاد پر کمر بستہ ہونے۔۔۔۔۔ کیا صرف فرض عین کا فتویٰ دینے۔۔۔۔۔ تقریریں کرنے۔۔۔۔۔ مخصوص دوسروں کی نمائندگی کرنے سے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا حق ادا ہو گیا۔۔۔۔۔ آخر آپ اور آپ کے ساتھی گردنیں کٹائیں کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔۔ آپ "اشداء علی الکفار" کا عملی مظاہرہ کرنے مقبوضہ کشمیر کیوں نہیں جاتے؟ آپ کیوں بے نظیر کے نیچے گئے ہوئے ہیں۔ شاباش اپنے قول اور فعل میں مسابقت پیدا کریں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

تاکہ میری گردن کفایت کر جائے زید کی کٹ جائے۔

■ کی صاحب یہی سوال آپ اور آپ کے نولے کے مخصوص الزام سے کوئی آکر دے کہ آپ اپنی گردن پیش کیوں نہیں کرتے۔ زید کی کیوں کٹوانا چاہتے ہیں۔ پھر آپ کا جواب کیا ہو گا۔۔۔۔۔ بتائیے کیا ہے کوئی جواب۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

مومن حق کون ہے۔ اولئک هم المومنون حقا۔ جو جہاد نہ

کرے۔ ہجرت نہ کرے۔ مسلمانوں کی مدد نہ کرے۔ مناصرت میں قتل نہ کرے اور جو یہ کام نہیں کرتا یقیناً کم تر درجے کا آدمی ہے۔

■ کی صاحب یہ بات آپ اور آپ کے نولے کے ان افراد پر بھی فٹ ہوتی

صحابہؓ، تابعینؓ، محدثینؓ، مفسرینؓ آئمہ دین جیسی شخصیات بھی نہیں پچھتیں۔

لیکن اتنی بڑی جرات کرنے کے بعد اور جہاد کو فرض میں فرض میں کا رہا لگانے کے بعد حالت زار آپ کی یہ ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد کی گردن کٹانے آگے نہیں بڑھتے۔ اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے چاہا بازیاں، پیسٹریے بازیاں، فتنی مویشیاں اور چھ میگوئیاں کرنے لگ جاتے ہو۔ آخر کیوں؟۔ محترم کی صاحب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کر کے دکھائیں۔۔۔؟

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

کہ مجھے جہاد سمجھ نہیں آ رہا کیا خون کے بہ جانے کا خوف ہے یا موت کا ڈر ہے کہ اس ڈر نے تجھے بزدل بنا دیا ہے۔ کیا دنیا میں مسلمان عورتوں کی تہی ہوئی عزتیں نظر نہیں آ رہی۔ کیا دنیا میں معصوم بچے ذبح ہوتے ہوئے تجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ میرے بھائیو کشمیر کی بیٹیاں ساری دنیا میں کل کرنے والے مسلمانوں کو پکار رہی ہیں۔

■ ظفر صاحب اگر یہی سوال کوئی تپ سے کر دے کہ آپ کو یہ نظر نہیں آ رہا پھر آپ کا کیا جواب ہو گا کیا تپ کو خون بہ جانے کا خوف ہے یا موت کا ڈر۔ میں آپ سے پہچانتا ہوں کہ کیا آپ کے ملک میں عورتوں کی عزتیں نہیں لٹ رہیں۔ بچے ذبح نہیں ہوتے اور پھر وہاں پر عزتوں کے لٹنے اور بچوں کے ذبح کا سبب آپ خود ہیں۔ ورنہ مقبوضہ کشمیر والوں نے اس بات کا برملا اعتراف کیا ہے کہ آزادی کی جگہ لڑنے سے قبل اس قسم کے واقعات ہمارے ساتھ نہ ہونے کے برابر پیش آتے تھے۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

دنیا میں مسلمانوں کی سرزمین پر اللہ کی سرزمین پر اللہ کے بانگیوں بد معاشوں اور ذلیلوں کا قبضہ ہے نظر نہیں آتا۔ کفار کی نجات سے ماری دنیا

بھری ہوئی ہے اور تیری سمجھ پر تاملے

■ ظفر صاحب جس ملک سے آپ جہاد کے لیے نکلتے ہیں کیا یہ اللہ کی سرزمین

نہیں کیا اس پر اللہ کے ہائی بد معاش دلیل نوے کا قبضہ نہیں کیا اس پاکستان

بھائیوں کھو شرک کی نجات نہیں آپ کو یہ سب کچھ سرحد کے پار نظر کیوں آتا

ہے۔ جہاد اگر کٹا ہے تو اپنے ملک سے شروع کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ شرک

کے خلاف کام کرو جتنی گناہ تو اس گناہ کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں

رکھتے۔ یہاں آپ جہاد اس لیے نہیں کریں گے بلکہ اس کو فساد کیس گے کیونکہ

بے نظیر اس کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ کا عمل کچھ ہے اور دعویٰ کچھ۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

کیا تو اس وقت بیدار ہو گا جب تیرے گھر میں آگ لگ جائے گی تو لوگوں

کو مدد کے لئے پکارے گا اور لوگ کیس گے ہمیں اشکال ہے تو بھی جل جائے

گا۔ تیری عزت بھی مٹ جائے گی تیرا گھر بھی جل جائے گا پھر بھی تجھے اشکال

رہے گا۔ پھر بھی تجھے جہاد کے مسئلے میں سمجھ نہیں آئے گی۔

■ ظفر صاحب یہی بات کوئی آپ کو کہے کہ جب آپ کے گھر میں آگ لگ

جائے گی۔ آپ کی عزت مٹ جائے گی۔ آپ کا گھر جل جائے گا پھر آپ

مقبوضہ کشمیر جہاد کے لیے جائیں گے اب تو صرف پاکستان میں بد عیش اور

غریب ہی مار رہے ہیں کیا عملی جہاد اس وقت آپ کریں گے کوئی ہم سے پوچھے

تو ہم کیس گے ہم اس قسم کا کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ جس طرح کا مقبوضہ

کشمیر والوں نے اقتدار کے لیے اٹھایا ہے بلکہ بقول قرآن کے۔ کفوا

ایلیکم۔ (سورہ النساء آیت 77) ہاتھوں کو اس وقت تک روکے رکھیں گے

جب تک طاقت نہیں آ جاتی۔ باطل سے ٹکرانے کی اور ایک زمین کا ٹکڑا نہیں

مل جاتا۔ اس وقت تک لوگوں کی ذہن سازی کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ نبی

اکرمؑ نے کی۔ اور جب قوت جمع ہو جائے گی۔ اللہ زمین کا کوئی ٹکڑا دے دے گا۔ جس طرح اپنے نیا کو دیا تھا پھر ہمارا جہاد اسلامی نظام کے لیے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

● ظفر صاحب فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کی سرزمین پر کافر ایک ہاشت قبضہ کر لیں مسلمان جب تک اس کو آزادانہ کرالیں دنیا کے سارے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔

■ ظفر صاحب یہ فتویٰ کس مطلق کا ہے اور پھر مسلمانوں کا کوئی ملک ہے یا سب انگریز کے ملام ہیں۔ مسلمان مسلمان نہ رہے مشرک اور بے دین ہو گئے۔ مسلمانوں کی سرزمین کیسی۔ اب کشمیر مسلمانوں کی سرزمین ہے کیا یہ پاکستان کا حصہ ہے۔ ہندوستان نے کب پاکستان سے جھینا۔ کیا اس کا کوئی جواب ہے اور پھر یہ جہاد آپ اور آپ کے ٹوٹے کے بیٹوں پر فرض کیوں نہیں ہوتا۔

● ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں۔

کشمیر میں میری بی بی بن کی عزت لٹ گئی وہمچینا کے اندر میری بی بی میری بی بی میرے بیٹے کو ذبح کر کے میری ماں کو کھا گیا اس کے خون کو پیج۔ کون ہے جو ان مظلوم مسلمانوں کے لیے اٹھے گا۔ یہ لٹے صرف بہانے ہیں یہ بڑبولی ہے اللہ کی راہ میں نکلنے سے ڈر ہے خوف ہے موت کا خوف اور ڈر ہے۔

■ ظفر صاحب کشمیر میں عزتیں آپ جیسے لیڈروں کی وجہ سے نہیں اور باقی علم جن ملکوں میں ہوا کیا ان کی مدد کے لیے آپ نہیں اٹھیں گے۔ آپ تو فرض عین کا فتویٰ دے کر بہادر بن گئے آپ کو کیوں موت کا خوف اور ڈر ہے آپ کیوں نہیں نکلتے۔ دوسروں کو بزدل کہہ کر اور بہانہ باز کہہ کر آپ کے سر سے جہاد کا فرض اتر گیا۔ ان مظلوموں کی مدد کے لیے آپ کو اور امیر المجاہدینؒ کو بھی تو جانا چاہیے۔ کیا آپ کو ڈر لگتا ہے؟

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں۔

ابوبکرؓ، عمرؓ اور اللہ کے رسولؐ کہتے ہیں جہاد کریں۔ کلشن، مسلمان اور

یہ زبان بھرکتا ہے جہاد نہ کرو ہمیں کس کا راستہ پسند ہے۔

■ ظفر صاحب کیا اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ صرف ہمیں جہاد کرنے کا حکم

دے رہے ہیں یا آپؐ کو بھی یا یہ حکم صرف ان لوگوں کی اولاد کے لیے جن کو

آپؐ آگے بھیج رہے ہیں اور آپؐ کی اولاد کے لیے نہیں؟ ہمیں تو آج تک یہ

بات سمجھ نہیں آئی کہ آپؐ جیسے جہاد کے شیدائی اور متوالے ابھی تک صرف

زبانی جمع خرچ اور فتوے بازیوں سے ہی شاید اپنا حق جہاد ادا کرنے میں کیوں

تکین ہیں۔ دوسروں کو میدان جنگ کا راستہ دکھا کر خود آپؐ لوگ گھر کو لوٹ

آتے ہیں۔ اب یہ بات آپؐ کی ہی تو ہے نا۔ کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور اللہ کے رسولؐ

کہتے ہیں جہاد کریں۔ اور اسی راستہ کو آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے پسند بھی

کیا ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپؐ لوگوں کے قول اور فعل میں اتنا بڑا تضاد

کیوں ہے۔ اپنے پسندیدہ میدان کی طرف جاتے کیوں نہیں؟ ایک اور بات جو

آپؐ چھپا گئے۔ کلشن، مسلمان اور جان بھر تو یہ خواہش بھی رکھتے ہیں کہ بنیاد

پرستی کو ختم کر دیا جائے اور جو کام وہ نہیں کر پا رہے تھے۔ وہ آپؐ ابھام دے

رہے ہیں۔

رعی کافروں کی بات؟۔ آپؐ تو ان کی خواہش کے احرام میں بھی کمر بستہ

ہیں۔ اور ہمیں تو اللہ کے رسولؐ نے بتایا ہے کہ جہاد کرو یا نہ کرو جنتی ہو۔۔۔

اب بتائیے یہ بات کس کی ہے۔؟ اور رہا جہاد کے فرض عین ہونے کا مسئلہ

جب ایسا وقت آئے گا تو آپؐ لوگوں کی کانفرنسوں اور جلسوں کی ضرورت نہیں

ہے۔ پڑے گی۔ ہر مسلمان نکلے گا۔ اور اسلام کے نفاذ کے لیے اپنی جان کے نذرانے

پیش کرے گا۔ اور فرض کفایہ کی صورت میں جہاد نہ کرنے والا بھی جنتی ہے

اور جہاد لے تو جنت کے اعلیٰ درجے پائے گا۔ مگر ہمیں تو صرف اللہ ہی اس بات کا ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے ہماری اور بے شمار اباؤں کی اس خواہش کا احترام نہیں کر رہے۔ ہم تو آپ سب کو جنت کے اعلیٰ درجوں تک دیکھنا چاہتے ہیں۔ نبھانے آپ ہماری اس خواہش کو کب پورا کریں گے؟
اور یہ کافر ملکوں کے سربراہ اصلی جہاد سے واقعی ڈرتے ہیں جو اسلام کے فساد کے لیے ہوتا ہے۔ اقتدار کی لڑائی کو تو یہ کافر بادشاہ خوب پسند کرتے ہیں اور اسکو دیتے ہیں۔ امریکہ بھی دیتا ہے اور برطانیہ بھی۔ سب خوش ہیں۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں۔

کیا ہماری عقل چلی گئی۔ کیوں ہم نے اپنے دلوں کو بند کر لیا کیوں ہماری آنکھیں دیکھنے کے بلجور اندھی ہو چکیں کیوں ہم نے اپنی سوچ اور فکر پر تامل لگا لیے جہالت کے۔

■ ظفر صاحب یہ سب کچھ آپ پر فٹ ہوتا ہے۔ آپ کی عقل نے قرآن و حدیث کے حکم کو چھوڑا۔ محدثین کے پھیلے سے دل بند کر لیتے۔ آخر دین کے تقاضوں سے آنکھیں بند کر لیں اور بے نظیر اور کلنشن کی سوچ پر چل دیئے مقصد ایک ہے بنیاد پرستوں کو مٹاؤ۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

میرے بھائیو! قل و جہاد مسلمانوں کے لیے فرض ہے۔ آپ بھی تیاری کریں اور کشمیر میں داخل ہو جائیں۔ مسلمانوں کے سارے علاقے پکار رہے ہیں۔ آئیے جہاد کا میدان کھلا ہے میرے بھائیو! بڑی کو ترک کر دیے جو مشکلات ہیں اس سے جان چھڑائیے۔

■ ظفر صاحب واقعی یہ قل و جہاد سروں کے لیے فرض ہے آپ کے لئے نہیں وہ تیاری کریں آپ نہیں۔ وہ کشمیر میں داخل ہوں ان کو مسلمانوں کے علاقے

پکار رہے ہیں آپ کو نہیں۔ ان کے لئے جہاد کا میدان کھلا ہے اور آپ کے لئے یونٹوں کی پروفیسری اور مدرسے کی ڈائریکٹری۔ وہ بڑی کو ترک کریں اور اپنے گھروں میں دیکے رہیں وہ انتظامات سے جان چھڑائیں اور آپ نیت کرنے پر زور دیں۔ ویسے خوب تقسیم کی ہے آپ لوگوں نے تلک ادا

قسمہ ضیزی۔ مالی مفادات

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

تارے اللہ کے فضل سے دستے معسکرات چھاؤنیاں میں جہاد پر جاتے ہیں۔ ایک دروازہ کھل رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں یا اللہ یہ دروازہ بند نہ کرے۔

■ کی صاحب برطانیہ کب یہ کہے گا کہ تیجہ "دسواں" چالیسواں بند ہو جائے۔ گیارہویں "عرس" کو بندے "شب برات" کے حلوے کا خاتمہ ہو جائے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ یا اللہ یہ دن دینی رات چوگنی ترقی کرے۔

ایسے ہی آپ کے مالی مفادات اس لڑائی سے وابستہ ہیں۔ عمارتیں کھڑی ہو رہی ہیں۔ تختیاں مل رہی ہیں۔ وقفے چل رہے ہیں۔ گاڑیاں دوڑ رہی ہیں "وقت" دھڑا دھڑبن رہے ہیں۔ آپ یہ کب چلیں گے کہ یہ آرام یہ آسائشیں ختم ہو جائیں۔ اور آپ وہیں اپنی اسی جگہ پہنچیں۔ اور آپ کی یہ بات بالکل ہی غلط ہے۔ کہ یہ دستے اسلام کی سرحدی کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

● کی صاحب آپ کہتے ہیں۔

جب جہاد آیا تو اسلام اوپر گیا۔

■ کی صاحب واقعی جہاد سے اسلام کی سرحدی ہوتی ہے۔ لیکن آپ ایمانداری سے بتائیے۔ کیا گزشتہ ساٹھوں میں بہا ہونے والی جنگوں سے اسلام سر بلند ہوا ہے یا بدنام ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ جہاد اسلام کی سرحدی کے

لے نہ تھے۔ اسی لیے یونیا میں اسلام اوپر نہ گیا۔ افغانستان میں اسلام اوپر نہ گیا اور یہی حال کشمیر کا ہو گا۔ ہاں اس اقتدار اور آزادی کی لڑائی میں آپ کے کردہ کامل گراف واقعی اوپر چلا گیا ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

پریم کفر بلند ہو تو لالہ کہہ کر شکر کہ آ جا۔

■ مکی صاحب آپ ذرا اپنے آپ و اپنی بات پر تولیئے۔ اگر لالہ کہہ کر چلا جاتا جرم ہے تو اس جرم میں آپ ہم سے دگنا زیادہ شریک ہیں۔ وہ اس طرح کہ لوگوں کی اولادوں کو تو پریم کفر سرنگوں کرنے سری مگر بھیج دیتے ہیں اور خود مگر آجاتے ہیں۔

اور کیا وجہ ہے کہ یہ پریم کفر آپ کو صرف مقبوضہ کشمیر میں ہی بلند ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کیا پاکستان میں ایسا نہیں ہو رہا۔ یہاں تو شرک کے الے قائم ہیں۔ بدعات کے ہزار گرم ہیں۔ بے حیائی کا دور دورہ ہے۔ اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ چونکہ یہاں آپ کو بے نظیر اس بات کی اجازت نہیں دینی ورنہ نوکریاں ملتی ہو جائیں گی "کاروبار ٹھپ ہو جائیں گے۔ نرم گرم بستر کی جگہ ٹھنڈا رخ فرش ہو گا۔ جیل خانے "محبت خانے ہوں گے۔ اب کون تکلیف برداشت کرے۔ اذیت سے اور بیش و عشرت سے منہ موڑے۔ اس لیے آپ اس کو ملک میں فساد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور مقبوضہ کشمیر میں چونکہ مالی مخلو پیش نظر ہیں اس لیے وہاں آپ کو پریم کفر بلند ہوتا نظر آتا ہے۔

من لیجئے۔ جہاد بڑا قدر و قیمت والا عمل ہے۔ لیکن جب اسلام کے لئے جہاد ہو۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے جہاد ہو تو مسلمان ضرور اس میں شرکت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی فرض کفایہ سمجھ کر نہ جانا چاہے تو اس پر کوئی طعن نہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے اجازت دے رکھی ہے۔ کہ تم اگر کلن اسلام پر عمل کرو اور

طاقت نہ ہونے کی وجہ سے یہی وہ نقصان ہے جس میں برا جانو تمہارے لیے
کافی ہے۔ اور جب جہاد فرض میں ہو جائے تو اس میں شرکت کے بغیر کوئی
چارہ نہیں ہوتا۔ یہی اصل مسئلہ ہے "خدا اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں۔ چاہے
اصلاح کر لیں۔ کل کو آپ نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔"

خلاصہ ترجمہ

● کی صاحب فرماتے ہیں —

ان بیوتنا عودۃ — اور ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ گھر کام کاج کرنے والے
نہیں۔

■ کی صاحب قرآن کی آیت کا کیا یہ ترجمہ بنتا ہے یا اپنے مطلب کے لیے
آپ نے تحریف کی ہے۔ قرآن کے لفظ معنی کیے ہیں۔ صرف اس لیے کہ جو
لوگ مقبوضہ کشمیر میں لڑائی کرنے میں جاتے اور یہ کہتے ہیں کہ میرے مطلق گھر
کا کام کرنے والا کوئی نہیں اس کو تنبیہ کرنے کے لیے آپ نے یہ تحریف کر
ڈالی۔ کچھ اللہ کا خوف کریں۔

● کی صاحب فرماتے ہیں —

اللہ اکبر کانمو میدان جنگ کانمو ہے۔

■ کی صاحب اللہ اکبر تو لہاز کے انتقام پر بھی ہے صرف میدان جنگ میں
نہیں۔

● کی صاحب فرماتے ہیں —

ولم یحدث بہ نفسہ نہ جہاد کیا۔ نہ سوچا نہ پڑھانا نہ

ابھارا نہ نیت کی۔۔۔ مات علی شعبۃ من النفاق۔ منعت کے
ایک شعبہ پر مرے گا۔

کی صاحب

تپ نے یہ تحریف صرف اس لیے کی کہ اپنے تپ کو بچا سکے۔ اپنے
 لیے کو بچا سکے۔ کیا اس حدیث کا یہی ترجمہ بنتا ہے کہ "نہ پڑھانہ پڑھایا
 ہمارا"۔ پڑھانے کا ترجمہ اس لیے کیا کہ اپنے گروہ کے ان علماء کو بچا
 لیں جو عقیدہ کشمیر و غیوہ میں قتل کرنے کے بجائے دوسرے میں پڑھانے میں
 اور اہمارے کا ترجمہ اس لیے کیا کہ اپنے آپ اور اپنے گروہ کے
 ان افراد کو بچا لیں جو دشمنوں سے قتل کرنے کی بجائے صرف زبانی 'تقریروں
 اور درسوں پر نذر دیئے ہوئے ہیں۔

کی صاحب حدیث کا ترجمہ غلط کرتے ہوئے آپ کو اللہ کا خوف آتا ہے یا
 نہیں۔ تم جہل شریعت بل کی طرح اس لڑائی کو اسلام کی لڑائی قرار دے کر
 جہاد کو اکساتے ہو۔ جو اقتدار و کرسی کی جنگ ہے صرف فسطح کی جنگ ہے
 آزادی کی جنگ ہے۔ اور قرآن و حدیث کی تحریف کر کے اور مثالیں ان جنگوں
 کی دے کر جو خالص اسلامی جنگیں تھیں کہ علیہ لفظ بھیجتا تھا۔ اسلام باندھ ہوتا
 تھا۔ کافر جزیہ دیتے تھے۔ اسلام بھیجتا تھا۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا دوڑا

بھان مٹی نے کتبہ جوڑا

اور اس دور میں جہاد افغانستان کی مثال پیش کرتے ہو۔۔۔ جہاد۔۔۔ اس
 جہاد کے بعد افغانستان میں اسلام باندھ ہو گیا۔ جو کافر ہیں وہ جزیہ دینے لگے۔
 اسلام پھیلنے لگا۔ جب کہ حالت زار یہ ہے کہ جنہوں نے یہ جہاد کیا تھا۔ آج
 وہی مجاہدین آئیں ہیں ایک دوسرے کو خون میں نسا رہے ہیں۔ ایک چاہتا ہے
 وہ صدارت حاصل کرے دوسرا چاہتا ہے وہ کرسی حاصل کر لے اور مسلمانوں کا
 خدا بستا جا رہا ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ کی زمین پر اللہ کے بندے اللہ کا قانون نافذ کریں۔ یہ کام قوت سے کرنا ہے۔ یہ کام جہاد سے ہوتا ہے۔ یہ کام قتل سے ہوتا ہے۔

■ کی صاحب آپ کی بات سے ہی ثابت ہوا کہ جس جہاد سے اسلام نہیں آتا قانون الہی نافذ نہیں ہوتا۔ وہ جہاد نہیں اقتدار کی لڑائی ہے۔ ورنہ قتل بھی اسلام کے خلاف کا طریقہ ہے۔ جیسے تبلیغ بھی اس کا طریقہ ہے۔ نئی نے جہاد کیا اسلام آیا۔ آپ اور آپ کے گروہ نے جہاد کا نام لے کر لڑائیاں لڑیں۔ نہ اسلام آیا نہ امن۔ لہذا ہماری بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی لڑائیاں اسلام کے لیے نہیں ہیں۔ افغانستان اور بوسنیا کی مثال سامنے ہے۔ اور کشمیر کا بھی پتہ چل جائے گا۔

نئی راہ۔ اذن والدین

● کی صاحب والدین سے اجازت کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ باب (الجہاد بالنن الابوین۔) باندھا ہے تو تو ابوریث ہے نہ

■ کی صاحب ابوریث حدیث کی اتباع کرتا ہے۔ خواہشات کی نہیں۔ امام بخاری نے یہ باب حدیث پر باندھا ہے۔ اور حدیث یہ ہے کہ ایک شخص جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں وہ کہنے لگا ہاں۔ آپ نے فرمایا "فیہما فجاہد" جہاد ان میں جہاد کرو۔ اس حدیث پر امام بخاری نے باب باندھا ہے اور آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔

جہاد کے لیے والدین کی اجازت کے مسئلہ کو تو محترم عبدالسلام بھٹوی صاحب نے بھی جہاد الدعوة کے اوراق پر تسلیم کیا ہے۔ اب اختلاف کیا اور

اس کو خواہشات کتنا کیا انصاف ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ کے رسولؐ جنگ بدر میں کسی کو پوچھ رہے ہیں کہ تو باپ سے پوچھ

تیا ہے۔

■ کی صاحب جنگ بدر میں تو اسلامی دستہ قافلہ لوٹنے نکلا تھا۔ جنگ کرنے

نہیں۔ اور پھر جنگ بدر ہو یا احد، جب دشمن شہر پر حملہ آور ہو جائے تو

والدین سے پوچھنے والا مسئلہ کہاں باقی رہ جاتا ہے۔

کی صاحب اللہ کو گواہ بنا کر بتائیے کہ جنگ بدر اور عقبوضہ کشمیر کی جنگ کو ایک

جیسا قرار دیا جاسکتا ہے۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ مسلمان موصوفہ صحابہ کرامؓ جہاد سے پیچھے رہنے

کو نفاق سمجھتے تھے۔ آپؐ اجازتوں کے چکر کی بات کرتے ہیں۔

■ کی صاحب جب اللہ کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے جہاد فرض مبین ہوتا

تھا تو واقعی پیچھے رہنا نفاق تھا۔ اور جب جہاد فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت

کے بغیر جہاد جائز نہیں۔ پس ان اجازتوں کو چکر کتنا اپنی آخرت خراب کرنے

کے مترادف ہے۔ جیسا کہ آپؐ کے جملہ الدعوة میں عائظہ عبدالسلام بھٹوی

صاحب نے تسلیم کیا ہے۔

ایک بار پھر سوال کی جسارت کروں گا۔ کہ کیا صحابہ کرامؓ والا جہاد اور آج کا

افغان، بوسنیا اور کشمیر کا جہاد ہم پلہ ہیں۔ جو آپؐ اس دور کے جہاد کی مثالیں

ان پر فٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔؟



مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

وہ جماعتیں جو توحید کے اندر ہیں۔

■ مکی صاحب۔۔۔

وہ جماعتیں جو توحید کے اندر ہیں وہ جماعتیں نہیں جماعت الہدیث ہے۔ آپ شرک کرنے والوں کو کیوں اہل توحید بنا رہے ہیں اور ان کو مجاہدین قرار دے رہے ہیں اور آپ کو انہوں سے اتنی نفرت کیوں ہے کہ آپ کہتے ہیں۔ "اقتدار کی ہوس کے مارے ہوئے لوگ۔ چودھراہٹ کی طلب کے مارے ہوئے لوگ آتے ہیں۔ ہم چہار کے ڈائینس (۱۹۷۱ء) سے آکر آپ کی خدمت میں معذور کرتے ہیں۔"

مکی صاحب یہ اعلیٰ ہے۔۔۔

یہ نشان "اقتدار کی ہوس اور چودھراہٹ کی طلب کے مارے ہوئے لوگ" آپ نے کن کو بتایا ہے۔ نشان بنے تو الہدیث علماء ہی آپ کا نشان بنے۔ ورنہ الہدیث کے پاس بریلوی علماء تو نہیں آتے۔۔۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

مسائل فقہیہ دھنسی کا سبب نہیں۔

■ مکی صاحب ہمیں معلوم نہیں اس سے مراد آپ کی کیا ہے۔ ہماری تو سیدھی سی بات ہے۔ کہ ہم تو قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ نہ کسی امام کی فقہ کے مقلد ہیں۔ نہ مسائل فقہیہ کے چکروں میں پڑتے ہیں۔۔۔ یہ بات کہ کر شاید آپ بریلوی ویو بندی حضرات کو اپنی طرف سے یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ چھوٹا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، طلاق کے مسائل فقہیہ کو۔ انوکھ بس جملہ پر

ہمارے ساتھ آکھٹے ہو جاؤ۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو اپنی اس بات سے رجوع
 کریں مکی صاحب اگر سب کو اکٹھا کرنا ہے تو توحید و رسالت پر اکٹھا کریں۔ جملہ
 مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

اعتراقات

دروغ گو حافظ نباشد

● عبد الرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔
 محدثین باب باندھنے لگ گئے کہ جب ضرورت نہ ہو فرض عین نہ ہو
 فرض کفایہ بن جائے تو ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔
 مکی صاحب آپ نے فرض عین اور فرض کفایہ کی تقسیم کو کیوں تسلیم کر لیا
 یہ تقسیم تو آپ کے بقول من گھڑت ہے۔ اور والدین کی اجازت کو آپ
 چکر قرار دے چکے ہو۔

● مفتی عبد الرحمان رحمانی فرماتے ہیں۔
 صلح حدیبیہ میں دس سال جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا جنگ کا خطرہ نل گیا۔
ترہبون به عذر اللہ وعدوکم (الانفال آیت ۶۰)
 ■ جناب اللہ یہ صلح تو آپ کے منہج کے خلاف ہے۔ دس سال جنگ نہ
 کرنے کا معاہدہ اور آپ تو یہ کہتے ہیں کہ عہد میں اللہ کے رسولؐ نے صرف
 جہاد ہی کیا۔ یہ صلح جس کی بات آپ کر رہے ہیں۔ مکہ میں ہوئی یا عہد میں
 اور صلح کیوں ہوئی۔ جہاد کیوں روکا۔ اور کیا ان دنوں میں تبلیغ ہوئی یا نہیں

؟۔۔۔؟

بندہ پروردگار مصلیٰ کرنا خدا کو دیکھ کر
 میری وفا کو دیکھ کر اپنی جفا کو دیکھ کر

● ظفر صاحب فرماتے ہیں

اللہ کے بندو جہاد کی نیت ہی کرو۔

■ ظفر صاحب بھی کہتے ہیں۔ جہاد فرض عین ہے اور اب یہ تبلیغ کرتے ہو کہ جہاد کی نیت ہی کرو ثابت ہوا کہ جہاد کرنا فرض عین نہیں صرف نیت ہی کافی ہے۔ کوئی جہاد نہ بھی کرے لیکن نیت کر لے تو کافی ہے۔ آپ نے اپنی بات کی خود تردید کر لی کیونکہ صرف نیت کرنے سے جہاد تو نہیں ہو جاتا یہ تو عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ شاید آپ کے نولے کے پلوں نے لوگوں کے لیے جہاد فرض عین فرض عین کا فتویٰ جڑ رکھا ہے۔ اور اپنے لیے نیت کو کافی سمجھ رکھا ہے۔

● ظفر صاحب فرماتے ہیں۔

کیا توحید قائم ہو گئی شرک کا نام و نشان مٹ گیا کیا یہ سارے کام ہو گئے کہ جہاد طعم ہو گیا یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

■ ظفر صاحب کیا پاکستان میں توحید قائم ہو گئی شرک کا نام و نشان مٹ گیا۔ سب کچھ موجود ہے اور آپ پاکستان میں جہاد کے لیے تیار نہیں۔ ظفر صاحب کیا جہاد ان کاموں کے لیے کیا جاتا ہے اگر اس کا جواب ہاں ہے تو پھر کیا افغانستان اور بوسنیا میں توحید قائم ہو گئی شرک مٹ گیا۔ اب کشمیر میں تجربہ کر رہے ہیں اور اگر اس کا جواب نہیں میں ہے تو پھر وہ جہاد نہیں اقتدار کی لڑائیاں ہیں جو آپ لڑ رہے ہیں۔ اقتدار کی لڑائی نہ فرض عین ہے اور نہ کفایہ۔



جھوٹ

● مفتی عبدالرحمان رحمائی فرماتے ہیں۔
خطابی کی معالم السنن جلد نمبر ۳ کی باب ۵۴ حنفی ابن قیم کا منتخب السنن کے نام سے حاشیہ کل عمران کی آخری آیت کی تفسیر قرطبی میں حنفی ابن حجر کی فتح الباری جلد نمبر ۴ باب وجوب السفر کتاب الجہاد والدارۃ جلد نمبر ۲ تشریحات امام نووی کا مطالعہ کریں اور حدیث "لا ہجرة بعد الفتح" اور "استنفروا فانفروا" کو دیکھیں۔

■ جناب مفتی صاحب واقعی اس انداز میں کتابوں کی گردان کرنے سے نئے والوں پر بڑا اثر پڑا ہو گا۔ مگر یہ تو آپ کا دل بھی کہتا ہو گا کہ آپ نے انسانیت کا خون کر کے اچھا نہیں کیا اب عوام الناس کو کیا پتہ کہ ان میں سے بعض کتابوں میں تو کوئی اسی بحث ہے ہی نہیں اور بعض میں تو ہمارا دعویٰ کہ جہاد فرض کفایہ ہے ثابت ہوتا ہے آپ کا نہیں۔

● مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

حنافہ ابن حجر خلاصۃ الکلام کے طور پر لکھتے ہیں والتحقیق ان جنس الجہاد فرض مطلقاً

تحقیق کی بات یہ ہے کہ جنس جہاد مسلمانوں کے ہر فرد پر ہر وقت فرض عین ہے

■ مفتی صاحب یہ بات آپ نے اوچھوری بیان کی ہے ویسے بھی اسی حدیث کے تحت حنفی ابن حجر جہاد کو فرض کفایہ قرار دے رہے ہیں الا یہ کہ نبی یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے وہ فرض عین بن جائے اور اگر مفتی صاحب ابن حجر کی پوری بات نقل کر دیں اور دھوکہ و دجل سے کلام نہ لیتے تو ان کا بھانڈا

چور ہے میں ہی پھوٹ جاتا لہذا انہوں نے ابن حجر کی پوری بات بیان نہ کر کے
بے ایمانی کی ہم وہ پوری عبارت نقل کرتے ہیں

**لَا تَحْقِيقُ أَيْضًا أَنْ جَنَسَ جِهَادِ الْكُفَّارِ مَتَعِينَ عَلَى كُلِّ
مُسْلِمٍ أَمَّا بِيَدِهِ وَأَمَّا بِلِسَانِهِ وَأَمَّا بِمَالِهِ وَأَمَّا بِقَلْبِهِ** (بخاری ۳۸/۶)

تحقیق کی بات یہ ہے کہ جنس جہاد کافروں کے خلاف ہر مسلمان پر فرض
میں ہے یا تو ہاتھ سے جہاد کرے یا زبان سے یا مال سے
طاہریت یہ ہوا کہ جو ان چاروں میں سے کسی طرح بھی حصہ لے اس کا فرض ادا
ہو گیا اور صرف قتال کو مخصوص کرنا زیادتی اور بے انصافی ہے
● مکی صاحب فرماتے ہیں - طوہیت بھی ان کی اور جمہوریت بھی ان کی
کافروں کی

■ مکی صاحب اچھی طرح سوچ لیں۔ مغربی جمہوریت تو کافروں کی ہے چلیں
یہ بات کہنے میں کوئی نقصان نہیں۔ صرف گرین کارڈ ہی کینسل ہونے کا ڈر ہے
لیکن طوہیت کافروں کی کہہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ مسعودیہ والوں کو پتہ چل جائے
پھر آپ کے چہرے کہ جن کی وجہ سے آپ لوگوں نے اہل بدعتوں کو نکلے
نکلے کیا ہے۔ بند ہو جائیں یہ مال یہ اوارے کہیں یہ سارا کام ہی ٹھپ نہ
ہو جائے۔ سوچ لیں۔ اور طوہیت کا ذکر تو اللہ نے قرآن میں کیا ہے اللہ
فرماتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلَكًا (البقرہ
آیت ۲۴۷)

اور ان کو ان کے نبی نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے
طاہریت کو بادشاہ مقرر کیا ہے

ایک جگہ اور اللہ فرماتا ہے۔

اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم

ملوکاً (المائدہ آیت ۲۰)

یاد کرو ان نعمتوں کو جو اللہ نے تم پر کیں جبکہ اس نے تم میں انبیاء اور بادشاہ بنائے۔۔۔ سوچئے۔ آپ کے فکر کا تہی کس پر جا کر فٹ ہوتا ہے۔۔۔؟

● کلی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ہم اس کے کج منکر شگک متذبذب ہیں انہوں نے اسے یقین سے پکڑ لیا ہے کامیاب ہو گئے ہم نے اس کو لٹکائے رکھا ہم لٹکے ہوئے ہیں مذبذبین

بین ذلک لالی ہولا 'ولالی ہولاء' (النساء آیت ۱۳)

■ کلی صاحب جہاد کا نہ کوئی منکر ہے نہ شگک و متذبذب سوائے آپ کے

ٹولے کے چند افراد (اور وہ بھی تو "عملی نہیں") اس کے بارے میں شگک

اور متذبذب ہیں کہ یہ فرض عین ہے ورنہ سب اس کو فرض کفایہ مانتے ہیں

صحابہ اس کو فرض کفایہ مانتے تھے مدینے میں بھی رہتے تھے اور میدان جنگ میں

بھی شرکت کرتے تھے لہذا وہ کامیاب ہو گئے آپ لوگوں نے عوام کو فرض عین

کے پکڑ میں ڈال کر خود پیچھے رہ کر اور غریبوں کے بچوں کو سوا کر خود کو درمیان

میں لٹکا دیا ہے لہذا لٹکے ہوئے ہیں "نہ خدا ہی ملا نہ وصال قسم" نہ کہیں

حکومت مل سکی۔ سوائے شہرت اور مال کی فراوانی کے کچھ حاصل نہ ہوا

● کلی صاحب فرماتے ہیں۔

ہم تو پیار سے دعوت ہی پیش کرتے ہیں ہمارے پاس ہمارے بھائیوں کے لئے

ایسے سوا کچھ نہیں صبر کے ساتھ نہ ناراض ہونا نہ لڑنا اور دعوت پیش کرتے

رہو کرتے چلے جاؤ اور دشمنوں کی گردن مار دے قتل کرو۔

■ کی صاحب — اتنا بڑا جھوٹ — کیا آپ اس کا وہل برداشت کر لیں گے — اور اگر آپ کی بات صحیح ہے تو بھلاں پر میں کھانٹھو نہیں کس کے سر پر ہاتھ نہیں — مرید کے میں کراچی کے ایک اجماعت ساتھی کو زلمی کس نے کیا ہر بدیع الدین شاہ صاحب راشدی کو ہندو کس نے کہا — پروفیسر عبداللہ بھٹو پوری پر کیونستوں کے خیالات بیان کرنے والے کاتھولی کس نے لگایا بچی عزیز میر محمدی عفو اللہ پر جسوری مشرک کاتھولی لگا کر بھارت کس نے کی — مولانا معین الدین لکھوی کو مشرک کس نے کہا — علاء کی پگڑیاں کس نے اچھالیں — اپنے ہی مسلک کی مسجدوں پر بلہ کس نے بولا — کس نے بقعہ کیا — قرآن و حدیث کے ترقیاتی اجتماع و دوست کس نے بند کروائے — محترم کی صاحب آئینے میں آپ کو اپنا چہرہ دیکھ کر اگر غصہ آجائے تو پھر —؟

● کی صاحب فرماتے ہیں —

جہاد کے بارے میں جتنے توہمات آج ہمارے اندر آ رہے ہیں ماضی میں ہماری تاریخ اسلام اٹھا کر دیکھ لیجئے یہ جہالت کبھی نہ تھی اور جو ذلت آج ہے وہ ماضی میں کیسے دھونڈنے سے نہ ملے گی

■ کی صاحب واقعی جتنے توہمات آج آپ نے پھیلا رکھے ہیں ماضی میں کبھی نہ

تھے سب مسلمان متفق تھے امت کا اجماع تھا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض میں نہیں — لوگ جہاد کرتے بھی تھے اور کاروبار بھی سرحدوں پر پہنچا بھی دیتے تھے اور گھروں میں بھی رہتے ہیں باقی وہ گئی بات ذلت کی — انہوں نے اصل جہاد کیا وہ کامیاب ہو گئے اور آپ نسوانی حکومت کے آلہ کار بن کر حکومتوں کے مفادات اور ان کے اقتدار کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اپنی کانفرنسوں اور جلسوں میں اپنے عمل کو اسلام کی لڑائی قرار دیتے —

یہی بھوت ہے جس کی وجہ سے افغانستان میں بھی ذلیل ہوئے۔۔۔ یونیا میں بھی یہی کچھ ملا اور کشمیر میں بھی یہی کچھ ہو گا لہذا توبہ کر کے اپنے راستے کو سیدھا کر لیں۔۔۔

● کل صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

قاتل قاتل۔۔۔ یہ تیرا مقصد حیات ہے قاتل فی سبیل اللہ

■ کل صاحب مقصد حیات قاتل نہیں ہے۔۔۔ بلکہ مقصد حیات اللہ کے دین کی تبلیغ ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ** (آل عمران آیت ۱۱۰) تم بہترین امت ہو تمہیں امر بالمعروف و نہی من المنکر کے لئے نکالا گیا ہے اور اللہ پر تمہارا ایمان ہو۔۔۔

مقصد حیات یہ ہے **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ** (الفتح) مقصد حیات دین حق کا غلبہ ہے مقصد حیات ان صلاتی و نسکی و محیای و معاتی **لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** (انعام) ہے عمل اللہ کی رضا کے لئے ہے دین حق کی اشاعت و سر بلندی مقصد حیات ہے چاہے یہ قاتل سے ہو تبلیغ سے ہو چاہے جس طرح سے بھی ہو قاتل تو دین اسلام کی سر بلندی کا ذریعہ ہے مقصد نہیں دین کی بدد میں نئی اور صحابہ کرام کی زندگی ہے مقصد تھی کیونکر وہاں قاتل نہیں تھا۔۔۔

ویسے کل صاحب اب لوگ ہاشعور ہوتے جا رہے ہیں جو تحقیق کرنے والا ہے وہ یہ ضرور سوچتا ہے کہ اگر کل صاحب کا فلسفہ کہ قاتل ہی مقصد حیات ہے تو پھر کل صاحب یہاں کیا کر رہے ہیں اس مقصد حیات کو پانے کے لئے مقبوضہ کشمیر کی سنگلاخ وادوں میں خود اور اپنے لیڈران ساتھیوں کو لیکر کیوں نہیں

جاتے۔۔۔ ذرا جواب تو دیں مکی صاحب۔۔۔؟

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

جماعت کا انتشار جہاد سے دور ہوگا

■ مکی صاحب کی یہ بات واقعی حق ہے کہ جہاد سے جماعت کا انتشار دور ہوگا

اور جس جہاد سے انتشار بڑھے وہ جہاد نہیں ہے۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ کے اس "جہاد" سے انتشار بڑھا ہے یا دور

ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ جماعت پہلے "حمہ جمعیت اہلحدیث" کے نام سے

ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو چکی تھی اور اب سے آپ سب کو اس خود ساختہ جہاد

کا بخار چڑھا جماعت اہلحدیث پھر انتشار کا شکار ہو کر اب بڑی بڑی تین پارٹیوں

میں تقسیم ہو گئی ہے ایک حمہ، دوسرا مرکزی جمعیت تیسری مرکز الدعوة اور

پھوٹی پھوٹی کا تو شمار ہی نہیں۔ ثابت کیا ہوا۔ آپ کا جہاد اصل جہاد نہیں۔

ورنہ بقول آپ کے اس جہاد سے اطلاق پیدا ہوتا انتشار ختم ہوتا یا رکھیے جہاد

ایک امیر کے تحت ہوتا ہے جس کا معنی اتحاد ہے اور یہاں ہر پارٹی کا اپنا امیر

ہے اس کے اپنے مالی و ذاتی مفادات ہیں۔ "س" کے لئے وہ دوڑ دھوپ کر رہا

ہے۔۔۔ سوچئے۔ جب مرکز الدعوة کا قیام عمل میں آیا تھا تو یہ ایک عظیم

جماعت نہیں تھی پھر یہ ادارہ ترقی کرتا کرتا مدبر سے امیر تک کی داستان رقم کر

گیا کیا آپ نشیب و فراز کے ان مراحل سے لاعلم ہیں۔۔۔؟ بتائیے۔۔۔ یہ

انتشار کے خاتمے کے دلیل ہے یا مزید انتشار کے بڑھنے کی۔۔۔

اور مرکز الدعوة والوں کو الجھڑیوں اور جماعت کے علماء سے اتنی دشمنی

ہے کہ جتنی بدعتوں اور مشرکوں سے نہیں۔ ان کو تو اپنے اسلحے پر بٹھا کر

تجاہدین قرار دیتے ہیں اور انہوں کو کافر و مشرک، منافق و بے غیرت اور ناقص

ایمان والا قرار دیتے ہیں۔۔۔ کیا اشدّاً و علی الکفار ورحمہ
بینہم رافضی کی یہی تفسیر ہے۔

۴۴ کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ اللہ کے رسولؐ کو جو نہی موقع ملا صرف جہاد۔

کیا سارے عمل سارے احکام جہاد کے سطروں میں نازل ہوئے ہیں
۱۰ کی صاحب جھوٹ اتنا بولیں جتنا ہضم ہو سکے اور کیا اللہ اور اس کے
رسولؐ پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کو جہنم کی آگ سے ڈر نہیں لگتا سوچئے۔۔
اگر اللہ نے اپنے سارے احکام محمدؐ پر جہاد کے سطروں میں اتارے تو ٹھیک۔
ورنہ قیامت کے دن اللہ نے پوچھا کہ اے لکھاں تو نے مجھ پر وہ بات کیوں کہی جو
م نے نہیں کی۔۔۔ تو بتائیے کیا شر ہو گا سوچئے۔۔۔ آپ لوگوں کے بقول
آپؐ نے اپنی زندگی میں ۸۷ جنگیں لڑیں۔ بعض میں شرکت کی اور بعض میں
نہیں کی کیا آپ کی زندگی کے دن اتنے ہی تھے جو ۸۷ جنگوں میں قطع ہو گئے

--

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کے ۲۳ سال ہیں اور جنگیں صرف ۸۷ یعنی
۸۷ دن چلیں ۸۷ کو ۷ سے ضرب دے لیں $87 \times 7 = 609$ دن۔ چلیں اس کو
تین سے ضرب دے کر تین گنا کر لیں تو $609 \times 3 = 1827$ دن اور اگر چار گنا بھی
کر لیں تو $1827 \times 4 = 7308$ دن نہیں گئے ارے یہ تو ایک سال کے ۳۶۵ دنوں
سے کم مدت بنتی ہے اب آپ کا یہ کہنا کہ جہاد ہی کے سطروں میں سارے عمل
سارے احکام نازل ہوئے سلیح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے اگر آپ یہ کہتے کہ
بعض احکام جہاد کے سطروں میں نازل ہوئے تو بات بالی جا سکتی تھی۔ کیا مدینہ
میں رہ کر وحی نہیں آتی تھی۔ کچھ تو اللہ کا خوف کریں اللہ تعالیٰ نے آپؐ
مرکز الدعوة سے کہیں بدھ کر انعام و احسانات کئے ہیں اس لئے اپنے خالق

کو فراموش کر کے اپنی آخرت برباد نہ کریں۔

کی صاحب فرماتے ہیں۔

کوئی صحابی تقریباً ایسا نہیں ہو گا جسے جہاد میں مسلسل حواری حصہ نہ لیا ہو

■

■ کی صاحب کوئی صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے مسلسل اور حواری حصہ لیا

ہو نئی کے زمانے میں تو اتنی جنگیں ہوئیں نہیں صرف 87 ہوئیں جن میں بعض

صحابہ نے حصہ لیا اور بعض نے نہیں۔ مجھوت اٹا ہوا جتنا چل سکے۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

کہ جب آپ یہ محسوس کر لیں کہ اللہ کے دین کو محمدؐ کی شریعت کو میرے

خون کی ضرورت پڑ گئی

■ ظفر صاحب جی جی بتلائیے "یونینیا اور کشمیر میں آپ اللہ کے دین کی لڑائی لڑ

رہے ہیں یا لوگوں کے انداز کی افغانستان میں آپ نے شریعت محمدؐ نافذ کر دی

یونینیا میں اسلام آگیا اب کشمیر میں کس پروری ہو رہی ہے ظفر صاحب جی یہ ہے

کہ آپ لوگوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور بنیاد پرستوں کو یہ مجھوت

بھل کر کہ شریعت محمدؐ کے نفاذ کے لئے اپنے خون بہا رہا۔ اپنے اور کسی کے

مخلوات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ظفر صاحب آپ کو یہ حساب قیامت

کے دن دینا پڑے گا کہ ان لوگوں کو کس لئے مہوایا۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں

جب حدیث قائم ہوں گی چور کے ہاتھ کالے جائیں گے زانی کو سزا ملے گی

■ ظفر صاحب آپ کا جہاد اللہ کی حدود کو قائم کرنے کے لئے نہیں ورنہ آپ

کا اہتمام برطانویوں نے نہ ہوتا کشمیر میں زبان تر سیکور جماعتوں کے افراد ہیں جو

